وَّكُنُوزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ

كنز النقول في شان النزول

جس میں قرآن کریم کے شان نزول والی آیات کریمہ کے شانِ نزول کو بحوالۂ
تفاسیر معتبرہ مع ترتیب سور و آیات جمع کی گئی ہیں ۔ !!!

اداره فيضان حضرت گنگوہی رح

الشیخ محمد عزیز الحق غفرلہٗ
الاستاذ للمدرسة الاسلامية نور العلوم، بباداديا۔
موتی گنج ۔ فینی ۔۔ بنغلادیش

ناشر
تھانوی لائبریری
چوک بازار۔ ڈھاکہ

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ۔

کنز النقول فی شان النزول

ناشر :۔ رشیدیہ لائبریری ۔ چوک بازار ڈھاکہ ۔

تعداد :۔ بار اول ۳،۰۰۰ ہزار ۔

مؤلف :۔ مولانا شیخ محمد عزیز الحق چاندپوری ۔
استاد مدرسہ نور العلوم باد ادیا ، موتی گنج ، فینی ۔ بنگلہ دیش ۔

ملنے کے پتے

رشیدیہ لائبریری ۔ باٹزاری چاٹگام — محبوب لائبریری ۔ قدرت اللہ مارکیٹ سلہٹ ۔
ارمان لائبریری ۔ — حسینیہ کتب خانہ " " "
محمدی کتب خانہ " " "

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ ۔

اَمَّا بَعْد فقد قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید ولقد یسّرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین یسر ۔

واضح ہو کہ الدین یسر اس اساس عظیم کے ماتحت متقدمین اور متاخرین سلف صالحین نے اپنے اپنے زمانہ کے اقتضاء کے موافق اسلام اور اسلامیات کو دنیا کے سامنے حتی المقدور سہل سے سہل تر صورت میں پیش کرتے رہے ۔ جسکی صدہا نظیروں میں ایک یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے حضرت فاروق اعظم رضؓ کے مشورہ سے قرآن کریم کی منتشر آیات کو یکجائی طور پر جمع کرنے کیلئے حکم صادر فرمایا ۔ پھر زیادتی سہولت کی خاطر حضرت عثمان ذی النورین رضؓ نے موجودہ خاص ترتیب کے ساتھ قرآن کریم کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے ۔ جو مصاحفِ عثمانی کے نام سے معروف ہیں ۔ پھر مزید سہولت کیلئے اس میں اجزاء وسور و رکوع اور آیات وغیرہ کی تعیین کی گئی ہے ۔ ایسا ہی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی قرناً بعد قرنٍ اسی سہولت کا معاملہ رونما ہوتا گیا ۔ الغرض اسلام کے ہر ہر کام میں ہمیشہ عسر سے احتراز کر کے یسر کا لحاظ رکھا گیا ۔ چنانچہ عربی زبان کی تفاسیر اور اردو و فارسی زبان کی تفاسیر اور قرآن و حدیث کے تراجم آئے ۔ دن منصۂ شہود میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں ۔ ان تمام تسہیلی معاملات کے ذریعہ لوگوں کو بیکار بنانا مقصود نہیں ہے ۔ بلکہ ہم جیسے مغفل آدمی جو پہلے ہی سے قاصر الہمۃ ہو کر پرواز بند کر دینے کی طرف مائل ہو رہے ہیں اسلئے حضرات علماء کرام بہت ہی عرق ریزی و جانفشانی کر کے مطولات کو مختصر، صعب الحصول مضامین منتشرہ کو سہل المأخذ و منظم بلکہ عربی و فارسی کو اردو میں لاکر پیش کرنے پر مجبور ہوئے ہیں چونکہ اسباب نزول علم تفسیر قرآن کیلئے ایک لازمی شرط کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے فوائد بیشمار ہیں حتیٰ کہ کبھی کبھی شان نزول کے بغیر آیت قرآنی کا صحیح مفہوم ہی سمجھ میں نہیں آتا ہے جسکی پوری تفصیل مع مثال آپکو کتاب ہٰذا کے مقدمہ میں ملے گی ولیس ہٰہنا مقام التفصیل اس اہمیت ہی کے بناء پر سب سے پہلے اس موضوع پر امام بخاری رحؒ نے شیخ علی بن المدینی رحؒ نے ایک کتاب لکھی پھر بہت سے علماء نے اس موضوع پر کتاب* شیخ الاسلام ابو الفضل ابن حجر نے بھی اس موضوع پر ایک کتاب لکھی تھی لیکن مسودہ رکھ کر آپ دار بناء سے دار بقاء کی طرف رحلت فرمائی گئی ۔ اس کے بعد شیخ الاسلام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی صاحب اتقان رحؒ نے اس موضوع پر ایک ایسی جامع کتاب لکھی کہ اس کے مثل اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جسکا نام "لباب النقول فی اسباب النزول" ہے ۔ جو ہمارے دیار میں بہت ہی کم دستیاب ہوتے ہیں ۔ اس لئے طلباء کی طرف سے بارہا مرۃ بعد مرۃ درخواست آنے لگا کہ قرآن کریم کی شان نزول والی آیتوں کے شان نزول کو بترتیب سور و آیات نمبر وار یکجا جمع کیا جائے ۔ میں چونکہ اس کا اہل نہ تھا اس لئے ایفاء متمنی سے اعراض کرتا رہا ۔ نیز مقولہ مشہور ہے ۔ من صنّف فقد استہدف لیکن اس قسم کی باتیں، نکتہ چینی اور تخطیہ و تغلیط تو ہوتی ہی رہتی ہیں ۔ اس قسم کے چیزوں سے منقبض ہو جانا ہمت و جوانمردی کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل التفات بھی نہیں اس لئے میں نے جیاد حزم و رکاب عزم کو مضبوط کر کے ہمہ تن مصروف ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے تمام شانِ نزولوں کو جہاں تک ملا بحوالہ کتب تفاسیر جمع کی ہیں ۔ اور اس کا نام "کنز النقول فی شان النزول" رکھی ہیں ۔ حضرات ناظرین کرام سے میری امید ہے کہ کوئی مقام اگر قابل

---

* لکھی جن میں سے مشہور واحدی رحؒ کے کتاب ہیں نیز ۔

Scanned by CamScanner

اصلاح نظر آئے تو بندہ کو مطلع فرمادیں اور حقیر سراپا تقصیر کو دعاء خیر میں یاد رکھیں والمسئول من اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان یجعلہ خالصًا لوجہہ الکریم ۔ وان یتقبلہ منی کما تقبل من صالحی عبادہ وان ینفعنی بہ یوم لا ینفع مال ولا بنون آمین یا رب العالمین بحرمۃ سید المرسلین ۔

محتاج دعاء

شیخ محمد عزیز الحق غفرلہ ولوالدیہ ولاساتذتہ ولاحبابہ ۔

خادم الطلبہ مدرسۂ اسلامیہ نور العلوم بھادادیا ۔ فینی ۔

مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ ۔

Scanned by CamScanner

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وعلی کل من اتبعھم باحسان الی یوم الدین اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اللھم لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت انت العلیم الحکیم رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر یا ارحم الراحمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

شان نزول

قرآن کریم کی آیتیں دو قسم کی ہیں ایک تو وہ آیتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ازخود نازل فرمائیں کوئی خاص واقعہ یا کسی کا سوال وغیرہ انکے نزول کا سبب نہیں بنا۔ دوسری آیات ایسی ہیں کہ جنکا نزول کسی خاص واقعہ کی وجہ سے ہوا یا کسی کے سوال کے جواب میں نازل ہوا جسے ان آیتوں کا پس منظر کہنا چاہئے یہ پس منظر ہی مفسرین کی اصطلاح میں شان نزول یا سبب نزول کہلاتا ہے۔ مثلاً سورۃ بقرہ کی آیت "لا تنکحوا المشرکات حتیٰ یؤمن ولأمۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو أعجبتکم" یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت مرثد بن ابی مرثد غنویؓ کے عناق نامی ایک عورت سے تعلقات تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہ مدینہ طیبہ چلے آئے اور وہ عورت مکہ مکرمہ میں رہ گئی ایک مرتبہ کسی کام سے حضرت مرثدؓ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو عناق انہیں گناہ کی دعوت دی حضرت مرثدؓ نے صاف انکار کر کے فرمایا کہ اسلام میرے اور تمہاری درمیان حائل ہو چکا ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کے بعد تم سے نکاح کر سکتا ہوں۔ مدینہ طیبہ تشریف لا کر حضرت مرثدؓ نے حضورؐ سے نکاح کی اجازت طلب کی اور اپنی پسندگی کا اظہار کیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت کر دی۔ یہ واقعہ مذکورہ بالا آیت کی شان نزول یا سبب نزول ہے (علوم القرآن ص ۲۲ از اسباب النزول للواحدی ص ۳۸)

شان نزول کی اہمیت اور اسکی فوائد:-

بعض ایسے لوگوں نے جنہیں علم میں پختگی اور رسوخ حاصل نہیں ہے شان نزول کی اہمیت سے انکار کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ قرآن کریم بذات خود اتنا واضح ہے کہ اسکی تشریح کے لئے شان نزول کو جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ خیال بالکل باطل اور غلط ہے اسباب نزول کا علم تفسیر قرآن کیلئے ایک لازمی شرط کی حیثیت رکھتا ہے اور اسکے فوائد بے شمار ہیں جنمیں سے چند یہاں بیان کئے جاتے ہیں (۱) علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں کہ اسباب نزول جاننے کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس سے احکام کی حکمتیں معلوم ہوتی ہیں اور یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ نے کن حالات میں اور کیوں نازل فرمایا (البرہان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۲)

Scanned by CamScanner

مثلاً آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى النساء ۴۳۔ آیت مذکورہ میں اگر شان نزول کی روایات سامنے نہ ہو تو قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب شراب از روئے قرآن بالکل حرام ہے تو یہ کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کہ نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ اس سوال کا جواب صرف شان نزول ہی سے مل سکتا ہے۔ چنانچہ اسکے سبب نزول میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کچھ صحابہؓ کو کھانے پر مدعو کیا وہاں کھانے کے بعد شراب پی گئی اسی حالت میں نماز کا وقت آگیا تو ایک صحابی نے امامت کی اور نشے کی وجہ سے قرآنی آیت کی تلاوت میں غلطی کرگئی اور پڑھا قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۵۰۰ ومختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۹۳

(۲) بسا اوقات سبب نزول کے بغیر آیت کا صحیح مفہوم ہی سمجھ میں نہیں آتا اور اگر سبب نزول سامنے نہ ہو تو انسان آیت کا بالکل غلط مطلب سمجھ سکتا ہے مثلاً آیت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ ۱۱۵) اگر اس آیت کا شان نزول پیش نظر نہ ہو تو اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں کسی خاص جہت کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں مشرق و مغرب سب اللہ تعالے کی ملکیت میں ہیں اور وہ ہر سمت میں موجود ہے اسلئے جس طرف بھی رخ کر لیا جائے نماز ہوجائیگی حالانکہ یہ مفہوم بدیہی طور پر غلط ہے۔ خود قرآن کریم ہی نے دوسرے مقام پر کعبہ کی طرف رخ کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہ عقدہ صرف شان نزول کو دیکھکر ہی حل ہو سکتا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف تبدیل ہوا تو یہودیوں نے اعتراض کیا کہ اس تبدیلی کی کیا وجہ ہے؟ اسپر یہ آیت نازل ہوئی (اتقان ج۱ ص۳۳ مختصر تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۱۱۰) جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہر سمت اللہ کی بنائی ہوئی اور اللہ تعالی ہر طرف موجود ہے لہذا وہ جسطرف بھی رخ کرنیکا حکم دیدے ادھر رخ کرنا واجب ہے اس میں قیاسات کو دخل دینیکی کوئی ضرورت نہیں

اسیطرح آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا (البقرہ ۱۵۸) اس آیت کا یہ الفاظ فلا جناح علیہ ان سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حج یا عمرہ کے دوران صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف جائز ہے کوئی فرض یا واجب نہیں چنانچہ حضرت عروہؒ اسی غلط فہمی میں تھے حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ درحقیقت زمانہ جاہلیت سے ان پہاڑیوں پر دو بت رکھے ہوئے تھے ایک کا نام اساف تھا اور دوسرے کا نام نائلہ۔ اسلئے صحابہ کرامؓ کو یہ شبہ ہوا کہ کہیں ان بتوں کی وجہ سے سعی کرنا ناجائز نہ ہوگیا ہو۔ ان کا یہ اشکال رفع کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (مناہل العرفان ج۱ ص۱۰۲ از بخاری)

ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیے سورۂ مائدہ میں ارشاد ہے لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا (المائدہ ۹۳) اگر اس آیت کی صرف ظاہری الفاظ کو دیکھا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کیلئے کسی بھی چیز کا کھانا پینا حرام نہیں اگر دل میں ایمان اور اللہ کا خوف ہو اور عمل نیک ہو تو انسان جو چاہے کھا پی سکتا ہے اور چونکہ یہ آیت تحریم شراب کے متصل

Scanned by CamScanner

بلد آئی ہے۔ اس لئے کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اس آیت میں ایماندار اور نیک لوگوں کیلئے (معاذاللہ) شراب کی بھی اجازت دیدی گئی۔ اور یہ صرف شبہ اور احتمال نہیں ہے بعض صحابہؓ تک کو اس آیت سے غلط فہمی ہوگئی تھی اور انہوں نے حضرت عمرؓ کے سامنے اس آیت سے استدلال کرکے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر شراب پینے والا ماضی میں نکوکار رہا اور اسکی عام زندگی نیکیوں میں گذری ہو تو اسپر حد (شرعی سزا) نہیں ہے بعد میں حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی شان نزول ہی کی حوالہ سے انکی اس غلط فہمی کو رفع کیا۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج۶ ص۲۹۷)

درحقیقت آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب شراب اور قمار کی حرمت نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے یہ سوال کیا کہ جو صحابہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے وفات پاگئے اور اپنی زندگی میں شراب نوشی اور قمار بازی کے مرتکب ہوئے انکا کیا انجام ہوگا؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ جن مؤمنوں نے حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے شراب پی یا قمار کا مال کھایا ان پر کوئی عذاب نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ مؤمن ہو اور اللہ کے دوسرے احکام کے پابند رہے ہو (تفسیر قرطبی ج۶ ص۲۹۴)

۳- قرآن کریم بسا اوقات ایسے الفاظ استعمال فرماتا ہے جنکا شان نزول سے گہرا تعلق ہوتا ہے اور اگر انکا صحیح شان نزول معلوم نہ ہو تو وہ الفاظ معاذاللہ بے فائدہ اور بعض اوقات بے جوڑ معلوم ہونے لگتے ہیں جس سے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر حرف آتا ہے مثلاً سورہ بقرہ میں ارشاد ہے فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم البقرہ ۲۰۰ اگر شان نزول سامنے نہ ہو تو اس آیت کا یہ حصہ کذکرکم آباءکم بے جوڑ معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس خاص مقام پر اللہ کی یاد کو آباء اجداد کی یاد سے تشبیہ دینے کا کیا مطلب ہے؟ لیکن شان نزول سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ یہاں مزدلفہ کے وقوف کا ذکر ہو رہا ہے اور مشرکین عرب کا یہ معمول تھا کہ وہ ارکان حج سے فارغ ہونے کے بعد یہاں اپنے اپنے آباء و اجداد کے مفاخر اور کارنامے بیان کیا کرتے تھے باری تعالی نے فرمایا کہ اب یہاں باپ دادوں کی شیخیاں بگھارنے کی بجائے اللہ کا ذکر کیا کرو (اسباب النزول للواحدی ص۳۴)

۴- قرآن کریم میں ایسے مقامات بھی تھوڑے نہیں ہیں جن میں کسی خاص واقعہ کی طرف مختصر اشارہ کیا گیا ہے اور جبتک واقعہ معلوم نہ ہو ان آیات کا مطلب سمجھا ہی نہیں جا سکتا مثلاً ارشاد ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (الانفال ۱۷) دراصل اس آیت میں غزوۂ بدر کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے نرغے کیوقت خاک کی ایک مٹھی انکی طرف پھینکی تھی اور اسکے بعد نرغہ ٹوٹ گیا تھا (اسباب النزول للواحدی ص۱۳۳)

لیکن غور فرمائیے کہ اگر یہ شان نزول ذہن میں نہ ہو تو آیت کا مطلب کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟ یہاں شان نزول کا تمام فوائد بیان کرنا مقصود نہیں لیکن مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ قرآن کریم کی تفسیر میں اسباب نزول کی کیا اہمیت ہے اسی وجہ سے امام مہدیؒ فرماتے ہیں جب تک آیت کا سبب نزول اور متعلقہ واقعہ معلوم نہ ہو اسوقت تک آیت کا مفہوم بیان کرنا ممکن نہیں (اسباب النزول للواحدی ص۴) لہٰذا جن لوگوں نے تفسیر قرآن کے معاملہ میں اسباب نزول کی اہمیت سے انکار کیا ہے وہ یا تو ناواقف ہیں یا اسباب نزول سے آزاد ہوکر قرآن کے مضامین کو اپنا من مانا مفہوم پہنانے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔ (علوم القرآن ص۸۱)

Scanned by CamScanner

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو روایات واقعۂ آیت کا سبب نزول ہیں ان کا جاننا مفسر کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر علم تفسیر میں دخل دینا جائز نہیں (علوم القرآن ص۸۱)
خود شاہ صاحبؒ اپنی کتاب فوز الکبیر میں لکھا ہے کہ مفسر کے لئے دو باتوں کا جاننا لازمی ضروری حیثیت رکھتا ہے۔ ایک تو وہ واقعات جن کی طرف آیات میں اشارہ پایا جاتا ہے اور جب تک وہ قصے معلوم نہ ہوں آیات کے اشاروں کو سمجھنا آسان نہیں۔ دوسرے کسی قصہ وغیرہ میں بعض اوقات الفاظ عام ہوتے ہیں لیکن شان نزول سے اس میں تخصیص پیدا ہوتی ہے یا کلام کا ظاہری مفہوم کچھ ہوتا ہے اور سبب نزول کوئی دوسرا مفہوم متعین کر دیتا ہے اس جیسی روایات کا علم حاصل کئے بغیر آیات قرآنی کو سمجھنا مشکل ہے۔ (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص۲۳)۔

نیز واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لا یمکن معرفۃ تفسیر الآیۃ دون الوقوف علی قصتہا و بیان نزولہا۔ اور ابن دقیق العیدؒ نے کہا۔ بیان سبب النزول طریق قوی فی فہم معانی القرآن۔
اور امام ابن تیمیہؒ نے کہا معرفۃ سبب النزول یعین علی فہم الآیۃ۔

(الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوۡرَۃُ الفاتحہ :- **شان نزول -** نبوت کے ابتدائی زمانہ میں جب رسول اللہ ﷺ کہیں میدان میں تشریف لے جاتے تو یا محمد ﷺ کی آواز غیب سے سنتے اور جب نظر اٹھا کر دیکھتے تو زمین و آسمان کے درمیان ایک معلق تخت اور اسپر ایک نورانی شخص بیٹھا دیکھتے اس منظر سے بمقتضائے بشریت آپکو دہشت ہوتی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ واقعہ سنکر عرض کرنے لگیں کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیکر ورقہ بن نوفل کے پاس جائیے چنانچہ آپ ان کو انکے پاس لے گئے انہوں نے عرض کیا کہ جب وہ آواز پھر سنو تو ٹھیر کر بات سننا آپ نے ایسا ہی کیا ہاتف نے کہا کہ کہئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الخ قرطبی ج ۱ ص ۱۱۵ وغیرہ از دلائل بیہقی

سُوۡرَۃُ البقرہ :- الٓمّٓ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ۔ الآیۃ **شان نزول -** الک ابن صیف یہودی مسلمانوں کے دلوں میں شک ڈالنے کی غرض سے کہا کرتا تھا کہ یہ قرآن شریف وہ کتاب نہیں جسکی خبر پہلی کتابوں میں دی گئی ہے ۔ حق تعالیٰ نے پہلے اس شک کو دور کیا اسکے بعد چار آیتیں مسلمانوں کی تعریف میں اور دو..... کافروں کی برائی میں اور تیرہ آیتیں منافقوں کی مذمت میں نازل فرمائی (موضح القرآن ولباب النقول وغیرہ)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ۔ الآیۃ ع ۶ ۔

شان نزول :- مذکورہ آیت ولید بن مغیرہ، عتبہ، شیبہ، ابوجہل، ابولہب وغیرہ ان کفار کے بارے میں اتری جنکی موت اللہ تعالیٰ کے علم میں کفر پر ثابت تھی ورنہ ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ جو کافر تھے مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں (موضح القرآن ص ۲)

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۔ الآیۃ ع ۸ ۔

شان نزول :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عبداللہ بن اُبی بن سلول و معتب بن قشیر وغیرہما کو ایک مرتبہ یہ فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور نفاق چھوڑو اور ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر رہنا بہت برا ہے وہ لوگ بولے کہ تعجب ہے ہم مسلمانوں کو تم کافر بتلاتے ہو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (معالم التنزیل وغیرہ)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۔ الآیۃ ع ۱۴

شان نزول :- ابن اُبی نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سب کے سامنے خوب تعریف کی اور ہر ایک کے اوصاف الگ الگ ہاتھ پکڑ کر بیان کئے کما فی الصاوی قال لابی بکر رض مرحبا بالشیخ والصدیق ولعمر مرحبا بالفاروق القوی فی دینہ ولعلی رض مرحبا بابن عم النبی ﷺ" اور جب یہ حضرات غائب ہو گئے تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم نے دیکھا میں نے انکو کیسے خوش کیا گویا کہ ان حضرات سے اس نے ٹھٹھا کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (جمل ج ۱ ص ۱۹ ۔ صاوی ومنبرہ)

اَوۡ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیۡہِ ظُلُمٰتٌ ۔ الآیۃ ع ۱۹

شان نزول :- مدینہ کے دو منافق بھاگ کر مکہ کیطرف چلے راہ میں بارش اور کڑک اور بجلی نے انکو پکڑا اندھیرا گپ ہو گیا اور دونوں حیران کھڑے رہ گئے جب بجلی چمکتی تو جلدی سے دو قدم چل لیتے اور جب پھر اندھیرا ہو جاتا تو کھڑے ہو جاتے اور کڑک کی ہولناک آواز سے موت کا اندیشہ کر کے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے آخر ش حیران ہو کر کہنے لگے کہ کاش صبح ہو اور بادل کھول جاتے تو ہم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے غلاموں میں داخل ہوں چنانچہ وہ لوگ صبح ہوتے ہی حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے انکی مثال حق تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں بیان فرمائی ۔ لباب وغیرہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَۃً فَمَا فَوۡقَہَا ۔ الآیۃ ع ۲۶

Scanned by CamScanner

شانِ نزول :۔ حق تعالیٰ شانہ جب قرآن کریم میں مچھر اور مکھی کی مثال بیان کی کما قال تعالیٰ وان یسلبہم الذباب شیئًا الخ ومثل العنکبوت الخ تو یہودیوں نے اعتراض شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے کیا تعلق اسوقت یہ آیت نازل ہوئی جلالین ص۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ الآیۃ ۴۴

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ علماءِ یہود اپنے ان رشتہ داروں سے جو مسلمان ہوگئے تھے یہ کہدیتے تھے کہ تم اسی دین پر قائم رہو کیونکہ یہ حق ہے اور خود اسلام کو قبول نہ کرتے تھے انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جلالین ص۹ وغیرہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا الآیۃ ۶۲

شانِ نزول :۔ جب حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے ہم مذہبوں کا ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سب دوزخ میں ہیں یہ سنکر سلمانؓ کہتے ہیں کہ مجھ پر زمین تاریک ہوگئی اسوقت تسلی دینے کو یہ آیت نازل ہوئی (روح ج ۱ اول ص ۲۷)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ ۷۶

شانِ نزول :۔ یہود میں جو لوگ منافق تھے وہ صبح کو تو اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے مسلمانوں سے ملتے جلتے اور اپنا اعتبار بڑھانے کو توریت میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں کھول کر دکھادیتے اور شام کو واپس آکر شیاطین انس سردارانِ یہود اُبی اور کعب بن اشرف وغیرہ کے پاس آکر بیٹھتے تو وہ انکو ملامت کرتے کہ احمقو! تم اپنے علم اور اپنی کتابوں سے مسلمانوں کو کیوں سنادیتے ہو یہ مسلمان قیامت کے دن تم سے جھگڑینگے اور یہی دلیل پیش کرینگے کہ انہوں نے ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف توریت میں دکھلائی تھی اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ (موضح الفرقان ص۱۵ وغیرہ) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ الآیۃ ۸۰

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہود کا مقولہ یہ تھا کہ ہمکو صرف چالیس شب عذاب ہوگا کہ اتنے ہی مدت ہم نے گوسالہ پرستی کی ہے اسپر یہ آیت انکی تردید میں نازل ہوئی (قرطبی ج ۲ ص۱)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ ۔ الخ الآیۃ ۸۵

شانِ نزول :۔ یہ آیت یہود بنی قینقاع قریظہ ونضیر کے بارے میں نازل ہوئی جنمیں سے بنی قینقاع قریظہ کے دشمن تھے اور اوس بنی قینقاع کے حلیف تھے اور خزرج بنی قریظہ کے حلیف تھے اور نضیر و اوس و خزرج آپس میں بھائی تھے* پھر انہوں میں مفارقت ہوگئی اور آپس میں قتل وقتال کرتے تھے یہاں تک کہ حرب بلند ہوکر اپنے قیدیوں کو فدیہ دیکر چھڑاتے تھے۔ اِس فعل کے برائی کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ج ۲ ص۲)

*اور قریظہ اور نضیر بھی آپس میں بھائی تھے

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ الآیۃ ۹۴

شانِ نزول :۔ یہود کہتے تھے کہ جنت میں ہمارے سوا کوئی نہ جائیگا اور ہمکو عذاب نہوگا اسکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی (موضح الفرقان ص۱۸)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ ۔ الآیۃ ۹۷

شانِ نزول :۔ یہود ایک دفعہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے کہ اگر آپ ہمارے پانچ سوالوں کا جواب دیدیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں۔ ایک یہ کہ یعقوب علیہ السلام اپنے اوپر کیا حرام کیا تھا؟ دوسرا یہ کہ نبی کی علامت کیا ہے؟ تیسرا یہ کہ کڑک اور بجلی کیا چیز ہے؟ چوتھا یہ کہ پیٹ میں بچہ نر یا مادہ کیونکر ہوتا ہے؟ پانچواں یہ کہ آپکے پاس وحی کون لاتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا جواب دیا اور یہودیوں نے سارے جواب مان بھی لئے لیکن جب آخری سوال کا جواب دیا کہ جبرئیل میرے پاس وحی لاتے ہیں یہود کہنے لگے کہ وہ بہت سخت مزاج ہے اور وہی لوگوں پر عذاب لایا کرتا ہے …

اگر میکائیل علیہ السلام ہوتے تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آتے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جز ۲ صفحہ ۳۶ ترمذی جز ۲ صفحہ ۱۴۲ و نسائی)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ... الآیۃ ۹۹

شان نزول :- عبد اللہ بن صوریا یہودی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا کہ اے محمد تمہاری جو نشانیاں ہمکو معلوم تھیں ان میں سے کوئی علامت بھی تم میں نہیں پائی جاتی اور نہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ہونے کی کوئی دلیل پیش کی انکی تردید کے لئے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جز ۱ صفحہ ۹۸)

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ الآیۃ ۱۰۰

شان نزول :- مالک بن صیف یہودی کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد یاد دلایا جو توریت میں آپ پر ایمان لانے کے متعلق لیا گیا تھا تو اس نے قسم کھا کر اس عہد کا بالکل انکار کر دیا کہ محمد کے بارے میں ہم سے کوئی بھی عہد نہیں لیا گیا اسکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (لباب)

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ الآیۃ ۱۰۲

شان نزول :- حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہودی جادوگر جانتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر تعظیم سے کیا تو یہود بولے کہ کیا خوب محمد تو سچ کو جھوٹ اور حق کو باطل کیساتھ ملائے دیتے ہیں کہ انبیاء کرام کے زمرہ میں سلیمان علیہ السلام کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ جو معاذ اللہ بڑے ساحر تھے اور اسی سحر کے زور سے ہوا پر اڑتے تھے انکار دکرنے کے لئے مذکورہ آیتیں اتریں رواہ ابن جریر (جلالین صفحہ ۱۵ وغیرہ)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الآیۃ ۱۰۴

شان نزول :- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں مسلمان حاضر ہو کر کلمات طیبہ سنا کرتے تھے اگر کوئی کلمہ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا تو راعنا کہکر یہ چاہتے کہ ہماری رعایت فرما کر اس کلمہ کو پھر فرما دیجئے یہود بھی دیکھا دیکھی یہ لفظ راعنا بولنے لگے مگر ان کی نیت توہین کی ہوتی تھی کیونکہ انکی زبان میں اس لفظ کا معنی بیوقوف - شیخی خورہ کے ہے اور کبھی چپکے سے یہ لفظ کہکر یہ مراد لیتے کہ اے ہمارے چرواہے۔ حضرت معاذ رض اس بات کو پاکر بولے کہ اے اللہ کے دشمنو اب اگر تم سے میں یہ لفظ سنا تو تمکو قتل کر ڈالونگا وہ کہنے لگے کہ تم خود بھی تو یہ لفظ بولتے ہو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو تم راعنا مت کہو بوقت ضرورت اُنظرنا کہو (لباب النقول وغیرہ)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ الآیۃ ۱۰۶

شان نزول :- کفار یا یہود نے قرآن شریف میں بعض آیتوں کو منسوخ دیکھکر اعتراض کیا کہ پہلی آیت اور اسکے حکم میں کیا خرابی دیکھی جو آئندہ اسکو منسوخ کیا اور اگر فی الواقع پہلی حکم میں کوئی خرابی تھی تو وہ حکم دیا ہی کیوں تھا جو منسوخ کرنا پڑا نیز کفار نے اسپر بھی طعن کیا کہ محمد ایک دن اپنے اصحاب کو ایک حکم کرتے ہیں پھر آئندہ کل اسکو نہی کرتے ہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جز ۲ صفحہ ۶۱)

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى الآیۃ ۱۰۸

شان نزول :- یہ آیت کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد اگر تم اپنا اللہ ہمیں دکھلا دو اور کھلم کھلا ہم اسکو دیکھ لیں تب ہم تم پر ایمان لاویں جیسا کہ یہود نے موسیٰ علیہ السلام

سے کہا کہ أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً مظہر العجائب وغیرہ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ الآیۃ ۱۰۹

شان نزول :- حیی اور ابو یاسر یہودی بہت سخت حاسد تھے اور مسلمانوں مثلاً عمارؓ وحذیفہؓ ومعاذ بن جبلؓ کو اسلام سے لوٹانے اور مرتد بنانے کی جان توڑ کوشش کیا کرتے تھے انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (تنویر المقباس ص۱۶)

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا الآیۃ ۱۱۱

شان نزول :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نجران کے باشندوں عیسائیوں کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا مجلس مبارک میں یہود بھی حاضر تھے علماء یہود میں سے رافع بن خزیمہ نے عیسائیوں سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور عیسیٰؑ کے پیغمبر ہونیکا انکار کیا ایک نجرانی عیسائی جواب میں بولا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور حضرت موسیٰؑ کی نبوت کا اسنے انکار کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (لباب) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَن يُذْكَرَ الآیۃ ۱۱۴

شان نزول :- مشرکین مکہ ابتداء اسلام میں تو سب ہی مسلمانوں کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لے گئے اور فتح مکہ سے قبل عمرہ ادا کرنے کیلئے مکہ معظمہ میں داخل ہو کر چاہا کہ مسجد حرام میں نماز اور بیت اللہ کا طواف کریں تو مکہ کے مشرکوں نے آپؐ کو نہ جانے دیا چنانچہ صلح کے مطابق دوسرے برس تشریف لاکر عمرہ ادا فرمایا اسکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جلالین ص۱۷ قرطبی ج۲ ص۷۷ وغیرہ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا الآیۃ ۱۱۵

شان نزول :- حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی کہ جب بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف بحکم خداوندی آپؐ نے نماز پڑھی اور مشرکین و یہودؔ نے اعتراض کیا (مختصر تفسیر ابن کثیر ص۱۱۱ ج۱ وعلوم القرآن ص۲۵ وغیرہ)

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ الآیۃ ۱۱۸

شان نزول :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رافع بن خزیمہ نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ آپ جیسا کہ کہتے ہو کہ اللہ کے رسول ہو تو اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ خود ہم سے تکلم کریں تاکہ ہم خود اس سے سنیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی (ابن جریر روح المعانی ج۱ ص۳۶۲)

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ الآیۃ ۱۲۱

شان نزول :- حضرت جعفر بن ابی طالب کیساتھ چالیس شخص حبشہ سے مدینہ میں آکر اسلام لائے تھے بتیس ۳۲ حبشہ کے رہنے والے اور آٹھ شام کے رہبان میں سے جنمیں بحیرا الراہب بھی تھا انہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جمل ج۱ ص۱۰۱ جلالین ص۱۸)

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى الآیۃ ۱۲۵

شان نزول :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقام ابراہیمؑ ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا ہم اسکو نماز کی جگہ نہ بنائیں ؟ آپؐ نے فرمایا نہیں پس غروب شمس کے پہلے یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جلد اول ص۱۰۹)

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ الآیۃ ۱۳۰

شان نزول :- حضرت عبداللہ بن سلامؓ اپنے دونوں بھتیجوں سلمہ و مہاجر کو اسلام کی طرف دعوت دی اور کہا کہ تمکو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا کہ میں بنی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا جسکا نام احمد ہوگا جو شخص اس نبی پر ایمان لائیگا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو ایمان نہ لائیگا وہ ملعون ہوگا پس سلمہ نے تو اسلام قبول کرلیا اور مہاجر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا پس اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جلد اول ص۱۱۲ وحاشیہ شیخ زادہ بر کشاف)

Scanned by CamScanner

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا الآیۃ ١٣٥

شان نزول :- عبداللہ بن صوریا یہودی نے ایک دفعہ کہا کہ ہدایت تو صرف ہمارے ہی دین میں منحصر ہے لہذا اے محمد تم بھی اسی دین کو اختیار کروگے تو ہدایت پاؤگے اور عیسائیوں نے بھی اسی طرح کہا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص)

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً الآیۃ ١٣٨

شان نزول :- نصاریٰ کا قدیم دستور تھا کہ اولاد پیدا ہوتا تو ساتویں دن ایک طرح زرد پانی میں اسکو غوطہ دیتے تھے۔ جسکا نام معمودیہ تھا پھر کہتے کہ اب نصرانی ہوگیا اس بارے میں تعلیماً للمسلمین یہ آیت نازل ہوئی۔ (بیضاوی ج۱ ص۱۱۴)

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ الآیۃ ١٤٢

شان نزول :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے سولہ یا سترہ مہینہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے اسکے بعد آپکو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہوگیا اسپر یہود اور منافق لوگ معترض ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین کے بارے میں حیران ہیں کبھی کسی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور کبھی اور کسی طرف اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج۲ ص۱۴۸ وبخاری وغیرہ روح ج۲ ص۲)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا الآیۃ ١٤٣

شان نزول :- حضرت معاذ بن جبل کی تصدیق کیلئے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واقعہ یہ ہے کہ یہود کے رئیسوں نے حضرت معاذؓ سے کہا کہ اے معاذ یہ ہمارا قبلہ بیت المقدس سارے انبیاء کا قبلہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگ بہترین گروہ ہیں لیکن انہوں نے محض حسد وعناد کے سبب ہمارے مقدس قبلہ کو چھوڑ دیا ہے حضرت معاذ نے جواباً فرمایا بدنصیبو تمکو بہتری کہاں سے حاصل ہوئی تمام جماعتوں پر فضیلت امت محمدیہ کو حاصل ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ الآیۃ ١٤٣

شان نزول :- یہود نے کہا کہ اگر کعبہ قبلہ اصلی ہے تو اتنی مدت کی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑھی تھی ضائع ہوئی بعض مسلمانوں کو بھی شبہ ہوئی کہ بیت المقدس جب قبلہ اصلی نہ تھا تو جو مسلمان اسی حالت پر مر گئے ان کے ثواب میں نقصان رہا باقی زندہ رہنے والے کو تو آئندہ مکافات اور اسکا تدارک کرلینے کا موقع ہے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تم بیت المقدس کی طرف نماز بمقتضائے ایمانی پڑھی تو تمہارے اجر وثواب میں کسی طرح کا نقصان نہ ڈالا جائیگا۔ (موضح الفرقان وبیضاوی)

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ الآیۃ ١٥٠

شان نزول :- رسول اللہ ﷺ جب بیت المقدس کو چھوڑ کر مکہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے لگے تو مشرکین مکہ آپس میں بولے کہ محمد ﷺ اپنے دین کے بارے میں متحیر ہے قبلہ تو انہوں نے تمہارا اختیار کرہی لیا ہے رفتہ رفتہ تمہارے ہی دین میں آئے جاتے ہیں ولیس ہذا الا میلا الی دین قومہ وحبا لبلدہ انہونکی تردید کیلئے حق تعالیٰ شانہ یہ آیت نازل فرمائی (بیضاوی ج۱ ص۱۱۵)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ الآیۃ ١٥٤

شان نزول :- جنگ بدر میں چودہ صحابہؓ شہید ہوئے جنمیں سے چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے مشرکوں اور منافقوں نے کہنے لگے کہ یہ لوگ مرکر اپنے نفسیں دنیا کی حیات ولذات کو ضائع کردئے انہونکی تردید کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی ج۱ ص۱۲)

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ . الآیۃ ١٥٨

Scanned by CamScanner

شانِ نزول :- زمانۂ جاہلیت میں صفا اور مروہ پر دو بُت رکھے ہوئے تھے صفا کے بُت کا نام اساف اور مروہ کے بُت کا نام نائلہ تھا زمانۂ جاہلیت میں لوگ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑا کرتے تھے اور ان بتوں کو بوسہ دیا کرتے تھے اسلام آجانے کے بعد مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے میں تردد ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ صفا و مروہ شعائرِ حج میں سے نہیں تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۵ و علوم القرآن ص ۲۲ از مناھل العرفان ج ۱ ص ۱۰۲ وغیرہ)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ .. وَالْهُدَى (الآیۃ ۱۵۹)

شانِ نزول :- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ اور سعد بن معاذ اور خارجہ بن زیدؓ نے علماءِ یہود کعب بن اشرف وغیرہ سے بعض احکام توریت کے دریافت کئے تو ان لوگوں نے وہ احکام صحیح صحیح نہیں بتلائے بلکہ انکو چھپا گئے اور بتلانے سے انکار کر دیئے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (لباب النقول)

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ الآیۃ ۱۶۳

شانِ نزول :- ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کفار قریش نے کہا اے محمدؐ ہمارے لئے تیرے رب کے نسب بیان کرو تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ اخلاص اور مذکورہ آیت نازل فرمائی چونکہ مشرکوں کو تین سو ساٹھ صنم تھے پس اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ اللہ ایک ہے (قرطبی ج ۲)

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ ۔ الآیۃ ۱۶۴

شانِ نزول :- جب قولہ تعالیٰ الٰہکم الٰہ واحد نازل ہوئی تو مشرکوں نے تعجب ہو کر کہنے لگے کہ صرف ایک اللہ لوگوں کیلئے کیونکر کافی ہو سکتا ہے؟ اے محمد اگر آپ صادق ہے تو اسپر آیت لاؤ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۶)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۔ الآیۃ ۱۶۸

شانِ نزول :- حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت قوم بنی ثقیف و بنی عامر بن صعصعہ و خزاعہ و بنی مدلج کفار عرب کے بارے میں نازل ہوئی جو سانڈ وغیرہ کے گوشت حرام سمجھتے تھے (قرطبی ج ۲ ص ۲۰۷) (روح ج ۳ ص ۳۸)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ الآیۃ ۱۷۰

شانِ نزول :- رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی ایک طائفہ کو اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے کہا کہ اے محمدؐ ہم تو اسی طریقہ پر چلیں گے جس پر ہم نے ہمارے باپ دادوں کو پائیں ہیں کیونکہ وہ ہم سے اچھے اور عقلمند تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی ....
(مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۱ و بیضاوی ج ۱ ص ۱۲۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ الآیۃ ۱۷۴

شانِ نزول :- رؤساءِ یہود مثلاً کعب بن اشرف وغیرہ عوام الناس سے ہدیئے تحفے لیکر انکے دلوں میں اپنی عزت قائم رکھتے تھے اور اس بات کی امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزمان شاید ان میں ہوگا پس جب محمدؐ مسندِ نبوت پر جلوہ افروز ہوئے تو انہوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ اب ہماری ہدیہ و تحفہ بند ہو جائیگی اسلئے انہوں نے توریت سے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و حلیہ مبارک سب چھپا دئے اسکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن وغیرہ)

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الآیۃ ۱۷۷

شانِ نزول :- جب آیات سابقہ اپنے برائی میں سنیں تو یہود و نصاریٰ کہنے لگے کہ ہم میں تو بہت سے اسباب و آثار ہدایت و مغفرت موجود ہے ایک کھلی بات یہی ہے کہ ہم جس قبلہ کی طرف منہ کرنیکی مامور ہیں اسکی طرف متوجہ ہو کر نماز جو افضل

Scanned by CamScanner

عبادات ہے اسکو اللہ کے حکم کے موافق ادا کرتے ہیں پھر ان خرابیوں اور عذاب کے ہم کیسے مستحق ہو سکتے ہیں اس خیال کی تردید کیلئے آیت مذکورہ نازل ہوئی کیونکہ نصاریٰ گمان کرتے تھے کہ استقبال الی جہۃ طلوع الشمس بِرّ ہے. اور یہود گمان کرتے تھے کہ استقبال الی بیت المقدس بِرّ ہے (موضح الفرقان ص۳۴ وجلالین ص۲۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى. الآیۃ ۱۷۸

شان نزول :۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے دو قبیلوں میں سخت لڑائی ہوئی. اور ایک قبیلہ غالب آیا چونکہ شکست کھایا ہوا قبیلہ شریف وعالی خاندان شمار ہوتا تھا اس لئے انہوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے ایک غلام کے بدلے تم میں سے ایک آزاد اور عورت کے بدلہ میں ایک مرد کو قتل کرینگے پس جب اسلام آیا تو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] گئے اسوقت یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۵۵ وبیضاوی ج۱ ص۱۲۹)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ. (الآیۃ ۱۸۰)

شان نزول :۔ ایام جاہلیت میں لوگ ناہمواری کیلئے مرتے وقت بعید رشتہ دار کو سارے مال وصیت کر جاتے اور قریبی رشتہ دار کو محروم رکھکر انکو فقیری اور مسکینی میں چھوڑ جاتے تھے جب اسلام آیا تو ابتداء میں انکو اس سے منع کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی پھر آیت میراث وغیرہ سے یہ آیت منسوخ ہو گئی (تفسیر احمدی ص۳۵)

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ. الآیۃ ۱۸۴

شان نزول :۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ جب آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ الخ نازل ہوئی تو ہم میں سے جسکا جی چاہتا تھا وہ روزہ رکھتا تھا اور جسکا جی نہ چاہتا وہ نہ رکھتا اور بجائے روزہ کے فدیہ دیتا. پھر آیت فمن شہد الخ نازل ہو گئی تو روزہ کا حکم اختیاری نہ رہا بلکہ روزہ رکھنا لازم ہو گیا (بخاری ص۔ ومسلم ص۔)

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ الآیۃ ۱۸۶

شان نزول :۔ ایک اعرابی نے آکر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا اللہ پاس ہی ہے تاکہ اس سے آہستہ دعا مانگے یا دور ہے کہ اسکو پکار کر اپنی فریاد سنا دیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۶۳ وقرطبی ج۲ ص۳۰۸)

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ الآیۃ ۱۸۷

شان نزول :۔ ابتداء اسلام میں عشاء کی نماز یا سو جانے کے بعد سے روزہ شروع ہو جاتا تھا اور مسلمانوں پر کھانا پینا اور ہم صحبت ہونا حرام ہو جاتا تھا حضرت عمرؓ ایک بار سونے کے بعد اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے صبح میں دربار رسالت میں عارض مدعا ہوئے اور عمرؓ کیساتھ اور صحابہ کرامؓ بھی اپنے اپنے فعل کا اقرار کئے تو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی جسمیں پہلا حکم منسوخ کر کے غروب آفتاب کے بعد سے طلوع صبح صادق تک پوری رات میں کھانے پینے اور مباشرت کی اجازت دی گئی اگرچہ سو کر اٹھنے کے بعد ہو. (قرطبی ج۲ ص۳۱۴ وبیضاوی ج۱ ص۱۳۴)

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ الی قولہ مِنَ الْفَجْرِ الآیۃ ۱۸۷

شان نزول :۔ جب آیت کلوا واشربوا الی قولہ الخیط الاسود نازل ہوئی تو عدی بن حاتمؓ نے ڈورے سیاہ وسفید لیکر تکیہ کے نیچے رکھ چھوڑے جبتک ان میں باہم فرق محسوس نہ ہوتا اسوقت تک کھاتے پیتے رہتے ایک دن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی اطلاع کی تو آپ نے ہنسکر فرمایا کہ تیرے پاس بڑے لمبے چوڑے ڈورے ہیں ارے بھائی ان سے

Scanned by CamScanner

تورات اور دن کے ڈورے مراد ہیں اسوقت قرآن شریف میں لفظ من الفجر نازل ہوگیا (مختصر ابن کثیر جلد اول صـ۱۶۵)

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ الآیۃ ۱۸۸

شان نزول :- یہ آیت امرأالقیس الکندی اور عبدان بن اشوع الحضرمی کے بارے میں اتری جب امرأالقیس نے مقدمہ کو حضورؐ کے پاس لے جانے اور حلف اٹھانے کا قصد کیا تھا۔ (قرطبی جلد دوم صـ۳۳۷ وبیضاوی جلد صـ۱۳۶)

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ الآیۃ ۱۸۹

شان نزول :- حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا باعث ہے کہ چاند پہلی رات میں دھاگے کی طرح باریک نظر آتا ہے اور پھر دن بدن بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ چودھویں رات کو گول ٹکیہ کی مانند بڑا ہو جاتا ہے اسکے بعد پھر روز بروز گھٹتا ہے اور گھٹتے گھٹتے آخیر میں پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی جلد دوم صـ۳۴۱ وبیضاوی جلد اول ۱۳۶)

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا الآیۃ ۱۸۹ ج ۱ ۱۳۶

شان نزول :- براءؓ سے روایت ہے کہ انصار لوگ جب حج کا احرام باندھتے تھے اور پھر کسی کام کیلئے گھر میں آنے کی ضرورت ہوتی تو دروازہ سے نہیں داخل ہوتے تھے بلکہ دیوار پھاند کر آیا کرتے تھے ایک رجل دروازہ سے داخل ہونے کی وجہ سے انکو شرمندہ کی گئی۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر جلد اول صـ۱۶۹) بیضاوی ج ۱ صـ۱۳۶

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ الآیۃ ۱۹۰

شان نزول :- جب ۶ھ عام حدیبیہ میں مشرکین مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرہ نہ کرنے دیا اور آئندہ سال عمرۃ القضا ادا کرنے پر باہم صلح ہوگئی تو اگلے برس ماہ ذی قعدہ میں صحابہ کرامؓ کو یہ خوف ہوا کہ اگر مشرکین عرب نے صلحنامہ کے موافق وعدہ وفا نہ کیا تو ضرور لڑائی کی نوبت آئیگی اور ماہ محرم میں ہم لڑینگے نہیں تو بہت دشواری ہوگی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جلد دوم صـ۳۴۷ وجلالین جلد اول صـ۲۸ وبیضاوی جلد اول صـ۱۳۷)

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ الآیۃ ۱۹۴

شان نزول :- حسنؒ سے مروی ہے کہ مشرکوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اے محمدؐ تم شہر حرام میں قتال سے منع فرمایا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں اسکے بعد مشرکوں نے قتال کا ارادہ کیا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر انہوں نے شہر حرام میں قتال کو حلال سمجھے تم بھی مدافعۃً قتال کرو (قرطبی ج ۲ صـ۳۵۴)

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ الآیۃ ۱۹۰

شان نزول :- ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو زبردست کر دیا اور اسکا اہل زیادہ ہوگیا اسلئے ہمکو اپنی اہل وجائداد وغیرہ کی خبر لینی چاہئے تاکہ ہم مال ومتاع میں معروف رہ کر اسکو اصلاح کریں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی، اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ ترک جہاد مسلمانوں کی ہلاکت وبربادی کا سبب ہے اسلئے حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے عمر بھر جہاد میں صرف کردی یہاں تک کہ آخر میں قسطنطنیہ میں شہید ہوکر وہیں مدفون ہوئے (مختصر ابن کثیر ج ۱ صـ۱۷۲ وبیضاوی ج ۱ صـ۱۳۸)

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ الآیۃ ۱۹۶

شانِ نزول :۔ کعب بن عجرہؓ کو احرام باندھتے ہوئے زیادہ دن ہو گئے تھے جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ حالت تھی کہ انکے سر سے اصلاح خط نہ ہونے کے باعث جوئیں ٹپکتی تھیں عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مشرکین عمرہ ادا نہیں کرنے دیتے اور جوئیں مجھکو ستا رہی ہیں کیا کروں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی ج۱ ص۱۳۹)

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى الآیۃ ۱۹۷

شانِ نزول :۔ اہل یمن میں سے ایک قافلہ نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے آپکو متوکل علی اللہ بتلاتے ہوئے بدون توشہ کے گھر سے نکل چلے جب مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے سوال کرنے لگے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۸۱ و بیضاوی ج۱ ص۱۴۱)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ الآیۃ ۱۹۸

شانِ نزول :۔ مکہ مکرمہ میں تین بازار تھے عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز ایام جاہلیت میں حج کے موسم میں وہاں خرید و فروخت کرنے کو گناہ کی بات سمجھتے تھے اسلام آجانے کے بعد اجازت دینے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (بیضاوی ج۱ ص۱۴۱ و مختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۸۱ از بخاری)

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ الآیۃ ۱۹۹

شانِ نزول :۔ قریش اپنے آپکو بڑا سمجھکر میدان عرفات تک نہ جاتے بلکہ اس سے کچھ دور ایک مقام مزدلفہ ہے اسمیں ٹھہر جاتے اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور اہل حرم ہیں لہذا ہم حرم سے باہر نہ ہونگے اس فعل کی ممانعت میں یہ آیت اتری (قرطبی و حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی)

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ الآیۃ ۲۰۰

شانِ نزول :۔ اہل عرب حج سے فارغ ہو کر جمرہ کے قریب جمع ہوتے اور اپنے باپ دادوں کی بڑائی اور امہات کی محاسن بیان کرتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اسمیں باپ دادوں کی تذکرہ کے بجائے خداوند جل و علی کی ذکر کی تعلیم دیگئی۔ (بیضاوی ج۱ ص۱۴۲)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ الآیۃ ۲۰۰

شانِ نزول :۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عرب کے بعض قوموں کا یہ دستور تھا کہ جب موقف یعنی منیٰ میں جمع ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے کہ یا الہی اس سال میں بارش دیجئے اور خوب فراخی دیجئے قحط سالی نہ دیجئے اور اچھے اولاد دیجئے لیکن آخرت کے متعلق کچھ دعا نہیں کرتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۸۲)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ الآیۃ ۲۰۷

شانِ نزول :۔ حضرت صہیب بن سنان الرومی مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے حضورؐ کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے کفار قریش کی ایک جماعت نے آپکا پیچھا کیا آپ نے ان سے کہا کہ اگر تمکو مال کی خواہش ہو تو مکہ معظمہ میں جہاں میرا مال ہے وہ میں تمکو بتلائے دیتا ہوں وہ لوگ اسپر راضی ہو گئے اور آپکو عذاب دینے سے رک گئے انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی حضرت صہیب صحیح و سالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچکر واقعہ سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ربح البیع ابا یحیی ربح البیع ابا یحیی (قرطبی ج۳ ص۲۰ و بیضاوی ج۱ ص۱۴۴ و مختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۸۴ و معارف ج۱ ص۴۹۴ از مظہری)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الآیۃ ۲۰۴

شانِ نزول ۔ یہ آیت اخنس بن شریق الثقفی منافق کے بارے میں اتری جو حسن المنظر اور حلو المنطق تھے رسول اللہؐ کے خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں مومن اور آپکے محب ہوں پھر جب وہاں سے واپس ہوا تو راستہ میں ایک مسلمان کے کھیت اور گدھوں پر گذرا ہوا کھیت میں تو آگ لگا دی اور گدھوں کی کچیں کاٹ ڈالیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی ج۱ ص۱۴۳ و مختصر ابن کثیر ۱۸۳)

Scanned by CamScanner

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً الآیۃ ۲۰۸

شان نزول :۔ عبداللہ بن سلام مسلمان ہونے کے بعد ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ ہمکو سنیچر کے دن کی تعظیم اور رات کے وقت توریت تلاوت کرنیکی اجازت دیجئے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (حاشیہ شیخزادہ از کشاف)

زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا الآیۃ ۲۱۲

شان نزول :۔ مشرکین عرب فقراء مسلمین عمار بن یاسر و بلال و صہیب و سلمان فارسی رضی اللہ عنہم وغیرہ کو دیکھکر ہنسا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ اگر محمد کا مذہب سچا ہوتا تو مالدار انکے پیرو ہوتے ان غریب لوگوں کی اتباع سے انکا کیا کام چل سکتا ہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (تنویر المقباس ص۲۹ من تفسیر ابن عباس)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ الآیۃ ۲۱۴

شان نزول ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لے آئے تو صحابہ کو بہت تکلیف ہوئی کیونکہ مال واسباب جائداد وغیرہ سب مشرکوں نے قبضہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے انکے تسلی کیلئے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (قرطبی ج۳ ص۳۴ وکمالین)

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ الآیۃ ۲۱۵

شان نزول :۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمرو بن الجموح الانصاری جو بہت مال کے مالک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ مَا نُنْفِقُ مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَیْنَ نَضَعُھَا ؟ ہمارے مالوں میں سے کیا خرچ کریں اور کہاں کریں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ (قرطبی جلد سوم ص۳۶ و بیضاوی جلد اول ص۱۴۶)

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ الآیۃ ۲۱۷

شان نزول :۔ جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن جحشؓ کو امیر بنا کر ایک لشکر کو کفار کے مقابلہ میں بھیجا صحابہ نے ابن حضرمی کو قتل کر ڈالا انکو بہ تحقیق نہ تھا کہ یہ تاریخ تیس جمادی الاولیٰ کی ہے یا پہلا رجب کی غرض مسلمانوں کو تاریخ میں التباس ہوگئی پھر مشرکوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تم نے ماہ حرام رجب کا بھی کوئی لحاظ نہ کیا اس میں قتل کے مرتکب ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی ج۱ ص۱۴۷ ومختصر ابن کثیر ج۱ ص۱۹۰) روح ج۲ ص۱۰۷

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الآیۃ ۲۱۸

شان نزول :۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور انکے ساتھیوں نے واقعہ مذکورہ میں کہنے لگے کہ اگر ماہ حرام میں لڑنے کیوجہ سے ہم پر کوئی گناہ نہیں ہوا کم سے کم یہ تو ہوگا کہ ہم اس جہاد کے اجر و ثواب سے محروم رہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی ج۱ ص۱۴۸) روح ج۲ ص۱۱۱

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ الآیۃ ۲۱۹

شان نزول ۔ آیت ومن ثمرات النخیل الخ نازل ہونیکے بعد سے مسلمانوں نے شراب پیتے تھے پھر حضرت عمرؓ ومعاذ بن جبلؓ اور انصار کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ شراب سے تو عقل جاتی رہتی ہے ہمکو انکے بارے میں حکم دیجئے کہ کیا کریں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی ج۱ ص۱۴۸) روح المعانی ج۲ ص۱۱۱

وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ الآیۃ ۲۱۹

شان نزول :۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور ثعلبہؓ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنیکا اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے اور ہمارے پاس غلام بھی ہیں اور مویشی بھی اور نقد و مال واسباب بھی تو

Scanned by CamScanner

تو اب یہ فرمائیے کہ ہم کیا چیز خرچ کریں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ وغیرہ)

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى الآیۃ ۲۲۰

شان نزول :۔ جب آیت ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن وان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما الخ میں یتیموں کے مال کھا جانے کے بارے میں سخت ممانعت فرمادی گئی تو وہ لوگ جو یتیموں کی پرورش کرتے تھے یتیموں کا کھانا پینا سب علیحدہ کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یتیم بچوں کے کھانے کے بعد باقی ماندہ کھانا سڑ جاتا اور اسمیں سخت دشواری اور بہت نقصان تھا پس جب صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی صورت دریافت کی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ و مختصر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۳)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ الآیۃ ۲۲۱

شان نزول ـــ مقدمہ صـ میں لکھا گیا

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الآیۃ ۲۲۲

شان نزول :۔ یہود اسقدر بڑھے تھے کہ اپنی عورتوں سے حالت حیض میں بالکل علیحدہ رہتے تھے یہاں تک کہ نہ انکے ساتھ کھاتے تھے اور نہ پاس بیٹھتے تھے دوسری طرف نصاریٰ اسکے خلاف ایسی حالت میں جماع بھی کرتے تھے ایک مرتبہ ثابت بن دحداحہ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ حیض کی حالت میں ہم اپنی عورتوں سے کیا معاملہ کریں اسلامی حکم سے ہمکو مطلع فرما دیجئے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی صـ)

نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ الآیۃ ۲۲۳

شان نزول :۔ یہود کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص عورت سے اسطرح جماع کرے کہ عورت کی پشت مرد کے منہ کی جانب ہو تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے ایکبار حضرت عمرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۱۵۱)

لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ الآیۃ ۲۲۴

شان نزول :۔ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے شان میں اتری جبکہ انہوں نے قسم کھایا تھا کہ مسطح پر جو حضرت عائشہ پر تہمت لگانیوالوں کے ساتھی تھے کبھی کوئی احسان نہ کروں گا (بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ و قرطبی جلد ۳ صفحہ ۹۶)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ الآیۃ ۲۲۸

شان نزول :۔ حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طلاق ملی اور اسوقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی اسلئے یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۲)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ الآیۃ ۲۲۹

شان نزول :۔ شروع اسلام میں لوگ اپنی بیویوں کو بے تعداد طلاقیں دیدیتے تھے اور عورتوں کو ایذاء کی غرض سے جب انکی عدت پوری ہونے کو ہوتی تو فوراً انکو لوٹا لیتے اور وہ بیچاریاں بین بین رہا کرتیں نہ خاوند والیوں کا سا برتاؤ انکے ساتھ ہوتا اور نہ بے خاوند والیوں کی طرح سے خود مختار ہوتیں کہ جہاں چاہیں نکاح کرلیں اس فعل قبیح کی ممانعت کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ صاوی

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ الآیۃ ۲۲۹

شان نزول :۔ یہ آیت ثابت بن قیس اور انکی بیوی کے بارے میں اتری جب انکی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکے متعلق شکایت کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو باغ ثابت نے تمکو دے رکھا ہے کیا اسکو واپس دیدو گی تاکہ وہ تمکو

Scanned by CamScanner

طلاق دیدیں اس نے کہا ہاں پھر اسکا تذکرہ حضرت ثابت سے ہوا تو وہ بولے کیا باغ واپس لینے میں مجھے کوئی گناہ ہوگی آپ نے
فرمایا کچھ نہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر جزا صفحہ ۲۰۵ بخاری وغیرہ)

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا الآیۃ ۲۳۰

شان نزول :- یہ آیت امرأۃ رفاعہ کے بارے میں اتری جب رفاعہ نے اسکو طلاق مغلظہ دیدی تو وہ عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح
کیا جب انہوں نے بھی طلاق دیدی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عبدالرحمن نے مجھے صحبت سے پہلے ہی طلاق دیدی ہے کیا
میں اپنے پہلے شوہر رفاعہ سے نکاح کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں جبتک کہ عبدالرحمن سے صحبت نہو لے ایسا نہیں ہو سکتا اسوقت
یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جزا صفحہ ۱۵۵ و مختصر ابن کثیر جزا صفحہ ۲۰۸ ولباب وغیرہ)

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ الآیۃ ۲۳۱

شان نزول :- ثابت بن یسار نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر عدت گذرنے کے تین دن پہلے انکو رجوع کر لیا پھر اسکو بعد میں
دوسری طلاق دیدی پھر عدت گذرنے کے تین دن پہلے اور ایک طلاق دیدی جس سے بیوی کو سخت پریشانی ہوئی اسوقت
یہ آیت نازل ہوی

وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا الآیۃ ۲۳۱

شان نزول :- ابتداء اسلام میں بعض لوگ ایسا کرتے تھے کہ عورت کو طلاق دیکر کہتے کہ میں نے ہنسی ہنسی کہدیا طلاق مقصود
نہ تھا علی ہذا غلام آزاد کر کے بھی یہ کہدیتے تھے کہ میں نے لہو ولعب کیا تھا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (بیضاوی جزا صفحہ ۱۵۶ و مختصر ابن کثیر جزا صفحہ ۲۱۰)

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ الآیۃ ۲۳۲

شان نزول :- یہ آیت حضرت معقل بن یسار اور انکے بہن جمیل کے بارے میں نازل ہوئی واقعہ یہ ہے حضرت معقل فرماتے ہیں کہ میری
بہن کا خطبہ میرے پاس آتا تھا میں نے نکاح کر دیا اس نے کچھ دنوں بعد طلاق دیدی پھر عدت گذرنے کے بعد نکاح کی درخواست
کی میں نے انکار کیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر جزا صفحہ ۲۱۱) حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ الآیۃ ۲۳۶

شان نزول :- جب آیت سابقہ میں طلاق والی عورت کیساتھ بقدر مناسب اور بقدر طاقت احسان اور سلوک کرنیکا حکم نازل ہوا
تو ایک شخص نے کہا کہ مطلقہ عورت کیساتھ سلوک کرنا مستحب ہے اگر نہ بھی کریں تو کچھ گناہ نہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الآیۃ ۲۳۸

شان نزول :- لوگ عصر کی نماز میں کاروبار کا وقت ہونے کی وجہ سے اکثر تاخیر کر دیا کرتے تھے اور آفتاب ڈوبنے کے قریب کام
بڑھا کر پڑھتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ الآیۃ

شان نزول :- زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ابتداء اسلام میں آدمی بحالت نماز اپنے ساتھی سے بات کر لیا کرتا تھا کہ تم کتنی رکعت
پڑھا ہے نیز نماز میں سلام بھی دیدیتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور کلام سے منع کر دیا گیا (مختصر ابن کثیر جزا صفحہ ۲۱۹ جلالین جزا صفحہ ۳۷)

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا الآیۃ ۲۴۰ شان نزول :-

ایک شخص طائف کے رہنے والے اپنے بال بچوں کو لیکر مدینہ میں رہنے لگے اور وہیں وفات پا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکا تمام مال و اسباب انکے ماں باپ اور بال بچوں پر تقسیم کر دیا اور بیوی کے بارے میں وارثوں کو حکم فرمادیا کہ سال بھر تک
اسکی خرچ کو برداشت کرنا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (لباب وغیرہ)

Scanned by CamScanner

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ الآیۃ ۲۵۶

شان نزول :۔ انصار کے قبیلہ سے بنو سالم بن عوف کا ایک شخص حصینی رضی اللہ عنہ نامی تھا جسکے دو لڑکے نصرانی تھے اور وہ خود مسلمان تھے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ عرض کیا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں ان لڑکوں کو جبراً مسلمان بنالوں ویسے تو وہ عیسائیت سے ہٹتے نہیں اسپر یہ آیت اتری اور ممانعت کردی (مختصر ابن کثیر ج ا ص ۲۳۲ بیضاوی ج ا ص ۱۷۱)

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الآیۃ ۲۶۱

شان نزول :۔ غزوۂ تبوک میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کی امداد ایک ہزار سواریوں سے کی تھی جنمیں ساڑھے نوسو عربی گھوڑے اور پچاس اونٹ تھے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار دینار نقد دیئے تھے انکے بارے یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج ۳ ص ۳۰۳ بیضاوی ج ا ص ۱۷۳)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ الآیۃ ۲۶۷

شان نزول :۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں کے موسم میں انصار اپنے اپنے وسعت کے مطابق کھجوروں کے خوشے لاکر دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹک رہتی تھی اسمیں لٹکادیتے جسے اصحاب صفہ اور مسکین مہاجر بھوک کے وقت کھالیتے کسی نے جسے صدقہ کی رغبت کم تھی اسمیں ردی کھجوروں کا ایک خوشہ لٹکادیا جسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج ا ص ۲۴۲)

لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ الآیۃ ۲۷۲

شان نزول :۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (تمہارے) اپنے مذہب کے سواد وسروں پر صدقہ مت کرو پس اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج ۳ ص ۳۳۷ وکمالین)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً الآیۃ ۲۷۴

شان نزول :۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چار درہم تھے جنمیں سے ایک اللہ کے راہ میں رات کو دیا ایک دن کو ایک پوشیدہ ایک ظاہر تو یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ص ۲۴۵)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ الآیۃ ۲۷۸

شان نزول :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن جب سود کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا تو بعض صحابہ پچھلا سود کو دوسرے سے طلب کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص ۴۳ وغیرہ)

وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ ۲۸۰

شان نزول :۔ جب سود کی ممانعت نازل ہوئی تو بنی عمرو نے اصل قرض کا سخت تقاضا کیا بنی مغیرہ کو ایک دن کی بھی مہلت نہ دیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی (معالم التنزیل وغیرہ)

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ الآیۃ ۲۸۵

شان نزول :۔ جب آیت وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ الخ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ معلوم کرلیا کہ اللہ تعالیٰ دل کے وسوسوں کا بھی حساب لینگے تو خوف کے مارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ دل تو ہمارے قبضہ میں نہیں ہے اگر ان پر مواخذہ ہوا تو ہمارا کہاں ٹھکانا ہیں ؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مولیٰ کا حکم ہر حال میں واجب التسلیم ہے یہود کی طرح حجتیں نہ کرو فوراً سب نے مان لیا اسوقت صحابہ کے شان میں یہ آیت اتری (قرطبی ج ۳ مسلم)

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا الآیۃ ۲۸۶

شان نزول :۔ جب آیت وان تبدوا مافی انفسکم الخ نازل ہونے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمعنا واطعنا کہا تھا تو چونکہ حکم بہت سخت تھا تو اللہ تعالیٰ نے برائے رحم آیت مذکورہ نازل فرمایا

Scanned by CamScanner

اور پہلے حکم کو اس سے منسوخ کر دیا (بخاری وغیرہ)

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ

الٓمّٓ ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ الآیۃ ۔ شان نزول :۔ نصاریٰ نجران کا ایک وفد رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بطور مباحثہ کہنے لگا کہ اے محمدؐ اگر عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے نہیں تو بتاؤ انکا باپ کون ہے ؟ آپؐ نے فرمایا بیوقوفو ... بیٹا تو باپ کے مشابہ ہونا چاہئے عیسیٰؑ تو کھاتے پیتے چلتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے منزہ اور مبرا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کے شروع سے لیکر اسی سے زائد آیتیں نازل فرمائیں (قرطبی صفحہ ۔ وغیرہ)

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ الآیۃ ۱۲

شان نزول :۔ جب بدر کی جنگ سے حضورؐ کفار قریش کو شکست دیکر واپس آئے تو بنی قینقاع کے بازار میں یہودیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اے یہودیو اس سے پہلے اسلام قبول کر لو کہ تمہیں بھی وہ ذلت و پستی پہنچے جو قریش کو پہنچی تو اس سرکش قوم نے جواب دیا کہ چند قریشیوں کو جو فنون جنگ سے ناآشنا تھے آپ نے ہرا لیا تو کیا دماغ میں کچھ غرور سما گیا ؟ اگر ہم سے لڑائی ہوئی تو ہم بتلا دینگے کہ لڑائی ایسے ہوتے ہیں آپکو اب تک ہم سے پالا نہیں پڑا اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج ۱ صفحہ ۲۶۸)

شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الآیۃ ۱۸ شان نزول :۔ یہ آیت نجران کے عیسائیوں کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں جھگڑا کیا (روح المعانی صفحہ ۔)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ الآیۃ ۱۹

شان نزول :۔ یہود دعویٰ کرتے تھے کہ یہودیت سے افضل کوئی دین نہیں ہے اور نصاریٰ دعوی کرتے تھے کہ نصرانیت سے افضل کوئی دین نہیں ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین صفحہ ۴۸) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ الآیۃ ۲۳ شان نزول :۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المدراس میں یہود کے ایک جماعت پر داخل ہو کر انہوں کو اللہ کیطرف بلایا تو نعیم بن عمرو اور حارث بن زید نے حضورؐ کو کہا کہ اے محمدؐ آپ کس دین پر ہیں نبی نے فرمایا میں ملت ابراہیم پر ہوں اسکے بعد ان دونوں نے کہا کہ ابراہیمؑ تو یہودی تھے پس نبیؐ نے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان تورات ہے تم تورات لاؤ تو انہوں نے تورات لانے سے انکار کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (لباب)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ الآیۃ ۲۶ شان نزول :۔ خندق کی ایک حصہ میں پتھر کی بڑی چٹان نکل آئی جن حضرات کے حصہ میں خندق کا یہ ٹکڑا تھا وہ اپنی پوری قوت صرف کر کے عاجز ہو گئے تو حضرت سلمان فارسیؓ کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا کہ اب حضورؐ کا کیا حکم ہے آپؐ اسی وقت موقع پر تشریف لائے اور کدال آہنی خود دست مبارک میں لیکر ایک ضرب لگائے تو وہ چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور آگ کا ایک شعلہ برآمد ہوا جس سے دور تک روشنی پھیل گئی حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اس روشنی میں حیرہ ملک فارس کے محلات و عمارات دکھلائی گئی پھر دوسری ضرب لگائی اور پھر ایک شعلہ برآمد ہوا فرمایا کہ اسکی روشنی میں مجھے رومیوں کے سرخ سرخ محلات و عمارات دکھلائی گئی پھر تیسری ضرب لگائی اور روشنی پھیلی تو فرمایا کہ اسمیں مجھے صنعاء یمن کے عظیم محلات دکھلائی گئی اور فرمایا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ میری امت ان تمام ممالک پر غالب آئیگی منافقین مدینہ نے یہ سنا تو انکو استہزاء و تمسخر کا موقع ہاتھ آیا مسلمانوں کا مذاق اڑایا کہ دیکھو ان لوگوں کو جو حریف مقابل کے خوف سے خندق کھودنے میں اسطرح مشغول ہیں کہ انکو اپنی ضروریات کا بھی ہوش نہیں اپنی جانوں کی حفاظت ان کو مشکل ہو رہی ہے ملک فارس و روم ۔

Scanned by CamScanner

اور یمن کی فتوحات کے خواب دیکھ رہے ہیں حق تعالیٰ نے ان بے خبط المونکے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی (معارف ج ۲ ص۲۲ از بیہقی وغیرہ)

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ الاٰیۃ ۲۸

شان نزول :۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اس نے پوشیدگی میں کفری کرتے تھے اور کفار کیسا محبت و دوستی کرتے تھے اور حضورؐ کے خلاف دشمنان اسلام غالب ہونے کو پسند کرتے تھے (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۴۹)

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ الاٰیۃ ۳۱ . شان نزول :۔ چند لوگوں نے حضورؐ سے کہا کہ اے محمدؐ ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (لباب وغیرہ)

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ الاٰیۃ ۳۲ . شان نزول :۔ کفار قریش نے کہا کہ اے محمدؐ ہم بتونکو اللہ سمجھکر نہیں پوجتے بلکہ ذریعۂ نجات اور اللہ تعالیٰ کے پاس اپنا شفیع اور سفارشی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اپنی شفاعت سے ہمکو بخشوائینگے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ الاٰیۃ ۵۹ . شان نزول :۔ نجران کے عیسائی رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے کہ اے محمدؐ تم حضرت عیسیٰؑ کو گالی دیتے اور اللہ تعالیٰ کے بندہ بتلاتے ہو آپؐ نے فرمایا معاذ اللہ کہیں میں پیغمبرونکو گالی دے سکتا ہوں ؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ اللہ کے بیٹے نہ تھے بلکہ مقبول بندے اور پیغمبر تھے عیسائی بولے کہ یہی تو گالی ہے بھلا تم کوئی ایسے آدمی بتا سکتے ہو کہ بلا باپ پیدا ہوا ہو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (جلالین انصاری ص۵۲)

قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ الاٰیۃ ۶۴ . شان نزول :۔ جب آیت اتخذوا احبارہم الخ نازل ہوئی تو عدی بن حاتمؓ نے کہا کہ ہم ان احبار و رہبانونکی عبادت تو نہیں کرتے تھے اے رسول اللہؐ ! آپؐ نے فرمایا کہ کیا جس چیز کو وہ علماء حرام کر دیتے تھے اسکو حرام اور جسکو وہ حلال کر دیتے تھے اسکو حلال نہیں جانتے ہو ؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور۔ ایسا تو کرتے تھے تب آپؐ نے فرمایا کہ اس آیت سے یہی مراد ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (روح المعانی ج ص۱۹۳)

یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰھِیْمَ الاٰیۃ ۶۵ . شان نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نجران کے نصرانیونکے پاس یہودیونکے علماء آئے اور حضورؐ کے سامنے انکا جھگڑا شروع ہو گیا ہر فریق اسبات کا مدعی تھا کہ حضرت خلیل اللہ ہم میں سے تھے اسپر یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۲۹۰)

وَدَّتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَکُمْ الاٰیۃ ۶۹

شان نزول :۔ یہ آیت معاذ بن جبلؓ و حذیفہ بن الیمانؓ و عمار بن یاسرؓ کے بارے میں اتری جبکہ یہود بنی نضیر اور قریظہ اور بنی قینقاع نے انہونکو اپنے دین کیطرف بلایا (قرطبی ج۲ ص۱۱۰)

وَقَالَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ الاٰیۃ ۷۲ شان نزول :۔ عبداللہ بن صیف اور عدی بن زید اور حارث بن عوف نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب یوں کرنا چاہئے کہ صبح کو تو محمدؐ اور انکے اصحاب پر ایمان لے آؤ اور شام کو مرتد ہو جاؤ اور کہدو کہ ہم نے اپنی کتاب توریت میں خوب دیکھا بھالا اور اپنے عالموں سے بھی پوچھا تو وہ نشانیاں جو توریت میں بتلا معلوم ہوا کہ محمدؐ میں نہیں ہیں شاید اس چال سے مسلمان بھی متردد ہوکر اپنے مذہب کو چھوڑ کر دیں اسوقت یہ آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے انکے مکر سے مسلمانونکو آگاہ کیا

وَمِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْہُ الاٰیۃ ۷۵

شان نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس ایک قریشی شخص نے دو ہزار دو سو اشرفیاں امانت رکھی تھیں جب انہوں نے واپس مانگا فوراً واپس دیدیا اور فنحاص بن عازورا یہودی کے پاس کسی

دوسرے قریشی نے صرف ایک ہی دینار امانت رکھا تھا پھر جب مطالبہ کیا تو کہنے لگا کہ جو یہودی نہیں وہ جاہل ہے اور انکا مال ہمارے لئے مباح ہے اسکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جز ۴ ص ۱۱۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الاٰیۃ ۷۷

شان نزول :- اشعث بن قیسؓ سے مروی ہے کہ میرے اور ایک یہودی رجل کے درمیان ایک زمین تھی اس یہودی نے میرے حق کو انکار کیا تو میں نے اسکو حضورؐ کے سامنے لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ کیا تیرے لئے کوئی دلیل ہے؟ میں نے کہا نہیں اسکے بعد حضورؐ نے یہودی کو فرمایا کہ تم حلف کرو میں نے کہا کہ جب وہ حلف کرے تو میرے مال کو لیجاوے تو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جز ۴ ص ۱۱۹)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ الاٰیۃ ۷۹

شان نزول :- حضرت حسن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم صرف آپکو سلام کرتے ہیں جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے کیا ہم آپکو سجدہ نہ کرلیا کریں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ تم اپنے نبی کی عزت کرو اور ہر حقدار کے حق کو پہچانو کیونکہ سجدہ تو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کیلئے روا نہیں (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص ۵۵)

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ الاٰیۃ ۸۵

شان نزول :- مجاہد اور سدی نے فرمایا کہ آیت جلاس بن سوید کے بھائی حارث بن سوید انصاری کے بارے میں نازل ہوئی جس نے مع بارہ شخص کے مرتد ہو کر کفار مکہ کیساتھ لاحق ہو گیا ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آیت نازل ہونے کے بعد وہ پھر اسلام میں داخل ہو گیا (قرطبی جز ۴ ص ۱۲۸) كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ الاٰیۃ ۸۶

شان نزول :- حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرتد ہو کر مشرکین میں جا ملا پھر پچھتانے لگا اور اپنی قوم سے کہلوا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ میری توبہ پھر بھی قبول ہو سکتی ہے؟ انکے دریافت کرنے پر یہ آیتیں اتریں اسکی قوم نے اسے کہلوا بھیجا وہ پھر توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو کر حاضر ہو گیا (قرطبی)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا الاٰیۃ ۹۰

شان نزول :- قتادہ اور عطاء اور حسن سے مروی ہے کہ یہ آیت ان یہود کے بارے میں نازل ہوا جنہوں نے عیسیٰؑ اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ اور قرآن شریف کیساتھ کفر میں اور بھی بڑھ گئے (قرطبی جز ۴ ص ۱۳۰)

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الاٰیۃ ۹۳

شان نزول :- یہود نے کہا کہ اے محمدؐ تم ملت ابراہیمی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص ۵۶)

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الاٰیۃ ۹۶

شان نزول :- جب یہود نے کہا کہ ہمارا قبلہ تمہارے قبلہ کے پہلے ہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص ۵۶)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ الاٰیۃ ۹۹ شان نزول :- یہود حضرت عمار بن یاسرؓ کو دین کیطرف بلاتے تھے اسپر آیت نازل ہوئی (معالم التنزیل) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا الاٰیۃ شان نزول :- شماس بن قیس یہودی قبیلہ اوس وخزرج سے گذرا پس جب ان دونوں قبیلوں کو متفق دیکھا تو حسد کی آگ میں شعلہ

Scanned by CamScanner

شعلہ زنی پیدا ہوئی اور قبیل از اسلام انہونکے درمیان جو لڑائی تھیں انکو یاد دلایا یہاں تک کہ انہونکے درمیان سخت کلامی ہوتے ہوتے پھر لڑائی کی نوبت پہنچی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص۵۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ الآیۃ ۱۰۲

شان نزول :۔ جب رسول اللہ ؐ مدینہ طیبہ تشریف لاکر اوس و خزرج کے درمیان الفت و محبت پیدا کرا چکے تو قبیلہ اوس کا ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا کہ ہم میں چار آدمی ایسے ہیں کہ انکے مثل تمہارے اندر نہیں پھر چار ونکی تعارف دی اسکے بعد قبیلہ خزرج کا ایک آدمی اٹھکر کہا کہ ہم میں بھی چار آدمی ایسے ہیں کہ انہوں نے قرآن شریف کو محکم و مضبوط کر دیا کہ انکے مثل تمہارے اندر نہیں تفاخر کی باتیں بڑھتے بڑھتے آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ طرفین کے لوگ جنگ کیلئے ہتھیار لے آئے ۔ فوراً رسول اللہ ؐ تشریف لے آئے اور یہ آیت اتری (مدارک وغیرہ)

لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیۃ ۱۱۳

شان نزول :۔ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ وغیرہ مذہب یہودیت سے اسلام میں داخل ہوئے اور چالیس آدمی نصاریٰ نجران کے بیاسی حبشی اور آٹھ آدمی تو یہود نے اعتراضات شروع کئے کہ یہ لوگ ہم میں سے بدترین آدمی ہیں اگر یہ بہتر ین لوگ تھے تو اپنے باپ دادونکے دین کو کیوں چھوڑتے اور دوسرے دین کو کیوں اختیار کرتے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (معالم التنزیل)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً الآیۃ ۱۱۸۔

شان نزول :۔ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ بعض مسلمان حسب دستور قدیم یہود کیساتھ ہمسائیگی اور رشتہ داری رکھتے تھے اللہ تعالیٰ انکو ایک فتنہ سے ڈرا کر اس سے منع فرما دیا اور یہ آیت نازل ہوئی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۵۸)

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ الآیۃ ۱۲۱

شان نزول :۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت غزوۂ احد کے بارے میں نازل ہوئی (قرطبی ج۴ ص۱۸۴)

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الآیۃ ۱۲۸ ۔شان نزول :۔ جنگ احد میں جب آپ ؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے چہرہ زخمی ہوا خون بہنے لگا تو زبان سے نکل گیا کہ وہ قوم کیسے فلاح پائیگی جسنے اپنے نبی کیساتھ یہ کیا حالانکہ نبی انہیں اللہ کی طرف بلاتا تھا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۱۷ و قرطبی ج۴ ص۱۹۹) **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا** ۔ الآیۃ ۱۳۰ شان نزول :۔ لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی چیز ادھار خریدی پس جس دن میں دام دینے کا وعدہ کیا تھا اگر اس میعاد تک نہ دیتے تو دام بڑھا دیتے اور میعاد کو زیادہ کر دیتے تھے اس سے دین بہت زیادہ ہو جاتے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۶۰)

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ الآیۃ ۱۴۳

شان نزول :۔ جو صحابہ کرام ؓ جنگ بدر میں شہید ہوئے انکے فضائل سنکر بعض صحابہ ؓ آرزو ظاہر کی کہ اس بدر جیسا لڑائی پھر ہوتی ہم بھی شہادت کا مرتبہ حاصل کرتے لیکن جب جنگ احد پیش آئی تو بجز چند صحابہ کے سب کے پاؤں اکھڑ گئے اسپر یہ آیت نازل ہوئی **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ** : الآیۃ ۱۴۴)

شان نزول :۔ جب جنگ احد میں کسی دشمن نے پکار دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دئے گئے منافقوں نے کہنے لگا کہ اگر محمد ؐ قتل کر دئے گئے تو تم تمہارے دین کیطرف لوٹ جاؤ اسپر یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص۶۱)

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ الآیۃ ۱۵۴

Scanned by CamScanner

شان نزول :۔ جنگ احد میں جو صحابہ کرام میدان میں باقی رہے انپر اللہ کیطرف سے اونگھ طاری ہوگئی تاکہ کسل وملال رفع ہوجائے اور جمعیت پیدا ہوجائے اور یہ صورت ہوئی کہ ٹھوڑیاں سینہ تک آپہنچی حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اس اونگھ کی حالت میں خواب کیطرح معتب بن قشیر کا قول سن رہا تھا کہ وہ کہتا ہے ہل لنا من الامر من شئی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (لباب وغیرہ)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ الآیۃ ۱۵۹

شان نزول :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد سے واپسی کے بعد خلاف حکم مورچہ چھوڑ کر بھاگنے والوں کو کچھ کہا سنا نہیں بلکہ بدستور سابق نرمی کیساتھ ان سے کلام کیا اور ہربات میں انکی رعایت مدنظر رکھی اسپر یہ آیت نازل ہوئی

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ الآیۃ ۱۶۱

شان نزول :۔ جنگ بدر میں جو مال غنیمت مسلمانوں کو ملا اس میں سے ایک مخطط چادر سرخ رنگ کی گم ہوگئی اسپر کسی بدباطن نے اللہ تعالی کے امین اور پیغمبر پر شبہ کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج۴ ص۲۵۵ و ترمذی ج۲ ص۱۳۰ وابوداؤد

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا الآیۃ ۱۶۵

شان نزول :۔ حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ بدر کے دن مسلمانوں نے فدیہ لیکر جن کفار کو چھوڑ دیا تھا اسکی سزا میں اگلے سال ان میں سے ستر مسلمان شہید کئے گئے اور صحابہؓ میں بھاگڑ پڑگئی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ گئے آپ کے سر مبارک پر خود تھا وہ بھی ٹوٹا اور چہرۂ مبارک لہولہان ہوگیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۴۲۴)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الآیۃ ۱۶۹

شان نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد والے دن شہید کئے گئے تو اللہ تبارک وتعالی نے انکی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں ڈالدیں جو جنتی درختوں کے پھل کھائیں اور جنتی نہروں کا پانی پئیں اور عرش کے سائے تلے وہاں لٹکتی ہوئی قندیلوں میں آرام وراحت حاصل کریں جب کھانے پینے رہنے سہنے کی یہ بہترین نعمتیں انہیں ملیں تو کہنے لگے کاش کہ ہمارے بھائیوں جو دنیا میں ہیں ہماری ان نعمتوں کی خبر ملجاتی تاکہ وہ جہاد سے منہ پھیریں اور راہ خدا کی لڑائیوں سے تھک کر نہ بیٹھ رہیں اللہ تعالی نے ان سے فرمایا کہ تم بے فکر رہو میں یہ خبر ان تک پہنچا دیتا ہوں چنانچہ یہ آیتیں نازل فرمائیں (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۳۶)

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ الآیۃ ۱۷۲

شان نزول :۔ یہ آیت غزوۂ حمراء الاسد کیبارے میں نازل ہوئی جو جنگ احد سے دوسرے دن ہوئی تھی حمراء الاسد مدینہ طیبہ سے آٹھ میل فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے جسکا واقعہ اس غزوہ کا یہ ہے کہ جب کفار مکہ احد سے واپس ہوگئے تو راستے میں جا کر انکو افسوس ہوا کہ ہم غالب آجانے کے باوجود خواہ مخواہ واپس لوٹ آئے ہمیں چاہیے تھا کہ ایک ہلہ کرکے سب مسلمانوں کو ختم کردیتے اور اس خیال نے کچھ ایسا اثر کیا کہ پھر واپس مدینہ کیطرف لوٹنے کا ارادہ ہونے لگا مگر اللہ تعالی نے انکے دلوں پر رعب ڈال دیا اور سیدھے مکہ مکرمہ کو ہولئے لیکن بعض مسافروں سے جو مدینہ کیطرف جارہے تھے یہ کہہ گئے کہ تم جاکر کسی طرح مسلمانوں کے دل میں ہمارا رعب جماؤ کہ وہ پھر لوٹ کر آرہے ہیں آنحضرتؐ کو بذریعۂ وحی یہ بات معلوم ہوگئی اسلئے آپؐ انکے تعاقب میں حمراء الاسد تک پہنچے کذا فی روح المعانی اور صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ کون ہے جو مشرکین کے تعاقب میں جائے تو ستر حضرات کھڑے ہوگئے جنمیں ایسے لوگ بھی تھے جو گذشتہ کل کے معرکہ میں شدید زخمی ہوئے تھے دوسروں کے سہارے چلتے تھے یہ حضرات رسول اللہؐ کیساتھ مشرکین کے تعاقب میں روانہ ہوئے مقام حمراء الاسد تک پہنچے

Scanned by CamScanner

تو وہاں نعیم بن مسعود ملا اس نے خبر دیا کہ ابو سفیان نے اپنے ساتھ مزید لشکر جمع کر کے یہ طے کیا کہ پھر مدینہ پر چڑھائی کریں اور اہل مدینہ کا استیصال کریں زخم خوردہ ضعیف مسلمان اسی خبر وحشت اثر کو سن کر یک زبان ہو کر بولے کہ ہم اسکو نہیں جانتے حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۱۲ مختصر

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ الآیۃ ۱۷۶

شان نزول :۔ کلبی نے کہا کہ یہ آیت منافقین اور رؤسا یہود کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت چھپائے ہیں (قرطبی ج۴ ص۲۸۴)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ الآیۃ ۱۸۰

شان نزول :۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ انہوں نے محمدؐ کے اوصاف میں سے جو جانتے تھے انکو بیان کرنے سے بخیلی کرتے تھے (قرطبی ج۴ ص۲۹۱)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ الآیۃ ۱۸۱

شان نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا الخ نازل ہوئی تو یہود کہنے لگے کہ اے نبی تمہارا رب فقیر ہو گیا ہے اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۴۲)

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ الآیۃ ۱۸۳

شان نزول :۔ یہ آیت کعب بن اشرف ومالک بن صیف ووہب بن یہوذا وفنحاص بن عازوراء اور ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی کہ انہوں نے حضورؐ کے پاس آکر بولے اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے توریت میں ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم جبتک نبی سے یہ معجزہ نہ دیکھ لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام نذر کرے اور آسمان سے آگ آکر اسکو کھائے اسوقت تک ایمان نہ لائیں اگر تم یہ معجزہ دکھا سکتے ہو تو دکھاؤ ہم تم پر ایمان لے آوینگے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج۴ ص۲۹۵)

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۱۸۶

شان نزول :۔ کعب بن اشرف یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی شان میں ہجو آمیز اشعار بنایا کرتا تھا اسپر یہ آیت نازل ہوئی (جمل وغیرہ ج۱ ص۳۴۴)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْا الآیۃ ۱۹۰

شان نزول :۔ یہ آیت منافقوں کے بارے میں اتری جو جہاد میں جاتے وقت ادھر ادھر ٹل جاتے تھے پھر اس نہ جانے پر خوش ہوتے تھے اور جب حضورؐ جہاد سے واپس تشریف لاتے تو کہا کرتے تھے کہ ہماری خواہش تو جانے کا تھا لیکن فلاں کام لگ گیا مقصد یہ تھا کہ بے کئے نام ہو جائے (اسباب النزول ص۱۳۵)

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ الآیۃ ۱۹۰

شان نزول :۔ ایک دن عطاء بن ابی رباحؒ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی جو سب سے زیادہ عجیب چیز آپ نے دیکھی ہو وہ مجھے بتلائیے اسپر حضرت عائشہ نے فرمایا آپؐ کی کس شان کو پوچھتے ہو؟ انکی تو ہر شان عجیب ہی تھی ہاں ایک واقعہ عجیب سناتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور لحاف میں میرے ساتھ داخل ہو گئے پھر فرمایا کہ اجازت دو کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کروں بستر سے اٹھے وضو فرمایا پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور قیام میں اسقدر روئے کہ آپکے آنسو سینۂ مبارک پر بہہ گئے پھر رکوع فرمایا اور اس میں بھی روئے پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں بھی اسقدر روئے پھر سر اٹھایا اور مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی حضرت بلالؓ آئے اور حضورؐ کو نماز کی اطلاع دی بلالؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اسقدر کیوں گریہ فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپکے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دئے ہیں آپؐ نے فرمایا تو کیا میں شکرگذار بندہ نہ بنوں؟ اور شکریہ میں گریہ وزاری کیوں نہ کروں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آج کی شب مجھ پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے ان فی خلق السموات الخ اسکے بعد آپؐ نے فرمایا کہ بڑی تباہی ہے اس شخص کے لئے جس نے ان آیتوں کو پڑھا مگر انمیں غور

Scanned by CamScanner

نہیں کیا۔ ہکذا نقل ابن حبان فی صحیحہ وابن عساکر فی تاریخہ (معارف القرآن ج۲ ص۲۶۱)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم الآیہ ۱۹۵

شان نزول:۔ حضرت ام سلمہ نے ایک روز حضور سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ عورتوں کی ہجرت کا کہیں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ ذکر ہی نہیں کرتا اس پر یہ آیت اتری (ابن کثیر اردو پارہ ۴ ص۶۴) لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ الآیہ ۱۹۶

شان نزول:۔ جب بعض مسلمانوں نے یہ کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں آرام و عیش میں ہیں اور ہم زیادہ تکلیف میں تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (جلالین ص۶۸ وغیرہ) وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الآیہ ۱۹۹ ....

شان نزول:۔ جب نجاشی کی وفات ہوئی تو حضور نے صحابہؓ کو فرمایا اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو تو بعض لوگوں نے کہا دیکھئے حضور ہمیں اس نصرانی کے لئے استغفار کرنیکا حکم دیتے ہیں جو حبشہ میں مرا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی گویا اسکے مسلمان ہونیکی شہادت قرآن کریم نے دی (ابن کثیر اردو پارہ ۴ ص۹۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا الآیہ ۲۰۰

شان نزول:۔ ابن مردویہ میں ہے کہ ابو سلمہؓ سے ایک دن حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا اے میرے بھتیجے جانتے ہو اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا سنو! اس وقت کوئی غزوہ وغیرہ نہ تھا یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو مسجدوں کو آباد رکھتے تھے اور نماز ونکو ٹھیک وقت پر ادا کرتے تھے پھر خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے (ابن کثیر اردو پارہ ۴ ص۱۰۶)

سُورَةُ نِسَاءِ:۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الآیہ ۱:۔ شان نزول:۔ لوگ یتیموں کے

مال کی کما حقہ حفاظت کرنے اور عورتوں کیساتھ سلوک کرنے میں سستی کرتے تھے تو انکو انکا اصلی خانہ اور ایک ماں باپ۔ آدم و حوا کا اولاد ہونا یاد دلا کر باہم سلوک کرنے کی ترغیب میں یہ آیت اتری وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ الآیہ ۲

شان نزول:۔ غطفان کے ایک شخص اپنے یتیم بھتیجے کا سرپرست تھا جب وہ بالغ ہوا اور چچا سے مال مانگا تو اسنے انکار کر دیا معاملہ حضور کی خدمت میں پہنچا تب یہ آیت مال دیدینے کی حکم میں نازل ہوئی (قرطبی ج۵ ص۸) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ

شان نزول:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک یتیم لڑکی تھی جس کے پاس مال بھی تھا اور باغ بھی جسکی پرورش میں ایک رجل تھی اس نے صرف اس مال کے لالچ میں بغیر اسکا مہر وغیرہ مقرر کرنے کے اس سے نکاح کرلیا اسپر یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۵۵) وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً الآیہ ۴:۔ شان نزول:۔ زمانۂ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کرتا اور جو مہر بیٹی کا تجویز ہوتا وہ بیٹی کو نہ دیتا بلکہ خود لے لیتا اسکی ممانعت میں یہ آیت اتری (قرطبی ج۵ ص۲۳) وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ الآیہ ۶:۔ شان نزول:۔ ثابت بن رفاعہ اور اسکے چچا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ جب رفاعہ اپنے چھوٹے بچے کو رکھکر وفات پائی تو ثابت کے چچا نبی کے پاس آکر کہا یارسول اللہ میرے بھائی کے بیٹے میرے گود میں یتیم ہے اب اسکے مال سے کیا چیز میرے لئے حلال ہے؟ اور میں کب اسکے پاس مال کو دفع کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ج۵ ص۳۴) لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ ع۷

شان نزول:۔ زمانۂ جاہلیت میں عورتوں اور نابالغ لڑکوں کو میراث کا کچھ حصہ نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث وہ لیوے جو دشمن سے لڑسکے اسلام آنے کے بعد مسلمانوں میں حضرت اوس بن ثابت انصاری کا انتقال ہوا تو میت

Scanned by CamScanner

کی چچازاد بھائی تمام میراث لے گئے پھر میت کی بیوی ام کجہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے شوہر جنگ احد میں شہید ہوگئے اور تین بچے چھوڑے میراث کے تمام مال سوید و عرفجہ نے لے لیا اب فرمائیے کہ میں انہیں کہاں سے خرچ کروں اس پر آیت نازل ہوئی (قرطبی ج۴ ص۴۶) اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا الآیۃ

شان نزول: یہ آیت غطفان کے ایک رجل کے بارے میں نازل ہوئی جسکا نام مرثد بن زید ہے جو اپنے یتیم بھتیجے کے مال کی مالک ہوکر اسکو کھالیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ج۵ ص۵۳) یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ الآیۃ ۱۱

شان نزول: حضرت جابر سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگی کہ اے رسول اللہ ﷺ یہ دونوں لڑکیاں سعد کی ہے انکا باپ تو جنگ احد میں شہید ہوگیا اور انکے چچا نے انکا سارا مال لے لیا اور انکے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا بغیر مال کے انکا نکاح کیسے ہوگا تب حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکے بارے میں فیصلہ فرماویگا اور آیت میراث نازل ہوئی (قرطبی ج۵ ص۵۸ ابو داؤد)

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ الآیۃ ۱۹

شان نزول: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مرجاتا تو اسکے وارث اسکی عورت کے پورے حقدار سمجھے جاتے اگر انہیں سے کوئی چاہتا تو اپنے نکاح میں لے لیتا اگر وہ چاہتے تو دوسرے کسی کے نکاح میں دیدیتے اگر چاہتے تو نکاح ہی نہ کرنے دیتے عورت والوں سے زیادہ حقدار اس عورت کے یہی گنے جاتے تھے جاہلیت کی اس رسم کے خلاف یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۶۱ و بخاری)

وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الآیۃ ۲۲: شان نزول: حضرت ابو قیس جو بڑے بزرگ اور نیک انصاری صحابی تھے انکے انتقال کے بعد انکے لڑکے قیس نے انکی بیوی سے خطبہ دیا جو اسکی سوتیلی ماں تھی اس پر اس بیوی صاحبہ نے فرمایا بیشک تو اپنی قوم میں نیک ہے لیکن میں تو تجھے اپنا بیٹا شمار کرتی ہوں خیر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتی ہوں یہاں آئی اور حضور ﷺ سے ساری کیفیت بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر جلد اول ص۳۷۰)

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ الآیۃ ۲۳: شان نزول: حضرت عطاءؒ ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت زید کی بیوی سے نکاح فرمالیا تو مکہ کے مشرکوں نے طعن شروع کردی اس پر یہ آیت اور آیت وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ اور آیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۷۳)

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ الآیۃ ۲۴

شان نزول: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس میں سے قیدی عورتیں آئیں جو خاوند والیاں تھیں تو ہم نے نبی ﷺ سے انکے بارے میں سوال کیا جسکی بابت یہ آیت اتری اور ان سے ملنا حلال کیا گیا (مختصر ابن کثیر ج۱ ص۳۷۴ و ترمذی ج۲)

لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِہٖ الآیۃ: شان نزول: بہت لوگ مہر مقرر کردیتے تھے لیکن بعد میں تنگ دست ہوجاتے تھے اداء مہر کی طاقت نہ رکھتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب) وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ الآیۃ ۲۷

شان نزول: شہوت پرست مجوس اپنے خیالات فاسدہ مسلمانوں کے کان میں ڈالتے اور کہتے تھے کہ کیوں تم صاحب خالہ۔ اور پھوپی کی بیٹی کو حلال کہتے ہو اور بہن اور بھائی کی بیٹی کو حرام کہتے ہو حالانکہ انکے اصول خالہ پھوپی اور بہن سبکو حرام کہتے ہو اس تفریق کا سبب کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ ۳۲

شان نزول: حضرت ام سلمہؓ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ یا رسول اللہ مرد جہاد کرتے ہیں اور ہم عورتیں اس ثواب سے محروم رہتی ہیں

Scanned by CamScanner

اسی طرح میراث میں بھی انہیں بہ نسبت مردوں کے آدھا ملتا ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۲ و ترمذی ج ۲ ص ۱۳۲)

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الآیۃ ۳۳ ۔ شان نزول :۔ حضور ؐ پر ایمان لانیوالے مہاجرین میں بہت سے ایسے تھے جنکے اقارب کافر رہے حضور اقدس ؐ نے دو دو مسلمانوں میں آپس میں بھائی بنایا وہی ایک دوسرے کی وارث ہوتے تھے۔ جب انکے اقارب مسلمان ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ الآیۃ ۳۴

شان نزول :۔ سعد بن ربیع نے ایک دفعہ اپنی بیوی حبیبہ بنت زید کے منہ پر کسی نافرمانی کے سبب طمانچہ مار دیا اس پر وہ انتقام لینے کی غرض سے خدمت اقدس میں آئے آپ نے قصاص لینے کو فرمایا تو انتقام نہ دلائے جانیکی حکم میں یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج ۵ ص ۱۶۹)

اَلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ الآیۃ ۳۷ ۔ شان نزول :۔ یہ آیت یہود کے بارے میں اتری جنہوں نے اوصاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بخل کیا یعنی چھپا دیا۔ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ الآیۃ ۳۸

شان نزول :۔ یہ آیت یہود یا منافقین کے بارے میں اتری اور بعض نے کہا مشرکین مکہ کے بارے میں اتری (قرطبی ج ۵ ص ۱۹۳)

إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ الآیۃ ۴۳ ۔ شان نزول :۔ بعض انصار جو مسجد کے اردگرد رہتے تھے اور جنبی ہوتے تھے گھر میں پانی نہوتا اور گھر کے دروازے مسجد سے متصل تھے کہ نہانے کیلئے بغیر مسجد میں ہوکر جا نہیں سکتے تو اجازت دینے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۹۰)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ الآیۃ ۴۴

شان نزول :۔ رفاعہ بن زید بن تابوت یہودی جو اپنی قوم کا سردار تھا حضور ؐ کی خدمت میں آکر مذہب اسلام پر طعن کئے اور عیب نکالے اس وقت یہ آیت اتری (قرطبی ج ۵ ص ۲۴۳) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ الآیۃ ۴۹

شان نزول :۔ یہ آیت بحری بن نعمان وغیرہ یہودیوں کے بارے میں اتری جنہوں نے اپنے نابالغ بچے ہمراہ لیکر حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کرنے لگے کہ اے محمد ؐ کیا انپر بھی کوئی گناہ ہے ؟ آپ ؐ نے فرمایا نہیں تو وہ بولے کہ ہم لوگ بھی انہی کی مثل ہیں جو گناہ ہم دن میں کرتے ہیں رات کے وقت وہ مٹا دیا جاتا ہے اور رات کے وقت جو کرتے ہیں دنکو اسکا کفارہ ہوجاتا ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (معالم التنزیل وغیرہ)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ الآیۃ ۵۱

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ یہود کے سردار حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اپنی ایک جماعت کو جنگ کے بعد لیکر مکہ میں قریش کے ساتھ ملنے آئے یہود کے سردار کعب بن اشرف ابو سفیان کے پاس آیا اور اسنے حضور ؐ کے خلاف انکے ساتھ تعاون کرنیکا وعدہ کیا اہل مکہ نے کعب بن اشرف سے کہا تم ایک دھوکہ دینے والا قوم ہے اگر تم واقعی اپنے قول میں سچے ہو تو ہمارے ان دو بتوں کے سامنے (جبت اور طاغوت) سجدہ کرو چنانچہ اسنے قریش کو مطمئن کرنے کیلئے ایسا ہی کیا اسکے بعد کعب بن اشرف نے قریش سے کہا کہ تیس آدمی تم میں سے اور تیس ہم میں سے سامنے آئے تاکہ رب کعبہ کیساتھ اس چیز کا عہد کریں کہ ہم سب ملکر محمد ؐ کے خلاف جنگ کرینگے کعب کی اس تجویز کو قریش کو پسند آیا اور اسطرح سے انہوں نے مسلمانوں کی خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کر دیا اسکے بعد ابو سفیان نے کعب سے کہا تم اہل علم ہو تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے لیکن ہم بالکل جاہل ہیں اسلئے آپ ہمارے متعلق بتائیں کہ ہم حق پر چلنے والے ہیں یا محمد ؟ کعب نے کہا کہ تمہارا دین کیا ہے ؟ ابو سفیان نے کہا ہم حج کے لئے اپنے اونٹوں کو ذبح کرتے ہیں اور انکا دودھ پلاتے ہیں مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں اپنے خویش و اقرباء کے تعلقات

Scanned by CamScanner

کو قائم رکھتے ہیں اور بیت اللہ کا طواف اور عمرہ کرتے ہیں اسکے برخلاف محمدؐ نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا ہے وہ اپنوں سے علیحدہ ہو چکا ہے اور اسنے ہمارے قدیم دین کے خلاف اپنا ایک نیا دین پیش کیا ہے ان باتوں کو سنکر کعب بن اشرف نے کہا کہ تم لوگ حق پر ہو محمدؐ (معاذ اللہ) گمراہ ہو چکا ہے اسپر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات نازل فرما کر انکے دجل و فریب کی مذمت کی (معارف جـ۲ صـ۴۳۳ از روح)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ الاٰیۃ ۵۸ : شان نزول : عثمان بن طلحہ کا اپنا بیان ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ہم پیر اور جمعرات کے روز بیت اللہ کو کھولا کرتے تھے اور لوگ اس میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے تھے ہجرت سے پہلے ایک روز رسول کریمؐ اپنے کچھ صحابہ کیساتھ بیت اللہ میں داخل ہونے کیلئے (اسوقت راوی عثمان بن طلحہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ کو اندر جانے سے روکا اور انتہائی ترشی دکھائی آپؐ نے بڑی برد باری کیساتھ انکے سخت کلمات کا برداشت کیا پھر فرمایا اے عثمان! شاید تم ایک روز بیت اللہ کی یہ کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے جبکہ مجھے اختیار ہوگا جسکو چاہوں سپرد کر دوں عثمان بن طلحہ نے کہا کہ اگر ایسا ہوگیا تو قریش ہلاک اور ذلیل ہو جائینگے آپؐ نے فرمایا نہیں اسوقت قریش آباد اور عزت والے ہو جائینگے آپؐ یہ کہتے ہوئے بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اسکے بعد جب میں نے اپنے دل کو ٹٹولا تو مجھے یقین ہوگیا کہ آپؐ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہو کر رہیگا میں نے اسی وقت مسلمان ہونیکا ارادہ کر لیا لیکن میں نے اپنی قوم کے تیور بدلے ہوئے پائے وہ سب کے سب مجھے سخت ملامت کرنے لگے اس لئے میں اپنے ارادہ کو پورا نہ کر سکا جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر بیت اللہ کی کنجی طلب کی میں نے پیش کر دی بعض روایت میں ہے کہ عثمان بن طلحہ کنجی لیکر بیت اللہ کے اوپر چڑھ گئے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کیلئے زبردستی کنجی انکے ہاتھ سے لیکر آنحضرت کو دیدی تھی۔ بیت اللہ میں داخلہ اور وہاں نماز ادا کرنے کے بعد جب آنحضرتؐ باہر تشریف لائے تو پھر کنجی مجھکو واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ لو اب یہ کنجی ہمیشہ تمہارے ہی خاندان کے پاس قیامت تک رہیگی جو شخص تم سے یہ کنجی لیگا وہ ظالم ہوگا مقصد یہ تھا کہ کسی دوسرے شخص کو اسکا حق نہیں کہ تم سے یہ کنجی لے لے اسی کیساتھ یہ ہدایت فرمائی کہ بیت اللہ کی اس خدمت کے صلہ میں تمہیں جو مال ملجائے اسکو شرعی قاعدہ کے موافق خرچ کرو عثمان بن طلحہ فرماتے ہیں کہ جب میں کنجی لیکر خوشی خوشی چلنے لگا تو آپؐ نے پھر مجھے آواز دی اور فرمایا کیوں عثمان جو بات میں نے کہی تھی وہ پوری ہوئی یا نہیں؟ اب مجھے وہ بات یاد آگئی جو آنحضرتؐ ہجرت سے پہلے فرمائی تھی کہ ایک روز تم یہ کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے میں نے عرض کیا کہ بیشک آپکا ارشاد پورا ہوا اور اسوقت میں کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگیا ... کما فی المظہری

حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ اس روز جب آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو یہ آیت آپکی زبان پر تھی إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ۔ الاٰیۃ اس سے پہلے میں نے کبھی یہ آیت آپ سے نہ سنی تھی ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت اسی وقت جوف کعبہ میں نازل ہوئی تھی اسی آیت کی تعمیل میں آنحضرت نے دوبارہ عثمان بن طلحہ کو بلا کر کنجی انکی سپرد کی کیونکہ عثمان بن طلحہ نے جب یہ کنجی آپکو دی تھی تو یہ کہکر دی تھی کہ میں یہ امانت آپکی سپرد کرتا ہوں اگرچہ ضابطہ سے انکا یہ کہنا صحیح نہ تھا بلکہ رسول کریمؐ ہی کو ہر طرح کا اختیار تھا جو چاہیں کریں لیکن قرآن کریم نے صورت امانت کی بھی رعایت فرمائی اور آنحضرتؐ کو اسکی ہدایت کی کہ کنجی عثمان ہی کو واپس فرمادیں (معارف جـ۲ صـ۴۴۲ از تفسیر مظہری)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ الاٰیۃ ۵۹

شان نزول : حضور اقدسؐ نے ایک مرتبہ خالد بن ولیدؓ کو لشکر کا سردار بنا کر کسی جانب جہاد کرنے کو بھیجا انکو اتفاقاً حضرت عمار بن یاسرؓ نے بلا حکم حاکم ایک شخص کافر کو امان دیدی تو باہم نزاع ہوا اسپر اپنے افسروں کی اطاعت کا حکم ہوا اور یہ آیت

Scanned by CamScanner

اتری صحیح بخاری میں ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن حذافہ کے بارے میں اتری (قرطبی ج۵ ص۲۶۰ و تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۷۹)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ الآیہ ۶۰ تا ۶۵ • شان نزول :۔ ان آیات کے نزول کا ایک خاص واقعہ ہے کہ بشر نامی ایک منافق تھا اسکا ایک یہودی کیساتھ جھگڑا ہوگیا یہودی نے کہا کہ چلو محمدؐ کے پاس ان سے فیصلہ کرائیں مگر بشر منافق نے اسکو قبول نہ کیا بلکہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلنے اور اس سے فیصلہ کرانیکی تجویز پیش کی کعب بن اشرف یہودیکا سردار اور رسول کریمؐ اور مسلمانونکا سخت دشمن تھا یہ عجیب بات تھی کہ یہودی تو اپنے سردار کو چھوڑ کر آنحضرتؐ کا فیصلہ پسند کرے اور اپنے آپکو مسلمان کہنے والا بشر آپؐ کی بجائے یہودی سردار کا فیصلہ اختیار کرے مگر راز اس میں یہ تھا کہ ان دونوں کو اس پر یقین تھا کہ رسول کریمؐ حق و انصاف کا فیصلہ کرینگے اس میں کسی کی رُو رعایت یا غلط فہمی کا اندیشہ نہیں اور چونکہ اس جھگڑے میں یہودی حق پر تھا اسلئے اسکو اپنے سردار کعب بن اشرف سے زیادہ اعتماد آنحضرتؐ پر تھا اور بشر منافق غلطی پر تھا اسلئے جانتا تھا کہ آپکا فیصلہ میرے خلاف ہوگا اگرچہ میں مسلمان کہلاتا ہوں اور یہ یہودی ہے دونوں کے درمیان گفتگو کے بعد یہ انجام ہوا کہ دونوں اسی پر راضی ہوگئے کہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہو کر آپؐ ہی سے اپنے مقدمہ کا فیصلہ کرائیں مقدمہ آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپؐ نے معاملہ کی تحقیق فرمائی تو حق یہودی کا ثابت ہوا اسکے حق میں فیصلہ دیدیا اور بشر کو جو بظاہر مسلمان تھا ناکام کردیا اسلئے وہ اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور ایک نئی راہ نکلی کہ کسی طرح یہودی کو اس بات پر راضی کرلیا جائے کہ ہم حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس فیصلہ کرانے چلیں یہودی نے اسکو قبول کرلیا راز اس میں یہ تھا کہ بشر نے سمجھا تھا کہ حضرت عمرؓ کفار کے معاملہ میں سخت ہیں وہ یہودیکے حق میں فیصلہ دینے کے بجائے میرے حق میں فیصلہ دینگے بہرکیف یہ دونوں اب حضرت عمر فاروقؓ کے پاس پہنچے یہودی نے حضرت فاروق اعظمؓ کے سامنے پورا واقعہ بیان کردیا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ جناب رسول اللہؐ فرما چکے ہیں مگر یہ شخص اسپر مطمئن نہیں اور آپکے پاس مقدمہ لایا ہے حضرت عمرؓ نے بشر سے پوچھا کہ کیا یہی واقعہ ہے؟ اس نے اقرار کیا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا اچھا ذرا ٹھہرو میں آتا ہوں گھر میں تشریف لے گئے اور ایک تلوار لیکر آئے اور اس منافق کا کام تمام کردیا اور فرمایا جو شخص رسول اللہؐ کے فیصلہ پر راضی نہ ہو اسکا یہی فیصلہ ہے" رواہ ابن عباسؓ۔ (معارف ج۲ ص۴۵۶ از روح المعانی)

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ الآیہ ۶۶ سے ۶۸

شان نزول :۔ جس واقعہ کی بنا پر یہ آیت اور اس سے پہلی آیات نازل ہوئی وہ بشر منافق کا معاملہ تھا، جب بشر منافق کے اس واقعہ کی شہرت مدینہ میں ہوئی تو یہود نے مسلمانونکو عار دلائی کہ تم کیسے لوگ ہو جسکو رسول مانتے ہو اور اسکے اتباع کے دعویدار ہو مگر اسکے فیصلونکو تسلیم نہیں کرتے دیکھو یہودیونکو انکے گناہ کی توبہ کے سلسلہ میں یہ حکم ملا تھا کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو ہم نے تو اس شدید حکم کی بھی تعمیل کی کہ ہمارے ستر ہزار آدمی مارے گئے اگر تمہیں کوئی ایسا حکم ملتا تو تم کیا کرتا؟ اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف ج۲ ص۴۶۴)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ الآیہ ۶۹

شان نزول :۔ ایک انصاری حضورؐ کے پاس آئے آپؐ نے دیکھا کہ وہ سخت مغموم ہے سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا جواب ملا کہ حضور! یہاں تو صبح و شام ہم لوگ آپکے خدمت میں آبیٹھتے ہیں دیدار بھی ہوجاتے ہیں اور دو گھڑی صحبت بھی میسر ہوجاتی ہے لیکن کل قیامت میں تو آپ نبیوں کی اعلیٰ مجلس میں ہونگے تو ہم آپ تک پہنچ بھی نہ سکیں گے۔ حضورؐ نے کچھ جواب ندیا اسپر حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت لائے آنحضرتؐ آدمی بھیجکر اسے یہ خوشخبری سنادی۔ (تفسیر ابن کثیر پ۵ ص۶۰)

Scanned by CamScanner

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ الآیۃ۔ شان نزول: مسلمان جب جہاد کو جاتے تو منافقین حیلے بہانے کرکے اِدھر اُدھر ٹل جاتے تھے تاکہ لشکر روانہ ہونے کے بعد عذر کردینگے کہ ہمیں دیر لگ گئی تھی پھر اگر مسلمانوں کو کوئی حادثہ پیش آجاتا تو اپنے نہ جانے پر خوش ہوتے اور کہتے تھے اچھا ہی ہوا میں جنگ میں حاضر نہوا اور اگر اسلامی لشکر کو فتح و مال غنیمت ملتا تو افسوس کرنے بیٹھ جاتا کہ کاش میں بھی شریک جنگ ہوگیا ہوتا چونکہ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کی خصوصیت کے ساتھ یہ حالت تھی اسلئے یہ آیت نازل ہوئی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ الآیۃ

شان نزول: مکہ مکرمہ میں ہجرت کرنے سے پہلے کافر مسلمانوں کو بہت ستایا کرتے تھے مسلمانوں آپکے خدمت میں حاضر ہوکر شکایت کرتے اور رخصت مانگتے کہ ہم کفار سے مقاتلہ کریں اور ان سے ظلم کا بدلہ لیں آپؐ مسلمانوں کو لڑائی سے روکتے تھے کہ مجھکو مقاتلہ کا حکم نہیں بلکہ صبر اور درگذر کرنیکا حکم ہے اور فرماتے کہ نماز اور زکوٰۃ کا جو حکم ہے تم پر اسکو برابر کئے جاؤ کیونکہ جبتک اطاعت خداوندی میں اپنے نفس پر جہاد کرنیکا اور تکالیف جسمانی کا آدمی خوگر نہو۔ اور اپنے مال خرچ کرنیکا عادی نہو تو اسکو جہاد کرنا اور اپنی جان دینا بہت دشوار ہوتا ہے اسبات کو مسلمانوں نے قبول کرلیا تھا پھر ہجرت کے بعد جب مسلمانوں کو جہاد کا حکم ہوا تو انکو خوش ہونا چاہئے تھا کہ ہماری درخواست قبول ہوئی مگر بعضے کچھ مسلمان کافروں کے مقاتلہ سے ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے یا اس سے بھی زیادہ اور آرزو کرنے لگے کہ تھوڑی مدت اور بھی قتال کا حکم نہ آتا اور ہم زندہ رہتے تو خوب ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (معارف ج۲ ص۴۸۱ از روح المعانی)

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ الآیۃ ۸۳۔

شان نزول: جب حضرت فاروق اعظمؓ کو خبر پہنچی کہ حضورؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے تو آپ اپنے گھر سے چلے مسجد میں آئے یہاں بھی لوگوں کو یہ کہتے سنا تو بذات خود رسول کریمؐ کے پاس پہنچے اور خود آپؐ سے دریافت کیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دیدی؟ آپؐ نے فرمایا غلط ہے چنانچہ فاروق اعظم نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی الخ صحیح مسلم میں ہے کہ پھر آپؓ آئے اور مسجد کے دروازہ پر کھڑے رہ کر باآواز بلند فرمایا لوگو! رسول مقبولؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی اسپر یہ آیت نازل ہوئی پس حضرت عمرؓ وہ ہیں جنہوں نے اس معاملہ میں تحقیق کیا (تفسیر ابن کثیر اردو پ۵ ص۲۲)

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ الآیۃ ۸۴

شان نزول: جب غزوہ اُحد شوال میں ہوچکا تو رسول کریمؐ نے ذیقعدہ میں کفار کے وعدہ کے موافق بدر میں مقابلہ میں جانا چاہا (جسکو مورخین بدر صغریٰ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں) اسوقت بعض لوگوں نے تازہ زخمی ہونے کیوجہ سے اور بعض نے افواہی خبر کیوجہ سے جانے میں کچھ تامل کیا تو اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں رسول کریمؐ کو یہ ہدایت کی گئی کہ اگر یہ کچے مسلمان لڑائی سے ڈرتے ہیں تو اے رسول! تم تنہا اپنی ذات سے جہاد کرنے میں توقف مت کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اس ہدایت کو پاتے ہی آپؐ مع ستر ساتھیوں کے بدر صغریٰ کو تشریف لے گئے جسکا وعدہ ابوسفیان کیساتھ غزوۂ احد کے بعد ہوا تھا حق تعالیٰ نے ابوسفیان اور کفار قریش کے دل میں رعب اور خوف ڈالدیا اور کوئی مقابلہ میں نہ آیا اور وہ اپنے وعدے سے جھوٹے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد کے موافق کافروں کی لڑائی بند کردیا اور رسول کریمؐ اپنے ساتھیوں سمیت سلامتی کیساتھ واپس تشریف لے آئے (قرطبی ج۵ ص۲۹۳ و معارف ج۲ ص۴۹۵)

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ الآیۃ ۸۸۔ شان نزول: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب میدان اُحد میں تشریف لے گئے تب آپؐ کیساتھ منافق بھی تھے جو جنگ سے پہلے ہی واپس لوٹ آئے تھے ان کے بارے میں بعض مسلمان تو کہتے تھے کہ انہیں قتل کردینا چاہئے اور بعض کہتے ہیں نہیں یہ بھی ایماندار ہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی مختصر ابن کثیر ج۱ ص۴۱۹ جلالین ص۸۳

Scanned by CamScanner

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْکُمْ الآیۃ ۹۱

شان نزول :۔ یہ آیت قبیلہ اسد وغطفان کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مدینہ میں آکر اسلام لائے اسکے بعد اپنے مکان میں جاکر کفر کو اظہار کئے (قرطبی ج ۵ ص ۳۱۱) وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً الآیۃ ۹۲

شان نزول :۔ یہ آیت حضرت ابو درداءؓ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ انہوں نے ایک شخص کافر پر حملہ کیا تلوار تولی ہی تھی تو اس نے کلمہ پڑھ لیا لیکن انکی تلوار چل گئی اور اسے قتل کر ڈالا جب حضورؐ سے یہ واقعہ بیان ہوا تو حضرت ابو درداءؓ نے اپنا یہ عذر بیان کیا اس نے صرف جان بچانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تھا آپؐ ناراض ہوکر فرمانے لگے کیا تم نے اسکے دل چیر کر دیکھا تھا (تفسیر ابن کثیر اردو پ ۵ ص ۸)

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الآیۃ ۹۳ :شان نزول :۔ مقیس بن خباب کندی اپنے بھائی ہشام کیساتھ مسلمان ہوا لیکن بعد میں اسنے اپنے بھائی ہشام کی نعش قبیلہ بنی نجار کے محلہ میں آپائی اور صورت حال سے حضرتؐ سے عرض کی آپؐ نے بقاعدہ شریعت قبیلہ بنی فہر میں سے ایک شخص کو اسکے ہمراہ کرکے بنی نجار کو کہلا بھیجا کہ اگر ہشام کا قاتل تمکو معلوم ہے تو اسکو مقیس کے حوالہ کردو کہ اسکو قصاصًا قتل کرے ورنہ اسکا خون بہا ادا کرو۔ بنی نجار نے دیت میں سو اونٹ مقیس کو دیدئے جب دونوں آدمی اونٹ لیکر مدینہ کیطرف روانہ ہوئے راستہ میں مقیس کو شیطان نے ورغلایا اسنے اپنے ہمراہی فہری کو پتھر سے شہید کر ڈالا اور اونٹ پر سوار ہوکر باقی اونٹ ہانکا کر مرتد ہوگیا اور مکہ چلا آیا اسوقت یہ آیت اتری (اسباب النزول ص ۱۲۰ للواحد)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ الآیۃ ۹۴ :شان نزول :۔ بنو سلیم کا ایک شخص بکریاں چراتا ہوا صحابہؓ کی ایک جماعت کے پاس سے گذرا اور سلام کیا تو صحابہ آپس میں کہنے لگے یہ مسلمان تو ہے نہیں صرف اپنی جان بچانے کیلئے سلام کرتا ہے چنانچہ اسے قتل کردیا اور بکریاں لیکر چلے آئے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر ابن کثیر اردو پ ۵ ص ۸۳)

غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ الآیۃ ۹۵ :شان نزول :۔ جب آیت لایستوی القاعدون من المومنین الخ نازل ہوئی آپؐ نے حضرت زید کو بلاکر اسے لکھوا رہے تھے کہ حضرت ابن ام مکتوم نابینا آئے اور کہنے لگے حضورؐ میں تو نابینا ہوں اسپر الفاظ غیر اولی الضرر نازل ہوئے (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۵)

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الآیۃ ۹۷ :شان نزول :۔ ایسے لوگ جو اپنے ایمان کو مخفی رکھتے تھے وہ بدر کی لڑائی میں کافروں کے ساتھ آگئے تو مسلمانوں کے ہاتھوں میں ان میں سے بعض مارے گئے جسپر مسلمان غمگین ہوئے کہ افسوس یہ تو ہمارے ہی بھائی تھے اور ہمارے ہی ہاتھوں مارے گئے انکے لئے استغفار کرنے لگے اسپر یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷)

وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الآیۃ ۱۰۲ :شان نزول :۔ حضرت ابو عیاشؓ (زرقی) فرماتے ہیں عسفان میں ہم نبی کریمؐ کیساتھ تھے خالد بن ولید اسوقت کفر کی حالت میں تھے اور مشرکین کے لشکر کے سردار تھے یہ لوگ ہمارے سامنے پڑے تھے، تھے یہ قبلہ رخ، ظہر کی نماز جب ہم نے ادا کی تو مشرکوں کے منہ میں پانی بھر آیا اور وہ کہنے لگے افسوس ہم نے موقع ہاتھ سے کھو دیا وقت تھا کہ یہ ادھر نماز میں مشغول تھے اور ہم انپر دفعۃً دھاوا بولدیتے پھر ان میں سے بعض جاننے والوں نے کہا خیر کوئی بات نہیں اسکے بعد انکی اور ایک نماز کی وقت آرہا ہے اور وہ نماز تو انہیں اپنے بال بچوں سے بھی زیادہ عزیز ہے اسوقت سہی پس ظہر و عصر کے درمیان اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیلؑ کو نازل فرمایا اور یہ آیت اتری چنانچہ عصر کی نماز کے وقت ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا ہم نے ہتھیار سجالئے اور اپنی دو صفیں کرکے حضورؐ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوگئے "وفی آخر الحدیث قال" یہ صلوۃ خوف ایک بار تو آپؐ نے عسفان میں پڑھی اور دوسری مرتبہ بنو سلیم کی زمین میں پڑھی تھی (تفسیر ابن کثیر اردو پ ۵ ص ۹۴ از ابو داؤد و نسائی)

Scanned by CamScanner

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق الایۃ ۱۰۵

شان نزول :۔ ابن مردویہ میں ہے کہ انصار کا ایک گروہ ایک جہاد میں حضور کیساتھ تھا وہاں ایک شخص کی چادر کسی نے چرالی اور اسکا گمان اس چوری کا طعمہ ابن ابیرق کی طرف تھا حضور کی خدمت میں یہ قصہ پیش ہوا چور نے اس چادر کو ایک شخص کے گھر میں اسکی بے خبری میں ڈالدیا اور اپنے قبیلے اور کنبہ والوں سے کہا میں نے چادر فلاں کے گھر میں ڈالدی ہے تم رات کو حضور کے پاس جاؤ اور آپ سے ذکر کرو کہ ہمارا ساتھی تو چور نہیں چور فلاں ہے اور پتہ لگالیا ہے کہ چادر بھی اسکے گھر میں موجود ہے پس آپ ہمارے ساتھی کی تمام لوگوں کے روبرو برأت کردیجئے اور اسکی حمایت کیجئے ورنہ ڈر ہے کہ کہیں وہ ہلاک نہ ہوجائے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اسپر یہ آیتیں اتریں۔ اور جو لوگ اپنے جھوٹ کو پوشیدہ کرکے حضور کے پاس آئے تھے انکے بارے میں یستخفون من الناس الایۃ سے دو آیتیں اتریں (تفسیر ابن کثیر اردو پ۵ صـ۹۷)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ الایۃ ۱۱۵ :شان نزول :۔ ضحاک نے فرمایا کہ قریش کے ایک جماعت مدینہ میں آکر اسلام لائے پھر انہوں نے مرتد ہوکر مکہ کی طرف لوٹ گئے۔ انکے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جز۵ صـ۳۸۵)

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا الایۃ ۱۱۷ :شان نزول :۔ یہ آیت مشرکین مکہ کے بارے میں اتری جنہوں نے الگ الگ عورتوں کی شکل کے بت بنا رکھے تھے اور عورتوں ہی کی طرح انکے نام لات ومنات وعزی تجویز کر چھوڑے تھے یہ لوگ انکو سجدہ بھی کرتے تھے اور پوجتے بھی تھے۔ انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی جز۵ صـ۳۸۷ وغیرہ)

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ الایۃ ۱۲۳/۱۲۵ :شان نزول :۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ اہل کتاب اور مسلمانوں میں چرچا ہونے لگا اہل کتاب تو یہ کہکر اپنی فضیلت جتارہے تھے کہ ہمارے نبی تمہارے نبی سے پہلے کے ہیں اور ہماری کتاب بھی تمہاری کتاب سے پہلے کی ہے۔ اور مسلمان کہہ رہے تھے کہ ہمارے نبی خاتم الانبیا ہیں اور ہماری کتاب اگلی کتاب کی فیصلہ کرنے والی ہے۔ اسپر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (مختصر ابن کثیر ج۱ صـ۴۳۹)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ الایۃ ۱۲۵ :شان نزول :۔ جب آیت ومن یعمل من الصالحات نازل ہوئی۔ تو اہل کتاب نے کہا کہ مسلمانو! اب تو ہم تم دونوں برابر ہوگئے۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ الایۃ ۱۲۷ :شان نزول :۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں اس سے مراد وہ شخص ہے جسکی پرورش میں کوئی یتیم بچی ہے۔ جسکا ولی اور وارث بھی وہی ہے اور مال میں شریک ہوگیا ہے۔ اب یہ چاہتا ہے کہ اس یتیمہ سے وہ نکاح کرلیں۔ اس بناء پر اور جگہ کی شادی روکتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں یہ آیت اتری ہے۔ مختصر ابن کثیر ج۱ صـ۴۴۱

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا الایۃ ۱۲۸ :شان نزول :۔ محمد بن مسلم کی صاحبزادی... حضرت رافع بن خدیج کے گھر میں تھیں۔ بوجہ بوڑھاپے کے یا اور کسی امر کے یہ انہیں چاہتے نہ تھے۔ یہاں تک کہ طلاق دینے کا ارادہ کرلیا۔ اس پر انہوں نے کہا آپ مجھے طلاق تو دیجئے نہیں ہاں جو آپ چاہیں وہ مجھے منظور ہے۔ اس پر یہ آیت اتری۔ ابن کثیر پ۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الایۃ ۱۳۶ :شان نزول :۔ چند مسلمانان اہل کتاب مثلاً عبد اللہ بن سلام وغیرہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے رسول اللہ ہم آپ پر اور قرآن مجید پر اور موسیٰ وعزیر پر اور توریت پر ایمان لائے اسکے علاوہ اور کسی کو نہیں مانتے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ بیہقی)

Scanned by CamScanner

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ الآیۃ ۱۴۸ ۔ شان نزول :۔ ایک شخص مدینہ طیبہ میں کسی قوم کے مہمان ہوئے اور کھانا طلب کیا۔ اس قوم نے جیسا کہ چاہئے تھا انکی مہمانداری نہ کی اسپر انہوں نے لوگوں سے اس قوم کی شکایت کی اور اسکو شہرت دی۔ اسپر یہ آیت اتری۔ (روح المعانی ج۶ ص۲)

یَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتَابِ ۔ الآیۃ ۱۵۳ ۔ شان نزول :۔ یہود نے حضور سے درخواست کی کہ جسطرح موسیٰؑ پر لکھی لکھائی توریت شریف ایک دفعہ اتری تھی۔ اسی طرح کی کوئی کتاب اے محمدؐ تم پر اگر اترے تو ہم ایمان لائیں۔ چونکہ انکی درخواست محض عناد پر تھی اسلئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب وغیرہ) (اسباب النزول للواحدی ۱۳۸ وغیرہ)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا اَنْزَلَ ۔ الآیۃ ۱۶۶ ۔ شان نزول :۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "کہ ہم نے آپکی طرف وحی بھیجی" تو یہود بولے کہ ہم تو آپکی رسالت کی شہادت نہیں دیتے۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (ابن جریر وغیرہ)

یَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ ۔ الآیۃ ۱۷۱ شان نزول :۔ نصاریٰ کے چار فرقے تھے۔ یعقوبیہ وملکانیہ نے تو کہا کہ عیسیٰؑ خود ہی اللہ ہیں (معاذ اللہ) اور نسطوریہ نے کہا کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور مرقوسیہ نے کہا کہ عیسیٰؑ تین اللہ میں سے تیسرے ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (اسباب النزول للواحدی ص ۱۳۸)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ ۔ الآیۃ ۱۷۲ شان نزول :۔ نجران کے عیسا... ئیوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ آپ ہمارے عیسیٰؑ کو عیب لگاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کس بات سے انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور آپ انکو اللہ کے بندہ اور رسول بتاتے ہیں۔ اس سے انکی کسرِ شان ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندہ بننا تو کسی پر عار نہیں اور نہ کسی کو اس سے انکار ہو سکتا ہے۔ اسوقت آپکی تصدیق میں یہ آیت اتری (اسباب النزول للواحدی ۱۳۹ وغیرہم)

یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۔ الآیۃ ۱۷۶ شان نزول :۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ میں اپنی بیماری میں بے ہوش پڑا تھا جب خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ تو آپؐ نے وضو کیا اور وہ پانی مجھ پر ڈالا جس سے مجھے افاقہ ہوا۔ میں نے کہا کہ حضور میں وارثوں کے لحاظ سے کلالہ ہوں میری میراث کیسے بٹے گی اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فرائض نازل فرمائی۔ (تفسیر ابن کثیر اردو پ ۶ ص ۳۸ از بخاری)

سورۃ المائدۃ

یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ الآیۃ ۱ شان نزول :۔ اہل جاہلیت اپنے نفسانی... خواہشات سے بلا حکم خداوندی اپنے اوپر بہت چوپائے حرام کر رکھے تھے انکی تردید میں شروع سورۂ مائدہ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں

یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا ۔ الآیۃ

شان نزول :۔ حضورؐ نے ہجرت سے چھٹے برس عمرہ کیلئے مکہ معظمہ کا قصد فرمایا۔ جب رسول اللہؐ مکہ کے متصل ایک مقام.. حدیبیہ پر آکر خیمہ زن ہو گئے تو مشرکین مکہ نے طواف کعبہ سے مسلمانوں کو منع کیا آپؐ نے فرمایا کہ میں جنگ کیلئے نہیں آیا اگر طواف نہیں کرنے دوگے تو میں واپس چلا جاؤنگا۔ آخر ایک عہدنامہ لکھا گیا حضورؐ مع صحابہؓ واپس چلے گئے۔ صحابہ میں اس سے سخت جوش پیدا ہو گیا تھا اور کچھ اسلام کی ترقی ہو جانے کے باعث صحابہ نے بدلہ لینے کی یہ تدبیر اختیار کی کہ مشرکین کے قافلوں کو جو حج بیت اللہ کیلئے جاتے تھے روکنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اسلئے یہ آیتیں اس فعل سے ممانعت میں نازل ہوئیں۔ (زاہدی)

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔ الآیۃ ۳ شان نزول :۔ جب حضورؐ کی بعثت کا اصل مقصد یعنی تمام قوانین اسلام پورا ہو گئے تو مکہ میں حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز جبکہ آپؐ عضباء

نامی ناقہ پر سوار تھے یہ آیت نازل ہوئی۔ يَسْئَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ۔ الآیہ شان نزول: ابن ابی حاتم
میں ہے کہ قبیلۂ طائی کے دو شخصوں حضرت عدی بن حاتم اور زید بن مہلہل نے حضورؐ سے پوچھا کہ مردہ جانور تو حرام ہو چکا اب
حلال کیا ہے؟ اسپر یہ آیت اتری۔ (تفسیر ابن کثیر اردو پ ۶ صفحہ ۱۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ۔ الآیہ شان نزول: حضرت عائشہ صدیقہ
ام المومنین کا بیان ہے کہ میرے گلے کا ہار بیدا میں گر پڑا ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے حضورؐ نے اپنی سواری روکی اور میری گود
میں سر رکھکر سو گئے اتنے میں میرے والد حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس تشریف لائے اور مجھ پر بگڑنے لگے کہ تونے ہار کھو کر لوگوں کو
روکدیا اور مجھے طعنہ مارنے لگے جس سے مجھے تکلیف ہوئی لیکن اس خیال سے کہ حضورؐ کی نیند میں خلل اندازی نہ ہو میں
ہلی جلی نہیں۔ حضورؐ جب جاگے اور صبح کی نماز کا وقت ہو گیا اور پانی کی تلاش کی گئی تو پانی نہ ملا اسپر یہ پوری آیت نازل ہوئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ الآیہ (تفسیر ابن کثیر پ ۶ صفحہ ... از بخاری)
شان نزول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل میں اترے لوگ ادھر ادھر سایہ دار درختوں کی تلاش میں لگ گئے۔
آپؐ نے اپنے ہتھیار ایک درخت پر لٹکا دیئے۔ ایک اعرابی نے آکر آپکی تلوار اپنے ہاتھ میں لے لی اور اسے کھینچ کر آنحضرتؐ کے پاس
کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اب بتا مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے فوراً جواب دیا کہ اللہ عزوجل۔ اس نے پھر یہی سوال
کیا اور آپ نے پھر یہی جواب دیا تیسری مرتبہ کے جواب کیساتھ ہی اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اب آپؐ نے صحابہ کو آواز دی اور جب
وہ آ گئے تو ان سے سارا واقعہ کہہ سنایا اعرابی اسوقت بھی موجود تھا لیکن آپؐ نے اس سے کوئی بدلہ نہ لیا اس اعرابی کا نام صحیح
حدیثوں میں غورث بن حارث آیا ہے۔ اور ایک روایت میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے آپکو اور آپکے صحابہ کو قتل
کرنے کی ارادہ سے زہر ملا کر کھانا پکا کر دعوت کر دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپکو بذریعۂ وحی مطلع کرادیا اور آپؐ بچ رہے
اسپر یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۹۶/۹۵)

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا الآیہ
شان نزول: ایک بار یہودی رجم کی آیت دریافت کرنے پر آپؐ نے فرمایا کہ تم میں زبردست عالم کون ہے سب نے
ابن صوریا کیطرف اشارہ کیا جو حقیقت میں علماء یہود کے اندر بڑا عالم تھا۔ حضورؐ نے اسکو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کہ
تجھ کو اسی اللہ کی قسم جس نے موسیٰ پر توریت اتری۔ ایمانا سچ سچ بتا۔ کیا تمہارے ہاں زنا کے جرم کی سزا رجم نہیں ہے؟
اس نے جواب دیا کہ اے محمد اب تم نے قسم دلائی اور قسم بھی سخت قسم اسلئے مجھ کو ظاہر کرنی پڑی۔ اصلی بات یہ ہے کہ
بیشک ہمارے ہاں بھی مسلمانوں کی طرح زنا کی سزا رجم ضرور ہے۔ لیکن جب ہم میں زنا کی کثرت ہوئی تو لوگ کم ہو جانے کی
خوف سے رجم کی حکم کو ہم خود ہی بدلدیا اب اگر کسی سے زنا صادر ہو جاتا ہے تو اسکو سو درے مارتے ہیں اور سر منڈا دیتے ہیں
اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ الآیہ
شان نزول: رسول اللہؐ کے پاس نعمان بن اضاء وغیرہ آئے اور گفتگو کی آپؐ نے انکو اللہ کیطرف بلایا اور اسکے عذاب سے
انکو ڈرایا تو جواب میں انہوں نے کہا کہ اے محمد ہم تو ڈرتے نہیں ہم تو اللہ کی قسم اسکے بیٹے اور دوست واحباب ہیں۔ انکی تردید
یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ج ۶ ص ۱۲۰) يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا۔ الآیہ
شان نزول: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے یہود کو اسلام کی طرف دعوت دی اور خوب رغبت دلائی۔

Scanned by CamScanner

تو معاذ بن جبل وغیرہ نے یہود سے کہا کہ اے یہود اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور تم انکے مبعوث ہونے سے پیشتر ہم سے انکا ذکر کیا کرتے تھے اور انکی ساری صفتیں اپنی کتاب میں پڑھ کر ہم سے بیان کیا کرتے تھے تو رافع بن حرملہ وغیرہ نے کہا کہ ہم نے تم سے یہ کب کہا تھا بلکہ اصلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کے بعد کوئی کتاب ہی نہیں بھیجی اور نہ کسی ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا کو بھیجا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ۔ الآیۃ ۳۳ شان نزول:۔ اہل عرینہ جب مسلمان ہو کر ہجرت کر گئے اور مدینہ میں آرہے تو مدینہ کی آب وہوا انکو موافق نہ آئی بیمار ہو گئے تو کہنے لگے یارسول اللہ ہمکو کوئی علاج بتائیے۔ یہ سنکر حضورؐ نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ جو جنگل میں چرنے جاتے ہیں انکا دودھ اور پیشاب پیا کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چند ہی روز میں تندرست ہو گئے اور اسلام سے مرتد ہو کر چرواہے کو قتل کر کے تمام اونٹ ہنکالے گئے حضورؐ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے صحابہ کو انکے پیچھے دوڑایا کہ انہیں پکڑلاؤ۔ چنانچہ یہ گرفتار کئے گئے اور حضورؐ کے سامنے پیش کئے گئے۔ پھر انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائیاں ..... پھیری گئیں اور دھوپ میں پڑے ہوئے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ انسؓ نے فرمایا کہ میں انہوں میں سے ایک کو دیکھا کہ موت کے وقت انکی پیاس کے مارے یہ حالت تھی کہ زمین چاٹ رہی تھی۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ج ا ص ۵۱۱)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ الآیۃ ۴۱

شان نزول:۔ مروی ہے کہ یہ آیت ان یہودیوں کے بارے میں اتری تھی جن میں ایک کو دوسرے نے قتل کر دیا تھا۔ اب کہنے لگے کہ حضورؐ کے پاس چلیں اگر آپؐ دیت یا جرمانے کا حکم دیں تو منظور کر لیں گے اور اگر قصاص بدلے کو فرمائیں تو نہیں مانیں گے۔ لیکن آیت کے متعلق صحیح روایت یہ ہے کہ وہ ایک زناکار کو لے کر آئے تھے کہ انکی کتاب توراۃ میں دراصل حکم تو یہ تھا کہ "شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا جائے لیکن انہوں نے اسے بدل دیا تھا اور سو کوڑے مار کر منہ کالا کر کے اور الٹا گدھے پر سوار کر کے رسوائی کر کے چھوڑ دیتے تھے۔ جب ہجرت کے بعد ان میں سے کوئی زناکاری کی جرم میں پکڑا گیا تو یہ کہنے لگے کہ آؤ حضورؐ کے پاس چلیں اور آپؐ سے اسکے بارے میں سوال کریں اگر آپ بھی وہی فرمائیں جو ہم کرتے ہیں تو اسے قبول کرینگے اور خدا کے ہاں بھی یہ ہماری سند ہو جائیگی اور اگر رجم کو فرمائیں تو نہیں مانیں گے
مختصر ابن کثیر ج ا ص ۵۱۸

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ الآیۃ

شان نزول:۔ آیت مذکورہ کا شان نزول بعض مفسرین نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کا باہم قصاص و خون بہا لے نہیں انصاف پر قائم نہ رہنا بیان کیا۔ (صاوی وغیرہ) وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔ الآیۃ ۴۹ شان نزول:۔ یہودیوں کے چند بڑے بڑے عالم اور رئیسوں نے آپس میں ایک میٹنگ کر کے حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپؐ جانتے ہیں اگر ہم آپؐ کو مان لیں تو تمام یہود آپکی نبوت کا اقرار کر لیں گے اور ہم آپکو ماننے کیلئے تیار ہیں آپ صرف اتنا کیجئے کہ ہم میں اور ہماری قوم میں ایک جھگڑا ہے اسکا فیصلہ ہمارے مطابق کر دیجئے آپؐ نے انکار کر دیا اور اسی پر یہ آیتیں اتریں (ابن کثیر اردو ص ۱۰۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ۔ الآیۃ

شان نزول:۔ حضرت عبادہ ابن صامتؓ نے ایک دن خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضورؐ میں یہود کی دوستی سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں مجھ کو اللہ و رسولؐ کی دوستی کافی ہے۔ یہ سنکر عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ میں تو گردش زمانہ سے خائف ہوں میں تو یہودیوں اور نصاریٰ سے قطع تعلق نہیں کر سکتا اسوقت یہ آیت اتری (قرطبی ج ۶ ص ۲۱۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ۔ الآیۃ ۵۴

Scanned by CamScanner

شانِ نزول :۔ محمد بن کعب فرماتے ہیں یہ آیت سرداران قریش کے بارے میں اتری ہے۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ خلافت صدیقی میں جو لوگ اسلام سے پھر گئے تھے انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۲۸)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الایۃ ۵۵ ۔ شانِ نزول :۔ حضرت علیؓ نماز کے رکوع میں تھے کہ ایک سائل آگیا تو آپ اپنے انگوٹھی اتار کر اسے دیدی اسکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ لیکن امام تفسیر علامہ ابن کثیر سند صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اس واقعہ کو بالکل غیر صحیح کہکر یہاں اس شان نزول کو بیان کیا جو آیت نمبر ۵۱ میں بیان کیا گیا (ابن کثیر اردو ج ۲ ص ۱۱۱)

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الایۃ ۵۸

ایک نصرانی مدینہ میں تھا اذان میں جب اشہد ان محمدا رسول اللہ سنتا تو کہتا "کذاب جل جائے" ایک مرتبہ رات کو اسکی خادمہ گھر میں آگ لائی۔ کوئی پتنگا اڑا جس سے گھر میں آگ لگ گئی۔ وہ شخص اور اسکا گھر و بار سب جل کر خاک ہو گیا۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی رواہ ابن جریر ۔۔ (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۲۹) قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ الایۃ ۵۹

شانِ نزول :۔ کفار نے کہا کہ ہم کسی دین کو تمہارے دین سے زیادہ برا نہیں جانتے۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی (طبرانی درمنثور)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ الایۃ ۶۴ شانِ نزول :۔ عکرمہ نے کہا فنحاص یہودی کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ کہتا تھا "اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں" نیز اسکا دوسرا قول یہ بھی تھا کہ خدا فقیر ہے اور ہم غنی ہیں جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسے پیٹا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ شاس بن قیس نے کہا یہ تمہارا رب بخیل ہے خرچ نہیں کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۳۲)

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ الایۃ ۶۷

شانِ نزول :۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں جب آیت یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الخ نازل ہوئی۔ تو حضورؐ نے فرمایا اے رب میں اکیلا ہوں اور یہ سب ملکر مجھ پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ میں کیونکر تعمیل کرونگا اسوقت یہ آیت اتری۔ پھر فرمایا کہ تجھے لوگوں سے بچالینا میرے ذمہ ہے (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۳۴) وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ع ۶۷

شانِ نزول :۔ حضورؐ کافروں کے خوف سے رات کے وقت اپنی حفاظت کراتے اللہ رب العزت نے جب یہ آیت نازل فرمائی آپؐ نے ارشاد فرمایا لوگو اپنے اپنے گھر چلے جاؤ اب میری حفاظت میرے مولیٰ نے اپنے ذمہ لے لی (ترمذی ج ۲ ص ۱۳۵)

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ الایۃ ۶۸ ۔ شانِ نزول :۔ سلام بن مشکم وغیرہ ایک مرتبہ حضورؐ سے کہا کہ تم تو اپنے آپکو ملت ابراہیمی پر بتلاتے ہو اور ہماری کتاب پر بھی ایمان رکھنے کو کہتے ہو پھر ہمکو کافر کیوں بتلاتے ہو آپؐ نے فرمایا بیشک۔ لیکن تم نے اپنی کتاب بدلدی اور اللہ تعالیٰ کے احکام چھپالئے اس پر وہ لوگ بولے کہ نہیں ہم تو حق اور اپنے دین اور ہدایت پر قائم ہیں انکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن ولباب)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الایۃ ۸۲

شانِ نزول :۔ مروی ہے کہ یہ آیتیں اس وفد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جسے نجاشی نے حضورؐ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ وہ آپؐ سے ملیں حاضر خدمت ہو کر آپکے حالات وصفات دیکھیں اور آپکا کلام سنیں جب آئے آپ سے ملے اور آپکی زبان مبارک سے قرآن کریم سنا تو ان کے دل نرم ہوگئے بہت روئے دھوئے اور اسلام قبول کیا اور واپس جاکر نجاشی سے سب حال کہا۔ نجاشی اپنی سلطنت چھوڑ کر حضورؐ کیطرف ہجرت کر کے آنے لگے لیکن راستے میں ہی انتقال ہو گیا (ابن کثیر پ ۷ ص ۱۲)

Scanned by CamScanner

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ الآیۃ ۸۷ شان نزول :۔ ابن عباسؓ سے
مروی ہے کہ یہ آیت اصحاب النبیؐ کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم اپنے آلات کو قطع اور ترک
شہوت کرنا چاہتے ہیں اور راہبوں کیطرح ادھر ادھر گھومتے رہیں اور دنیا سے بالکل بے نیاز ہوجائیں نبیؐ کو جب یہ اطلاع
ملی تو آپؐ نے انہیں بلا بھیجا اور پوچھا تو کہا ہاں ہمارا ایسا قصد ہے تو آپ نے فرمایا دیکھو ! میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں
اور روزہ نہیں بھی رکھتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی رہتا ہوں عورتوں سے بھی نکاح کرتا ہوں راہب بننا نہیں چاہتا
فمن اخذ بسنتی فھو منی ومن لم یاخذ بسنتی فلیس منی ۔ مختصر ابن کثیر ص۵۴۵ ج۱

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ الآیۃ ۸۹

شان نزول :۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جن صحابہ کرام نے اپنے اوپر پاکیزہ چیز کھانا اور پہننا اور نکاح کو حرام کیئیں جب انہوں پر
آیت لاتحرموا طیبات ما احل اللہ لکم نازل ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم ہمارے قسموں کیبارے میں کیا کرینگے اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمایا (قرطبی ص۲۶۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ الآیۃ ۹۰ ۔شان نزول :۔
ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انصار کے دو قبیلوں نے جمع ہوکر شراب پی جب شراب کی مستی چڑھی تو بعض نے کھیلنا
شروع کیا جب ہوش میں آئے تو انہوں نے اپنے چہرہ اور سر اور ڈاڑھی میں کچھ نشانات پائے تو کہنے لگے کہ یہ حرکت میرے ساتھ میرے
فلاں بھائی نے کی ہے اور وہ سب باہم بے کینہ بھائی تھے لیکن اب وہ کہنے لگے کہ اگر فلاں شخص میرے ساتھ مہربان اور رحم کھا
نے والا ہوتا تو ہرگز ایسی حرکت میرے ساتھ نہ کرتا ۔ اس وقت ان کے دلوں میں کینہ پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے شراب کی قطعی حرمت
بیان کرنے کو یہ آیت نازل فرمائی (نسائی وغیرہ)

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الآیۃ ۹۳ ۔ شان نزول :۔ ص میں لکھا گیا وہاں ملاحظہ ہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ الآیۃ ۹۵ شان نزول :۔ عمرۂ حدیبیہ کے سال میں جبکہ
اسلامی لشکر مکہ معظمہ سے باہر مقام حدیبیہ پر پڑا تھا اور کفار مکہ نے اندر آنے سے منع کرتے تھے اسوقت شکاری جانور انکے خیمو
ں میں گھس گھس آتے تھے یہ لوگ احرام کے حالت میں تھے مگر چونکہ ہاتھوں اور نیزوں سے بہ آسانی شکار کرسکتے تھے اسلئے
انکو پکڑنے اور شکار کرنیکا قصد ہوہی گیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی

وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ الآیۃ ۹۵ ۔ شان نزول :۔ اسی حدیبیہ کے سال جبکہ مکہ
کے باہر مسلمانوں کا پڑاؤ تھا اور مشرکین مکہ میں داخل ہونے سے منع کر رہے تھے اور شکاری جانوروں کی خوب کثرت تھی ایک
جنگلی گائے سامنے سے ظاہر ہوا ۔ ابوالیسرؓ اس پر حملہ کیا یہاں تک کہ اسکو شکار کرلیا لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے حالت
احرام میں شکار کیا سخت نازیبا حرکت کی اسوقت یہ پریشان ہوئے ۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ الآیۃ ۱۰۰ شان نزول :۔ واحدی نے ذکر فرمایا تحقیق کہ جب
نبیؐ نے شراب حرام ہونیکا ذکر فرمایا تو ایک اعرابی کھڑا ہوکر بولا کہ اے رسول اللہؐ میری سوداگری شراب ہی سے تھی اسی سے
میں نے کچھ مال جمع کیا ہے کیا اگر میں اس مال کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کروں تو کچھ فائدہ ہوگا ؟ نبی کریمؐ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیزوں کو قبول فرماتے ہیں ۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق کیلئے یہ آیت نازل فرمائی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الآیۃ ۱۰۱

Scanned by CamScanner

شان نزول :۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ ہر سال ؟ تو آپ خاموش ہوگئے۔ دوبارہ سوال کیا کہ ہر سال ؟ آپ پھر خاموش ہوگئے۔۔۔ تیسری مرتبہ پھر پوچھا تو فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال تم پر حج واجب ہو جائیگا جسکی تم قدرت نہ رکھوگے اور اگر ادا نہ کروگے تو کافر ہو جاؤگے۔ چنانچہ ممانعت سوال کی آیت اتری۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ لوگ نبیؐ سے ظرافت اور خوش طبعی کے طور پر بھی پوچھتے تھے کہ میرا باپ کون ہے ؟ کوئی کہتا کہ میری گم شدہ ناقہ کہاں ہے۔ چنانچہ سوالات سے ممانعت کی آیت اتری۔ (تفسیر ابن کثیر اردو پ۷ ص۲۵)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ۔ الآیہ ۱۰۶ ۔ شان نزول :۔ تمیم داری اور اسکا بھائی عدی عیسائی تھے بدیل عمرو بن عاص کے غلام مسلمان مہاجر کیساتھ ملکر ملک شام میں تجارت کو گئے وہاں جاکر بدیل کا وقت اخیر آیا تو کل اسباب کی فہرست لکھ کر اسباب میں خفیہ رکھدی اور اسباب کو ان دونوں بھائیوں ۔ حوالہ کیا اور وصیت کی کہ میرے وارثوں کو دیدینا ان اسباب میں چاندی کی ایک پیالہ بھی تھا جسکی قیمت تین سو مثقال تھی وہ تو مرگیا۔ اور انہوں نے مدینہ میں آکر سب اسباب دیدیا لیکن پیالہ رکھدیا وارثوں نے فہرست دیکھکر پیالہ کا مطالبہ کیا اس وقت خدمت اقدس میں یہ قصہ پیش کیا تو یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی جز۶ ص۳۴۶ از بخاری و دارقطنی) ۔

سورۃ انعام :۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ ۔ الآیہ ۷

شان نزول :۔ نضر بن حارث وغیرہ ایک مرتبہ حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد ہم تم پر ایمان نہ لائینگے تاوقتیکہ چار فرشتہ کھلم کھلا آسمان سے نہ اتریں جس کے پاس ایک کتاب ہو اور اسمیں تمہاری تصدیق ہو کہ تم بیشک اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہو اور وہ فرشتہ بھی گواہی دے کہ ہاں محمد اللہ کا پیغمبر ہے انکے جواب میں یہ آیت اتری (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۱۱۲ از خطیب)

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۔ الآیہ ۱۹ شان نزول :۔ ایک مرتبہ کفار حضورؐ کے خدمت میں حاضر ہو بولے کہ ہمکو ایسا شخص بتلاد جو تمہاری نبوت و صداقت کی گواہی دیتا ہو کیونکہ ہمکو کوئی ایسا شخص نہیں ملتا۔ اور اس زمانہ کے اہل علم یہود و نصاریٰ سے ہم نے آپ کے متعلق دریافت کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ ہماری کتاب میں تو انکا کوئی تذکرہ نہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (جلالین ص۱۱۳)

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ الآیہ ۲۵

شان نزول :۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ ابوسفیان و ابوجہل و نضر وغیرہم جس وقت قرآن مجید رسول اللہؐ تلاوت فرماتے سنتے کان لگاکر سنتا۔ لیکن کوئی کچھ سمجھتے نہ تھے چنانچہ سب نے ایک دفعہ نضر سے پوچھا کہ محمد کیا بولتے ہیں ؟ نضر نے کہا میں تو۔۔ سمجھتا نہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں لیکن انکے ہونٹ ہلتے دیکھتا ہوں اور پرانی کہانیاں سناتے ہیں جیسا کہ میں تمکو سنایا کرتا تھا ابو سفیان نے کہا کہ میں انکے بعض کو حق سمجھتا ہوں تو ابوجہل نے کہا ہرگز نہیں۔ پس اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۱۱۳ از تفسیر کبیر

وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ وَیَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۔ الآیہ ۲۶

شان نزول :۔ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی جو کفار مکہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت سے منع کرتے تھے۔ لیکن خود محمدؐ پر ایمان نہیں لاتے تھے سامنے ابوطالب کی تین شعر ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو کس قدر رسول اللہ کا پاس اور آپکے دین کی حمایت مقصود تھی۔

کما قال ابوطالب ؎

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ + مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّةِ دِیْنًا =

Scanned by CamScanner

لولا الملامة او حذاری مسبة + لوجدتنی سمحا بذاك مبینا
فاصدع بامرك ما علیك غضاضة + حتی اوسد فی التراب دفینا (ابن کثیر ۶۳)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ ۔ الآیۃ ۳۳

شان نزول :۔ اخنس بن شریک منافق ایک مرتبہ ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم آپ مجھے خبر دیجئے کہ محمد سچے ہیں یا جھوٹے ؟ یہاں میرے اور تمہارے سوا کوئی نہیں جو ہماری بات سن سکے تو ابوجہل نے کہا قسم بخدا محمد سچا ہیں وہ کبھی جھوٹ نہیں بولا لیکن بات یہ ہے کہ جب بنو قصی ہی علم بردار ہوں ایام حج میں سقایت اور کلید برداری کعبہ کا بھی حق انہیں کو حاصل ہو پھر نبوت بھی انکی سب مان لیں تو پھر لقیہ قریش کیلئے رہ گیا کیا ؟ اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص ۱۱۴ از تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۲۰۵)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ۔ الآیۃ ۵۲ ۔ شان نزول :۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قریش کی جماعت نبیؐ کے پاس آئی وہاں حضرت خبابؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ اور عمارؓ بیٹھے ہوئے تھے تو ان عزت دار لوگوں نے کہا کہ اے محمدؐ تم نو قوم کے یہ لوگ پسند ہیں ؟ کیا یہی وہ لوگ ہیں کہ ہمیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا ہے ؟ اب ہم لنکے گروہ میں ملکر تمہارے تابع کیسے بن سکتے ہیں تم انہیں پاس سے ہٹا دو تو پھر ہم تمہاری پیروی کرینگے تو یہ آیت اتری تھی ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے انکار کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس بات کو سنکر آپکو کچھ خیال ہو چلا تھا تا کہ وہ سب اسلام لے آئیں (ابن کثیر اردو پ ۷ ص ۶۳ وغیرہ)

وَاِذَا جَاءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ۔ الآیۃ ۵۴

شان نزول :۔ چند مسلمان حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ ہمیں کوئی توبہ کی صورت بتائیے حضورؐ تھوڑی دیر وحی کا انتظار کیا اسی وقت انکو امید دلانے میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ قُلْ اَنَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ع ۷۱

شان نزول :۔ مشرکوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تم لوگ دین محمدی کو چھوڑ کر ہمارا راستہ اختیار کر لو اسوقت یہ آیت اتری ... اور بعض نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنے والد کو بتوں کی عبادت کیطرف بلایا ۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۸۹) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الآیۃ ۹۱ شان نزول :۔ یہ آیت قریش کی حق میں نازل ہوئی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کتاب نہیں اتری (ابن کثیر اردو ص ۹۵) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ع ۹۳

شان نزول :۔ عکرمہ اور قتادہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مسیلمۃ الکذاب کے بارے میں اتری ہے (تفسیر ابن کثیر اردو پ ۷ ص ۹۵)

وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ الآیۃ ۹۳ ۔ شان نزول ۔ نضر ابن حارث کے بارے میں اتری جو قرآن کریم کے معارضہ اور کلام الٰہی کے مقابلہ میں والطاحنات طحنا والعاجنات عجنا فالخابزات خبزا بنا کر لایا تھا (مدارک و معالم وغیرہ)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ ۔ الآیۃ ۱۰۰

شان نزول :۔ یہ آیت بددینوں کے بارے میں نازل ہوئی ۔ جنہوں نے صفت خلق میں ابلیس کو شریک کیا تھا اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ... آدمی اور چوپائے پیدا کیا ہے اور ابلیس نے درندے اور سانپ بچھو کو پیدا کیا ہے (کلبی وغیرہ) (اسباب النزول)

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ الآیۃ ۱۱۸ شان نزول :۔ کافر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تعجب ہے تم باوجود دیکھ اللہ کے معبود ہونیکا دعویٰ کرتے ہو اور پھر اپنے ہاتھ سے چھری کے ذبح کئے ہوئے کھا لیتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذبح کیا ہوا یعنی مردار جسکو اللہ نے مارا ہے نہیں کھاتے ہو ۔ یہ شبہ مسلمانوں نے کافروں سے سنکر جب رسول اللہؐ سے نقل کیا تب یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی ص ۱۲۸۲)

اَوَمَنْ كَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ الآیۃ ۱۲۲ شان نزول :۔ ابوجہل نے حضور کو گوبر پھینک مارا حضرت حمزہ ...

اسوقت اپنے شکار سے واپس آرہے تھے کسی نے ان سے ابوجہل کی اس ناشائستہ حرکت کی اطلاع کردی حمزہؓ کو غصہ آیا اور ابوجہل کو کمان پھینک ماری ابوجہل انکے سامنے عاجزی کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلیٰ تمکو معلوم ہے کہ محمد کیسی عجیب بات بیان کرتا ہے جس سے ہمارے عقلوں کو بیہودہ اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہکر ذلیل وخوار اور ہمارے باپ دادوں کے دین کی پوری مخالفت کرتے ہیں حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ تم سے زیادہ بیوقوف کون ہوگا تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر پتھر پوجتے ہو پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ بولکر حمزہؓ اسی وقت ... اسلام قبول کرلی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (اسباب النزول للواحدی ص۱۶۶) (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۱۲۳ از صاوی)

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۔ الآیۃ ۱۵۲

شان نزول :۔ جب آیت میں ناپ تول کے اندر برابری کا حکم آیا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کتنی ہی احتیاط کریں مگر ترازو کے دونوں پلونکا ایسا برابر ہوجانا کہ بال برابر بھی فرق نہو یہ ہماری قدرت سے باہر ہے اسوقت یہ آیت اتری۔ سُوْرَۃُ اَعْرَاف ۷

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ الآیۃ ۳۱ ۔ شان نزول :۔ ابن عباس کا یہ قول ہے کہ اہل عرب خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرتے تھے مرد تو دن میں اور عورتیں رات میں ۔ اور یہ کہا کرتے تھے کہ ہم ان کپڑوں میں کیسے طواف کریں جنمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرچکیں ہیں۔ اور ایام حج میں صرف اتنا کھاتے تھے کہ جس سے جان بچی رہے اور گوشت اور چربی بالکل نہ کھاتے تھے اسبات کو اپنے حج کی تعظیم کا باعث جانتے تھے مسلمانوں نے بھی قصد کیا کہ ہم بھی ایسے ہی کریں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ صاوی وغیرہ (اسباب النزول للواحدی ص۱۶۸)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ ۔ الآیۃ ۳۲ ۔ شان نزول :۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اہل عرب بیت اللہ کا عریاں طواف کرتے وقت اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر کپڑا پہننے کا حکم فرمایا (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۱۶)

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ ۔ الآیۃ ۱۵۷ شان نزول :۔ جب آیت وسعت رحمتی کل شیٔ نازل ہوئی تو یہود نے رحمت الٰہی کے آرزومند ہوکر بولے کہ ہم بھی اللہ کی آیتوں یعنی توریت پر یقین رکھتے تھے اور زکوٰۃ دیتے ہیں لہذا ہم اللہ تعالیٰ کے وسیع رحمت میں شامل ہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اُمَّةٌ ۔ الآیۃ ۱۵۹

شان نزول :۔ یہ آیت حضرت عبد اللہ بن سلام اور انکے ہمراہیوں کے متعلق نازل ہوئی. جو یہودی تھے اور حضور پر ایمان لے آئے تھے

وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ ۔ الآیۃ ۱۶۳ شان نزول :۔ رسول اللہ ﷺ یہود کو انکے کفر پر چھیڑا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم نے انبیاء کیساتھ اپنے باپ دادونکی پیروی کرتے ہوئے کفر کی کرتے ہو تو وہ جواب دیا کرتے تھے کہ ہمارے اصول باپ دادوں نے نہ کبھی اپنے رب کی مخالفت کی اور نہ اپنے نبیونکیساتھ کفر کیا اور جو کچھ اس قریہ میں واقعہ گذرا اسکو یہ لوگ چھپاتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اس واقعہ کی کسی دوسرے کو مطلقاً خبر نہیں ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع کردی (جلالین ص۱۴۳)

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ ۔ الآیۃ ۱۷۵

شان نزول :۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیتیں بلعم بن باعوراء جو بنی اسرائیل کے ایک بڑے عالم اور مستجاب الدعوات شخص تھے اسکے بارے میں اتری واقعہ یہ ہے کہ جب غرق فرعون اور فتح مصر کے بعد حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو قوم جبارین سے جہاد کرنیکا حکم ملا ۔ جبارین نے دیکھا کہ موسیٰ بنی اسرائیل کا تمام لشکر لیکر پہنچ گئے ۔ اور انکے مقابل قوم فرعون کا غرق وغارت ہونا انکو پہلے سے معلوم ہوچکا تھا تو انکو فکر ہوئی اور سب جمع ہوکر بلعم بن باعوراء کے پاس آکر کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ انکو ہمارے مقابلہ سے واپس کردیں ۔ وجہ یہ تھی کہ بلعم کو اسم اعظم معلوم تھا وہ اسکے ذریعہ جو دعا کرتا تھا قبول ہوتی تھی بلعم نے کہا افسوس ہے تم کیسی بات کہتے ہو وہ اللہ کے نبی ہیں انکے ساتھ اللہ کے فرشتے ہیں میں انکے خلاف بد دعا کیسے کرسکتا ہوں اگر میں ایسا کروں تو میرے دین و دنیا

دونوں تباہ ہو جائینگے ان لوگوں نے بے حد اصرار کیا تو اسپر بلعم نے کہا کہ اچھا میں اپنے رب سے اس معاملہ میں معلوم کرلوں کہ ایسی دعا کرنیکی اجازت ہے یا نہیں اسنے اپنے معمول کے مطابق معلوم کرنے کیلئے استخارہ یا کوئی عمل کیا خواب میں اسکو بتلایا گیا کہ ہرگز ایسا نکرے اس نے قوم کو بتلادیا کہ مجھے بددعا کرنے سے منع کر دیا گیا ہے اسوقت قوم جبارین نے بلعم کو کوئی بڑا ہدیہ پیش کیا جو در حقیقت رشوت تھی اسنے بیوی کی مشورہ و رضاجوئی کیلئے رشوت قبول کرلیا اور مال کی محبت نے اسکو اندھا کر دیا تھا اس نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے خلاف بددعا کرنا شروع کردیا ۔ اسوقت قدرت الہیہ کی عجیب کرشمہ یہ ظاہر ہوا کہ وہ جو کلمات بددعا کے حضرت موسیٰ اور انکے قوم کیلئے کہنا چاہتا تھا اسکی زبان سے وہ الفاظ بددعا خود اپنی قوم جبارین کیلئے نکلے وہ چلا اٹھے کہ تم تو ہمارے لئے بددعا کر رہے ہو بلعم نے جواب دیا کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے میری زبان اسکی خلاف پر قادر نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس قوم پر بھی تباہی نازل ہوئی اور بلعم کو یہ سزا ملی کہ اسکی زبان اسکے سینہ پر لٹک گئی اب اس نے اپنے قوم سے کہا کہ میری تو دنیا و آخرت دونوں تباہ ہوگئی اب دعا تو میری چلتی نہیں لیکن میں تمہیں ایک چال بتاتا ہوں جسکے ذریعہ تم موسیٰ کے قوم پر غالب آسکتے ہو وہ یہ ہے کہ تم اپنے حسین لڑکیوں کو مزین کرکے بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیجدو اور انکو یہ تاکید کردو کہ بنی اسرائیل کے لوگ انکے ساتھ جو کچھ کریں کرنے دیں رکاوٹ نہ بنیں یہ لوگ مسافر ہیں اپنے گھروں سے مدت کے نکلے ہوئے ہیں اس تدبیر سے ممکن ہے کہ یہ لوگ حرام کاری میں مبتلا ہو جائینگے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرام کاری انتہائی مبغوض چیز ہے جس قوم میں یہ ہوا اسپر ضرور قہر و عذاب نازل ہوتا ہے وہ فاتح و کامران نہیں ہوسکتی۔ بلعم کی یہ شیطانی چال انکی سمجھ میں آگئی اسپر عمل کیا گیا بنی اسرائیل کا ایک بڑا آدمی اس چال کا شکار ہوگیا حضرت موسیٰؑ نے اسکو اس وبال سے روکا مگر وہ باز نہ آیا اور شیطانی جال میں مبتلا ہوگیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں سخت قسم کا طاعون پھیلا جس سے ایک روز میں ستر ہزار اسرائیلی مرگئے یہاں تک کہ جس شخص نے برا کام کیا تھا اس جوڑے کو بنی اسرائیل نے قتل کرکے منظر عام پر لٹکا دیا کہ سب ... لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ اور توبہ کی اسوقت یہ طاعون رفع ہوا ۔ (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۶۵ و معارف ج۴ ص۱۱۹)

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۔ الآیہ ۱۸۰

شان نزول :۔ مشرکین اللہ پاک کو ایسے ناموں کے ساتھ پکارتے تھے جن کی بابت شریعت نے اجازت نہیں دی تھی مثلاً کفار عرب یا ابا المکارم اور نصاریٰ یا ابا المسیح ۔ اللہ پاک نے اسکی ممانعت میں یہ آیت نازل فرمائی

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ۔ الآیہ ۱۹۵ ۔ شان نزول :۔ جب پہلی آیت بتوں کی برائی میں نازل ہوئی تو قریش نے حضورؐ کو اپنے بتوں سے ڈرایا اور بولے کہ اے محمد ہمارے بتوں کو برا نہ کہو۔ مبادا تم پر کوئی آفت نازل نہ ہو جائے ۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۔ الآیہ ۲۰۴ ۔ شان نزول :۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے سے پہلے لوگ نماز پڑھنے میں باتیں کرلیا کرتے تھے چنانچہ جب یہ آیت اتری کہ خاموش ہو جاؤ اور قرآن سنو" تب سکوت کا حکم دیا گیا (ابن کثیر ج۲ ص۲۶۵)

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۔ الآیہ ۱ ۔ شان نزول :۔ عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ میں بدر میں حضرتؐ کیساتھ شریک تھا اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دیدی اب ایک جماعت نے تو دشمنوں کا تعاقب کیا اور بھاگنے والوں کو قتل کیا اور ایک جماعت لشکر پر آپڑی کہ انکا محاصرہ کر رہی تھی اور ایک نبی علیہ السلام کو گھیرے میں لئے ہوئے آپکی حفاظت کر رہی تھی کہ کہیں دشمن گزند نہ پہنچائے جب رات ہوگئی اور مال غنیمت تقسیم کرنے لگے تو جن لوگوں نے مال غنیمت کو سمیٹ کر محفوظ کیا تھا کہنے لگے کہ اسکے صرف ہم حقدار ہیں اور جو دشمن کے تعاقب میں گئے تھے انکا کہنا تھا کہ ہم ش ن کی شکست کا سبب ہیں اسلئے صرف ہم حقدار ہیں اور جنہوں نے حضورؐ کی حفاظت کی تھی وہ کہتے تھے کہ ہمکو اس بات کا سخت اندیشہ تھا کہ کہیں حضرت کو گزند نہ پہنچے اسلئے ہم تو بہت

Scanned by CamScanner

معروف تھے۔ چنانچہ یہ آیت اتری۔ (مختصر ابن کثیر جلد دوم صـ۸۳ ترمذی جلد دوم صـ۱۳۹ و ابن ماجہ)
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۔ الآیۃ ۱۷ ... شان نزول: غزوہ بدر سے واپس آنے
کے بعد مسلمان لوگ آپس میں فخر کرنے لگے کہ ہم اتنا قتل کئے اور ہم اتنا قید کئے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی جلالین صـ۱۴۹
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ الآیۃ ۱۷ شان نزول: مقدمہ صـ میں بیان کیا گیا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ ۔ الآیۃ ۲۷

شان نزول: یہ آیت ابولبابہ بن المنذر کے حق میں اتری ہے جبکہ حضرت نے انہیں بنو قریظہ کے یہودیوں کی طرف بھیجا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم مانتے ہوئے قلعہ خالی کردو یہودیوں نے ابولبابہ ہی سے مشورہ مانگا انہوں نے انکے حسب مرضی مشورہ دیا اسکے بعد ہی ابولبابہ کو احساس ہوا اور وہ تاڑ گئے کہ یہ تو اللہ اور رسول کی خیانت ہوئی چنانچہ قسم کھا بیٹھے کہ جبتک اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہ فرمائینگے تب تک اگر مر بھی جائیں تب بھی کھانا نہ کھائینگے اب مدینہ گئے۔ مسجد میں آئے اور اپنے کو ایک ستون کیساتھ باندھدیا نو دن اسی حالت میں گذرے بھوک پیاس سے غش کھا کر گر گئے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی زبانی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی لوگ بشارت دیتے ہوئے آئے اور چاہا کہ ستون سے کھولدیں ابولبابہ نے کہا مجھے صرف رسول اللہ ﷺ کھول سکتے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کھولا تو کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے اپنا سب مال صدقہ کر دیا تو آپؐ نے فرمایا نہیں صرف تیرا حصہ صدقہ ہوگا (مختصر ابن کثیر ج۲ صـ۹۷)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ الآیۃ ۳۵ ۔ شان نزول: حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں نماز پڑھتے تھے تو دو آدمی آپکی دائیں طرف اور دو بائیں طرف مشرکوں میں کھڑے ہوجاتے دائیں طرف والے سیٹی بجاتے اور بائیں طرف والے تالیاں اور غرض یہ ہوتی تھی کہ آپکو نماز میں خلجان پڑے اور نماز صحیح طریقہ سے ادا نہ ہوسکے یہ لوگ بنو عبدالدار کے قبیلہ سے تھے (معالم وغیرہ) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ع۳۶

شان نزول: قریش پر جنگ بدر میں مصیبت پہنچی اور یہ لوگ مکہ واپس ہوئے اور ابوسفیان بھی قافلہ لیکر لوٹے تو عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور قریش کے کئے آدمی جنکے باپ بیٹے بھائی جنگ میں کام آئے تھے ابوسفیان سے اور اُن سے جنکا مال تجارت اس قافلہ میں تھا کہنے لگے کہ اے معشر قریش محمد تمہیں نیچا دکھا چکے ہیں تمہارے شرفا کو قتل کر دیا ہے ان سے دوبارہ لڑنے کیلئے اس قافلہ کا مال تم دیدو تاکہ ہم ان سے اپنا انتقام لیں چنانچہ انہوں نے سب مال دیدیا اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۔ الآیۃ ۴۱ ۔ شان نزول: یہ آیت جنگ بدر کے بارے میں نازل ہوئی۔ بیضاوی

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا ۔ الآیۃ ۴۷:

شان نزول: قریش جب مکہ سے مدینہ کیطرف بدر میں لڑائی کرنے کیلئے چلے راستہ میں ابوسفیان کا قاصد ملا اور بولا کہ جس قافلہ کی مدد کیلئے تم آئے تھے وہ تو صحیح سلامت راستہ کترا کر نکل گیا اب تم واپس لوٹ چلو ابوجہل نے کہا کہ نہیں تاوقتیکہ بدر میں فتح پا کر ناچ رنگ کی مجلس گرم نہ ہو اور شراب کا دور نہ چلے اونٹ ذبح ہوکر دعوت نہ دوں واپس نہوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اترانے کی ممانعت میں یہ آیت نازل فرمائی (جلالین صـ۱۵۲)

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ ۔ الآیۃ ۴۸ ۔ شان نزول: جب کفار قریش مکہ سے مسلمانوں کے مقابلہ میں چلنے لگے تو بنی کنانہ جانے میں پس و پیش کرنے لگے اسوقت ابلیس بصورت سراقہ بنی کنانہ کے ظاہر ہوا اور کہا کہ تم اندیشہ مت کرو میں تمہارا ذمہ دار ہوں

Scanned by CamScanner

سب یہی سمجھے کہ یہ سراقہ ہے اور سب باطمینان بدر میں پہنچے جب لڑائی کے وقت فرشتہ نازل ہونا شروع ہوا تو ابلیس جو سراقہ کے صورت میں تھا حارث کے ہاتھ سے بھاگا حارث نے پوچھا۔ تو ابلیس نے جواب دیا انی اریٰ مالاترون غرض لوگوں میں سراقہ کی بدنامی کا چرچا ہونے لگا سراقہ نے سنکر قسم کھائی کہ مجھکو کچھ خبر نہیں تب اس واقعہ کو ظاہر کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (درمنثور وغیرہ)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ۔ الآیۃ ۵۵۔ شان نزول:۔ یہود کے چھ جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی انہی میں ابن تابوت بھی تھا اور بعض نے کہا کہ قریظہ کے بارے میں اتری ہے (جلالین ص ۱۵۲)

اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ۔ الآیۃ ۵۶ شان نزول:۔ یہود بنی قریظہ اور مسلمانوں کا عہد و پیمان ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار کو مدد نہ دینا۔ انہوں نے جنگ بدر میں عہد توڑ دیا پھر دوسری بار عہد ہوا لیکن جنگ خندق میں کفار سے پھر اتفاق کر کے دوسری بار عہد توڑا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص ۱۵۳ از تفسیر کبیر)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا الآیۃ ۵۹ شان نزول:۔ یہ آیت ان کافروں کے بارے میں اتری جو مشرکوں میں سے جنگ بدر کے دن جان بچا کر بھاگ گئے تھے اور درحقیقت اس آیت میں حضورؐ کو تسلی دینا منظور ہے اسوجہ سے کہ صحابہؓ کا مقصود تو یہ تھا کہ کافروں کو ختم کر دیویں حالانکہ وہ نہ قتل ہوئے اور نہ قید (جلالین ص ۱۵۳) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ الآیۃ

شان نزول:۔ یہ آیت بعض صحابہ کے حق میں اتری جنہوں نے یہ کہا تھا کہ کیوں جہاد میں ہم خرچ کریں ہمیں اسمیں کسی ثواب کا وعدہ تو دیا ہی نہیں گیا ہم تو صرف زکوٰۃ میں خرچ کرینگے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ (امام زاہد) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ ۶۴

شان نزول:۔ جب تینتیس ۳۳ مرد اور چھ عورتیں ایمان لے آئیں تب حضرت عمرؓ ایمان لائے اسپر مشرکوں نے افسوس کیا کہ ہماری قوم عمرؓ کے نکل جانے سے آدھی رہگئی اور اہل اسلام کی تعداد چالیس ہو گئی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جلالین ص ۱۵۳)

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا۔ الآیۃ ۶۶

شان نزول:۔ جب آیت ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین نازل ہوئی تو یہ حکم مسلمانوں پر گراں گذرا ایک.. دس کے مقابلہ سے ذرا جھجھکا تو اللہ نے تخفیف کردی اور یہ آیت نازل فرمائی (مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۷)

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى۔ الآیۃ ۶۷۔ شان نزول:۔ بدر کے دن آپؐ نے دریافت کیا کہ ان قیدیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ یہ آپکی قوم کے ہیں آپکے اہل ہیں انہیں زندہ چھوڑا جائے ان سے توبہ.. کرالی جائے کیا عجب کہ کل اللہ کی ان پر مہربانی ہو جائے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے کہا یارسول اللہ! یہ ہیں آپکو جھٹلانے والے آپکو نکالدینے والے حکم دیجئے کہ انکی گردنیں ماری جائیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا یارسول اللہؐ اس میدان میں درخت بکثرت موجود ہیں آگ لگوا دیجئے اور انکو جلا دیجئے آپؐ خاموش رہے کسی کو کوئی جواب نہیں دیا اور اٹھ کر تشریف لے گئے۔ لوگوں میں بھی ان تینوں بزرگوں کی رائے کا ساتھ دینے والے ہو گئے اتنے میں آپؐ پھر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ بعض دل نرم ہوتے ہیں اور دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض دل سخت ہوتے ہوتے پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ اے ابوبکر تمہاری مثال تو حضرت ابراہیمؑ جیسی ہے کہ اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ میرے تابعدار تو میرے ہیں لیکن میرے مخالف بھی تیری معافی اور بخشش کے ماتحت ہیں۔ اور اے عمر تمہاری مثال حضرت موسیٰؑ جیسی ہے جس نے اپنے امت کیلئے کہا ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم اور تمہاری مثال حضرت نوح جیسی ہے جنہوں نے اپنی قوم پر بد دعا کی کہ خدایا زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا باقی نہ رکھو۔ سنو! تمہیں اسوقت احتیاج ہے ان قیدیوں میں کوئی بھی بغیر فدیہ رہا نہو، ورنہ انکی گردنیں ماری جائیں اسپر ابن مسعود نے درخواست کی کہ یارسول اللہ

Scanned by CamScanner

سہیل بن بیضاء کو اس سے مخصوص کر لیا جائے اسلئے کہ وہ اسلام کا ذکر کیا کرتا تھا اسپر حضورؐ خاموش ہو گئے ابن مسعودؓ نے فرمایا۔ واللہ میں سارا دن خوف زدہ رہا کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ برسایا جائے یہاں تک کہ رسول خداؐ نے فرمایا "مگر سہیل بن بیضاء" پس عمرؓ کے قول پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۱۱۸ و ترمذی ج۲ ص۱۳۹)

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا الآیہ ۶۹ ۔ شان نزول :۔ جب آیت ما کان لنبی ان یکون له اسریٰ عتاباً نازل ہوئی تو مسلمانوں نے مال غنیمت لینے میں بھی حرج سمجھا تو اسکو لینے کی اجازت میں یہ آیت نازل فرمائی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ الآیہ ۔ شان نزول :۔ اساری بدر میں سے ایک جماعت جنمیں عباسؓ بھی تھے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم تو مسلمان میں سے تھے لیکن ہمکو زبردستی نکالی گئی اسپر یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص۱۵۴)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ الآیہ ۷۳ ۔ شان نزول :۔ ایک مسلمان نے کہا کہ ہم اپنے کافر اقارب کی میراث بھی ہمکو چاہئے اسپر یہ آیت اتری کہ دین میں جدائی وراثت سے محرومی کا باعث ہے۔ (لباب وغیرہ) وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى ۷۵ شان نزول :۔ ابتدائے اسلام میں حضورؐ نے انصار و مہاجرین میں ایک ایک کو ملا کر مواخات کرا دیا تھا اسکے باعث ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے اس حکم کو منسوخ کرنے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۱۵۴ از مدارک)

سُوْرَةُ التَّوْبَة

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ ۱ تا ۵

شان نزول :۔ ان آیتوں کے نزول سے تمام قبائل عرب کیساتھ معاہدات ختم کر دیا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ۶ سنہ ہجری میں رسول اللہؐ نے عمرہ کا قصد فرمایا اور قریش مکہ نے آپکو مکہ میں داخل نہونے دیا اور مقام حدیبیہ میں ان سے صلح ہوئی جنکی میعاد دس سال کی تھی مکہ میں۔ قریش کے علاوہ دوسرے قبائل بھی تھے معاہدہ صلح کی ایک دفعہ یہ بھی رکھی گئی کہ قریش کے علاوہ دوسرے قبائل میں جسکا جی چاہے وہ قریش کا حلیف اور ساتھی بن جائے اور جسکا جی چاہے وہ رسول اللہؐ کا حلیف ہوکر آپکے ساتھ ہو جائے چنانچہ قبیلہ خزاعہ نے آنحضرتؐ کا حلیف بننا پسند کیا اور آپکے ساتھ ہو گئے اور قبیلہ بنی بکر نے قریش کیساتھ ہونا اختیار کیا اس معاہدہ کی رو سے یہ لازمی تھا کہ دس سال کے اندر نہ باہمی جنگ ہو گی نہ کسی جنگ کرنے والے کو کسی جانب سے مدد دیجائیگی اور جو قبیلہ کسی فریق کا حلیف ہے وہ بھی اسی کے حکم میں سمجھا جائیگا کہ اسپر حملہ کرنا یا حملہ آور کو مدد کر معاہدہ کی خلاف ورزی میں شمار ہوگا۔ یہ معاہدہ ۶ سنہ ہجری میں ہوا ۷ سنہ ہجری میں معاہدہ کے مطابق رسول کریمؐ مع صحابہ کرامؓ فوت شدہ عمرہ کی قضاء کرنے کیلئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور تین روز قیام کر کے حسب معاہدہ واپس لے آئے اس وقت تک کسی فریق کی طرف سے معاہدہ صلح کی کوئی خلاف ورزی نہ تھی اسکے بعد پانچ چھ مہینہ گذرے تھے کہ قبیلہ بنی بکر نے خزاعہ پر رات کے وقت چھاپا مارا اور قریش نے بھی یہ سمجھکر کہ رسول کریمؐ بہت دور ہیں اور رات کا وقت ہے آپؐ تک واقعہ کی تفصیلات پہنچنا مشکل ہے اس حملہ میں بنی بکر کو ہتھیاروں اور نوجوانوں سے امداد دی" اب معاہدہ صلح ٹوٹ گئی جو حدیبیہ میں اقرار جنگ کا ہوا تھا قبیلہ خزاعہ جو رسول اللہؐ کا حلیف تھا انہوں نے اس واقعہ کی اطلاع آپکو دیدی۔ آنحضرتؐ نے قریش کی عہد شکنی کی خبر پاکر قریش کے خلاف جنگ کی خفیہ تیاری شروع کر دی قریش کو بدر اور احد اور احزاب کے معرکوں میں مسلمانوں کی غیبی اور ربانی طاقت کا اندازہ ہوکر اپنی قوت و طاقت کا نشہ اتر چکا تھا اس وقت عہد شکنی کرنے کے بعد مسلمانوں کی طرف سے جنگ کا خطرہ تو پیدا ہو ہی چکا تھا آنحضرتؐ کو اطلاع پہنچنے کے بعد مسلسل خاموشی سے یہ خطرہ اور زیادہ قوی ہو گیا مجبور ہوکر ابو سفیان کو مدینہ بھیجی کہ وہ خود جاکر حالات کا اندازہ لگائیں اور اگر رسول اللہؐ کیطرف سے جنگ کی تحریک کا اندازہ ہو تو پچھلے واقعہ پر عذر و معذرت کر کے آئندہ

کیلئے تجدید معاہدہ کریں ابوسفیان کو مدینہ پہنچ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی طیاریوں کا کچھ علم ہوا تو پریشان ہوکر اکابر صحابہؓ میں سے ایک ایک کے پاس گئے کہ وہ سفارش کرکے معاہدہ کی تجدید کرادیں مگر سبؓ نے ان کے سابقہ اور لاحقہ تلخ معاملات کے سبب انکار کردیا اور ابوسفیان ناکام واپس آئے قریش مکہ پر خوف وہراس طاری ہوگیا۔

ادھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ ہجری کو مدینہ طیبہ سے صحابہ کرام کی بڑی جمعیت کے ساتھ مکہ پر حملہ کرنے کے قصد سے کوچ فرمایا اور بالآخر مکہ مکرمہ فتح ہوگیا پھر اسی سال میں غزوۂ حنین پھر ۹ھ ہجری رجب میں غزوۂ تبوک ہوئی پھر ذی الحجہ ۹ھ ہجری میں تمام قبائل عرب سے معاہدات ختم کرنے کا اعلان ہوگیا۔

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ۔ الآیہ ۱۴۔

شانِ نزول: یہ آیت بنی خزاعہ کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے مکے میں بنی بکر کو قتل کرنا شروع کیا۔

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ الآیہ ۱۹۔

شانِ نزول: جب جنگ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ گرفتار ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اگر تم نے اسلام لانے میں اور ہجرت اور جہاد کرنے میں ہم پر سبقت حاصل کی ہے تو ہم نے مسجد حرام کو آباد کیا ہے۔ حاجیوں کو پانی پلایا ہے اور قیدیوں کو آزاد کرایا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ الآیہ ۲۴

شانِ نزول: حضرت علی کرم اللہ وجہہ مکے تشریف لے گئے تو حضرت عباسؓ سے پوچھا کہ اے چچا آپ ہجرت کیوں نہیں کرتے ؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں نہیں جا ملتے ؟ انہوں نے کہا کہ یہاں ہم اپنے بھائیوں ۔۔۔۔۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھروں میں رہتے ہیں اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)۔

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ الآیۃ ۲۵

شانِ نزول جنگ حُنین کے موقعہ پر ایک شخص نے کہا کہ آج ہم دشمن کی قلیل فوج سے شکست نہیں کھائیں گے اس دن مسلمانوں کے لشکر کی تعداد بارہ ہزار تھی یہ بات رسول اللہ صلعم کو سخت ناگوار گذری اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

وَإِنْ خِفْتُمْ الآیۃ ۲۸

شانِ نزول: جب آیت انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا (توبہ ۲۸) نازل ہوئی تو مسلمانوں کو سخت تشویش ہوئی۔ اور کہنے لگے کہ ہم کو طعام اور دیگر سامان کون لاکر دیگا ؟ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)

قَاتِلُوا الَّذِينَ الآیہ ۲۹۔

شانِ نزول: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روم کے قتال کا حکم دیا چنانچہ جب یہ نازل ہو چکی تو حضور صلعم غزوۂ تبوک کے واسطے متوجہ ہوئے (مادی)۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ۔ الآیہ ۳۰

شانِ نزول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سلام بن مشکم، نعمان بن اوفیٰ، محمد بن دحیہ، شاس بن قیس اور مالک بن صیف آئے اور کہا کہ ہم کس طرح آپ کی پیروی کریں جب کہ آپ صلعم نے ہمارے قبلے کو ترک کردیا ہے اور آپ صلعم عزیر کو اللہ کا بیٹا نہیں مانتے

Scanned by CamScanner

اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ - الآیۃ ۳۴

شانِ نزول:۔ یہ آیت ان مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی جو زکوٰۃ اور دوسرے واجباتِ مالیہ ادا نہیں کرتے تھے۔

اِنَّمَا النَّسِیْءُ الآیۃ ۳۷۔

شانِ نزول:۔ یہ قمری مہینوں میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ وہی مہینے جو کبھی جاڑوں میں پڑتے ہیں تو کبھی گرمیوں میں آپڑتے ہیں۔ تو کبھی ایسا ہوجاتا تھا کہ امن اور عزت و بزرگی کے چار مہینوں میں سے کوئی مہینہ باہم لڑائی کے وقت آپڑتا تھا۔ تو مشرک لوگ اپنی مرضی کے مطابق ان مہینوں کو ہٹادیتے تھے۔ محرم کو صفر بنا کر کہتے کہ اب کے صفر پہلے آگیا محرم بعد میں آوے گا۔ اس حیلہ سے ماہ حرام میں برابر لڑتے جاتے تھے۔ اسکی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ص۱۴۳ ج۲ وغیرہ)

اِلَّا تَنْفِرُوْا (الآیۃ) ۳۹

شانِ نزول:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنگ کیلئے بلایا تو انہوں نے بد دلی کا مظاہرہ کیا اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا الآیۃ ۴۱۔

شانِ نزول: جب جنگِ تبوک میں جاتے وقت بعض نے کھیتی باڑی مال و متاع ضائع ہونے کا عذر کیا اور کسی نے بوڑھاپے اور بیماری کا بہانہ کیا تو سب کے عذر حیلے نامقبول ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی پھر منسوخ ہوگیا۔ (تفسیر احمدی ص۴۰۳)

لَوْ کَانَ عَرَضًا۔ الآیۃ ۴۲۔

شانِ نزول: یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے جنگِ تبوک میں جھوٹے بہانے بنا کر نہ گئے اور مدینہ ہی میں پڑے رہے۔ جلالین ص۱۵۹۔

عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ۔ الآیۃ ۔ ۴۳ **شانِ نزول:** رسول اللہ ﷺ نے دو ایسے کام کئے جن کا آپ کو حکم نہ دیا گیا تھا۔ ایک منافقوں کو جنگ میں شریک نہ ہونیکی اجازت دینا اور دوسرا فدیہ لے کر اسیرانِ جنگ کو رہا کرنا اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ الآیۃ ۔ ۴۹

شانِ نزول: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک پر جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے جد بن قیس سے پوچھا کہ بنی اصفر یعنی اہل روم سے جہاد کرنے میں تمہاری کیا رائے ہے۔؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ایک حسن پرست آدمی ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں رومی عورتوں کو دیکھ کر کسی فتنے میں پڑجاؤں اس لئے مجھے جنگ پر نہ جانے کی رخصت فرمائیے۔ اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالئے اسپر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)

اِنْ تُصِبْکَ حَسَنَۃٌ الآیۃ ۔ ۵۰

شانِ نزول: منافقین نے جو مدینہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے متعلق بری خبریں پھیلانا شروع کردیں وہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو اس سفر میں سخت شدائد کا سامنا ہوا ہے۔ اور اکثر ہلاک ہوگئے ہیں لیکن جب رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی خیریت کی خبریں پہنچیں اور بری خبروں کے ڈھول کا پول کھل گیا۔ تو منافقین کو دکھ ہوا۔ اسپر

Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قُلْ اَنْفِقُوْا الآیۃ ۵۳ ۔ **شانِ نزول :** جد بن قیس نے کہا جب میں عورتوں کو دیکھتا ہوں تو صبر نہیں کر سکتا حتیٰ کہ فتنے میں پڑ جاتا ہوں۔ البتہ میں اپنے مال سے آپ ﷺ کی مدد کر سکتا ہوں اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ الآیۃ ۵۸ ۔ **شانِ نزول :** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقات تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ عدل فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وائے افسوس اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون انصاف کرے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ الآیۃ ۶۰

شانِ نزول :۔ منافقین یہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ صدقات اپنے لئے رکھ لیتے ہیں اور اپنے گھر والوں کیلئے تو یہ آیت اسکی تردید میں نازل ہوئی۔ (صاوی)۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ الآیۃ ۶۱ نبتل بن حرث رسول اللہ ﷺ کے پاس آ بیٹھتا تھا۔ اور آپ ﷺ کی باتیں سن کر منافقوں کو جا سناتا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (صاوی)۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ الآیۃ ۶۴ **شانِ نزول :** منافقین آپس میں اللہ کے رسول ﷺ اور قرآن شریف کی آیتوں پر ٹھٹھے اڑاتے اور ہنسا کرتے تھے۔ ایک منافق نے کہا کاش ہمارے سو سو درے مار لئے جاتے اور آسمان سے کوئی ایسی سورت نہ اترتی جس سے ہمارے دلی خیالات تک مسلمانوں کو بتلا دیئے جاتے ہیں اس سے ہم کو لوگوں میں رسوا ہونا پڑتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۱۹۵ ج۸ وغیرہ)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا الآیۃ ۶۵

شانِ نزول :۔ ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے دوران چند منافقوں نے کہا کہ دیکھو کہ یہ شخص شام کے محل اور قلعے فتح کرنے کے خواب دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی خبر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ باتیں کی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(لباب النقول اردو ص۱۹۷)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا الآیۃ ۷۴

شانِ نزول :۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جلاس بن سوید بن صامت ان لوگوں میں سے تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک پر نہیں گئے تھے۔ اس نے کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں یہ بات عمیر بن سعید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب النقول اردو ص۱۹۷)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ الآیۃ ۷۵

شانِ نزول :۔ ثعلبہ بن حاطب کے بارہ میں نازل ہوئی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالداری کی دعا کی درخواست کی تھی اور کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے مال دیوے تو میں ہر حقدار کو اس کا حق دیتا رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ جب ان کا مال زیادہ ہو گیا تو وہ جمعہ اور جماعت سے منقطع ہو گیا۔ اور زکوٰۃ کو منع کر دیا۔ (جلالین ص۱۶۳)۔

Scanned by CamScanner

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ الآيۃ ۷۹۔

شانِ نزول :۔ جب آیت صدقہ خُذْ مِنْ اَموالِھِمْ صَدَقَۃً نازل ہوئی۔ ایک شخص آکر بہت چیز صدقہ کی تو منافقوں نے کہا کہ وہ ریا کرنے والا ہے ۔ اور ایک شخص آکر ایک صاع تمر صدقہ کی تو منافقوں نے کہا کہ اللہ تعالٰے اس صدقہ سے غنی ہیں ۔ اس پر یہ آیت نازل فرمائی ۔ (جلالین ص۱۶۳)۔

اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ۔ الآیۃ ۔

شانِ نزول :۔ جب آیت متقدمہ منافقوں کے نفاق کے بیان میں اُتری سب آکر حضورؐ کو مغفرت کے دعا فرمانے کیلئے فرمائی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ جمل ج۲ ص۳۰۲ وغیرہ ۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِھِمْ خِلٰفَ الآیۃ ۸۱ شانِ نزول :۔ جب غزوۂ تبوک کیلئے لشکر اسلام روانہ ہونے لگا تو منافق اصرار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر رخصت ہونے لگے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ گرمی سخت پڑنے لگی ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ لباب ۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا ۔ الآیۃ ۸۴۔

شانِ نزول : عبداللہ بن ابی بن سلول کے مرنے پر اس کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ میرے باپ کے کفن کیلئے آپؐ خاص اپنا پہنا ہوا کرتا عنایت فرمائیے ۔ آپؐ نے دے دیا پھر کہا کہ آپؐ خود اس کے جنازے کی نماز پڑھائیے آپؐ نے یہ درخواست بھی منظور فرمائی اور نماز پڑھانے کے ارادے سے اُٹھے لیکن حضرت عمرؓ نے آپؐ کا دامن تھام لیا اور عرض کی کہ حضورؐ آپ اسکے جنازے کی نماز پڑھائیں گے ؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ۔ آپؐ نے فرمایا سنو اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا ہے ۔ تو ان کے لئے استغفار کر یا نہ کر اگر تو ان کیلئے ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہ بخشے گا ، تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا ۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے یا رسول اللہؐ یہ منافق تھا تاہم حضورؐ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھائی اس پر یہ آیت اُتری ۔ ابن کثیر اُردو پ۱ ص۸۹ از بخاری شریف ۔

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ الآیۃ ۹۰

شانِ نزول : قبیلۂ اسد و غطفان کے لوگ آئے اور مشقت و کثرت اہل و عیال کا عذر کرکے اجازت چاہی کہ ہم کو بال بچوں میں رہنے دیجئے اس وقت یہ آیت اُتری ۔ جمل ج۲ ص۳۰۸ ۔

لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی الآیۃ ۔ ۹۱

شانِ نزول : حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں حضورؐ کا کاتب وحی تھا ۔ سورۂ برأت جب اُتر رہی تھی میں اسے بھی لکھ رہا تھا ۔ میرے کان میں قلم اڑسا ہوا تھا ۔ جہاد کی آیتیں اتر رہی تھیں حضورؐ منتظر تھے کہ دیکھیں اب کیا حکم نازل ہوتا ہے جو ایک نابینا صحابی آئے اور کہنے لگے حضورؐ میں جہاد کے احکام اس اندھاپے میں کیسے بجا لاسکتا ہوں ۔ اسی وقت یہ آیت اُتری ۔

(مختصر ابن کثیر ج۲ ص۱۶۷)

یعتذرون الیکم اذا رجعتم الآیۃ ۹۴ **شانِ نزول :** جد بن قیس اور انکے ساتھیوں کے بارے میں اُتری جو شمار میں اسّی منافق تھے ۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام جب غزوۂ تبوک سے مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے تو آپ نے حکم لگا دیا کہ نہ

انکے پاس بیٹھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ الآیۃ ۱۰۲۔

شانِ نزول: ابن عباس رضؓ کا قول ہے کہ آخَرُوْنَ سے مراد ابولبابہ اور ان کے اصحاب کی جماعت ہے جو غزوۂ تبوک میں شرکت جہاد سے پہلو تہی کئے ہوئے تھے بعض نے کہا ہے کہ ابولبابہ کے ساتھ پانچ آدمی اور تھے یا سات تھے یا نو تھے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو ان لوگوں نے اپنے کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا اور قسم کھالی تھی کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود ہم کو نہ کھولیں ہم نہ کھولے جائیں اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھول دیا اور ان کا جنگ سے کوتاہی کا قصور معاف کردیا۔ ابن کثیر اردو پ۱۱ ص۵۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً الآیۃ ۱۰۳۔

شانِ نزول: واقعۂ مذکورہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابولبابہ اور ان کے ساتھیوں کو کھول دیا اس کے بعد انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہمارا مال جو ہم کو شرکتِ جہاد سے روکا لہٰذا آپ اس کو قبول فرما کر خیرات کر دیجئے۔ اور ہمکو پاک کیجئے اور ہمارے لئے استغفار کیجئے آپ صؐ نے فرمایا کہ مال لینے کا تو مجھ کو کوئی حکم نہیں ہوا تو۔ اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ (جمل پ۱۱ ص۳۱۴)۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا۔ الآیۃ ۱۰۷۔

شانِ نزول: ان آیت کریمہ کا سبب نزول یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تشریف لانے سے پہلے مدینہ میں قبیلۂ خزرج کا ایک آدمی رہتا تھا۔ جس کا نام تھا ابو عامر راہب یہ ایامِ جاہلیت میں نصرانی ہوگیا تھا۔ اور اہل کتاب کا علم حاصل کرچکا تھا۔ یہ ایام جاہلیت میں ایک عبادت گزار شخص تھا۔ اپنے قبیلہ میں اس کو بڑی بزرگی حاصل تھی۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے اور مسلمانوں کا آپ کے پاس اجتماع ہونے لگا اور اسلام کا بول بالا ہوگیا اور بدر کی لڑائی میں بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو غالب رکھا تو ابو عامر پر یہ بات بہت شاق گزری۔ اور کھلم کھلا عداوت ظاہر کرنے لگا۔ اور مدینہ سے بھاگ کر کفار مکہ اور مشرکین قریش سے جاملا اور انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے پر مائل کرتا تھا۔ اب عرب کے سارے قبیلے اکھٹے ہوگئے۔ اور جنگ احد کے لئے بیش قدمی کی نتیجہ میں مسلمانوں کو جو فرد پہنچا اللہ عز وجل نے اس جنگ میں مسلمانوں کا امتحان لیا، دنیا نہ سہی لیکن عاقبت تو متقین ہی کیلئے ہے۔ اس فاسق نے دونوں طرف کی صفوں کے درمیان کئی گڑھے کھود رکھے تھے۔ ان میں سے ایک میں رسول اللہ صؐ گر پڑے۔ آپ کو مضرت پہنچی آپ کا چہرہ زخمی ہوگیا۔ نیچے کی طرف سے سامنے کے چار دانت آپ کے ٹوٹ گئے۔ سر بھی نبیؐ کا زخمی ہوگیا۔ ابو عامر نے شروع جنگ میں اپنی قوم انصار کی طرف بڑھ کر انہیں مخاطب کیا اور انہیں اپنی مدد اور اپنی* فاسق اے عدو اللہ خدا تجھے برباد کرے۔ اور اس کو گالیاں دیں اسکی عزت ریزی کی اب وہ یہ کہتا ہوا واپس ہوگیا کہ میرے بعد میری قوم تو اور بگڑ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فرار ہونے سے پہلے اس کو دعوتِ اسلام دی تھی اور قرآن کی وحی اسے سنائی تھی۔ لیکن اسلام لانے سے اس نے انکار کیا۔ اور سرکشی اختیار کی تو رسول اللہ صؐ نے اسے بد دعا دی کہ کمبخت جلاوطنی اور پردیس کی موت مرے۔ چنانچہ یہ بد دعا اس پر کارگر ہوئی اور یہ بات اس طرح وقوع پذیر ہوئی کہ لوگ جب جنگ احد سے فارغ ہوئے اور اس نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو اور بول بالا ہو رہا ہے۔ اسلام بڑھتا چلا جارہا ہے

*موافقت کی صورت دی اصحاب انصار نے ابوعامر کی یہ حرکت دیکھی تو سختی سے انکار کیا۔

تو وہ ملک روم ہرقل کے پاس گیا اس سے نبی علیہ السلام کے برخلاف مدد مانگی۔ ہرقل نے وعدہ کیا اس نے اپنی امیدیں کامیاب ہوتی دیکھیں تو ہرقل کے پاس ٹھہر گیا۔ اور اپنی قوم انصار میں سے ان لوگوں کو مکہ بھیجا جو اہل نفاق تھے میں لشکر لے کر آ رہا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خوب جنگ ہوگی، ان پر غالب آجاؤں گا اور انہیں اپنی اسلام سے پہلے کی سابقہ حالت پر آنا پڑے گا۔ اور ان اہل نفاق کو حکم بھیجا کہ اس کے لئے پناہ کی جگہ بنائے رکھو اور میرے احکام اور مراسلے جو لیکر آیا کریں ان کے لئے قیامگاہ اور مامن بنائے رکھو تاکہ اس کے بعد جب وہ خود آئے تو اس کے لئے کمینگاہ کا کام دے۔ چنانچہ ان منافقین نے مسجد قبا کے قریب ہی ایک اور مسجد بنا ڈالی اسکی تعمیر کر دی اس کو پختہ کر دیا اور رسول اللہ ؐ کے تبوک سے نکلنے سے پہلے اس کام سے فارغ بھی ہو گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ درخواست لے کر آئے کہ آپ ہمارے پاس ہماری مسجد میں نماز پڑھیئے تاکہ اس بات کی سند ہو سکے کہ یہ مسجد اپنی جگہ قابل استقرار اور قابل اثبات ہے۔ اور آپ کے سامنے یہ بیان کیا کہ ضعیفوں اور کمزوروں کی خاطر یہ مسجد بنائی گئی ہے۔ اور سردی کی راتوں میں جو بیمار لوگ دور کی مسجد میں نہیں جاسکتے ان کے لئے آسانی کی غرض ہے لیکن اللہ تعالےٰ تو اپنے نبی ؐ کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بچانا چاہتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو اس وقت سفر در پیش ہے۔ جب ہم واپس ہونگے اور خدا نے چاہا تو دیکھا جائے گا اور جب نبی ؐ جنگ تبوک سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس ہوئے اور مدینے تک مسافت جب ایک دن یا اس سے کچھ کم رہ گئی تو جبرئیل علیہ السلام مسجد ضرار کی خبر لئے ہوئے آپہنچے۔ اور اس آیت سے منافقین کے اس راز کو ظاہر کر دیا۔ اس علم کے بعد نبی ؐ نے اپنے مدینے پہنچنے سے پہلے ہی چند لوگوں کو اس مسجد ضرار کی طرف بھیج دیا کہ اس کو منہدم کر دیا جائے۔ مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۶۹۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ (الآیۃ) ۱۰۸

شان نزول: منافقین جب مسجد ضرار بنا کر فارغ ہو گئے تو نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ ہم یہ دلی خواہش رکھتے ہیں کہ ایک بار آپ ؐ اس مسجد میں آکر نماز پڑھ لیں اور اس میں ہمارے لئے برکت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی (ابن کثیر اردو پ ۱۱ ص ۱۳)۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (الآیۃ) ۱۱۱۔

شان نزول: عبداللہ بن رواحہ رضؓ نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کے وقت کہا کہ یا رسول اللہ ؐ آپ خدا کے لئے اور خود اپنے لئے بھی جو شرط چاہیں ہم سے منوا سکتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے متعلق تو میں تم پر یہ شرط قرار دیتا ہوں کہ اس کے سچے بندے بنے رہو اسکی عبادت کیا کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ گرداننو۔ ---------- ---------- اور اپنے سے متعلق تم پر یہ شرط قرار دیتا ہوں کہ جن باتوں سے تم اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو بچاتے ہو۔ میرے کو بھی اسی طرح خیرخواہ بنے رہو تو پوچھا پھر ہمیں کیا ملیگا؟ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا عوض ہے جنت تو پوچھنے والوں نے کہا کہ یہ بڑے فائدے کا سودا ہے نہ ہم عہد شکنی کریں گے نہ ہم سے عہد شکنی ہوگی تو یہ آیت اتری۔ (مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۷۲)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا (الآیۃ ۱۱۳)

شان نزول: ابن مسیب سے روایت ہے کہ ابو طالب جب بستر مرگ پر تھے تو نبی ؐ تشریف لائے ان کے پاس ابو جہل

Scanned by CamScanner

اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ابو طالب سے فرمایا کہ اے چچا آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے میں اسی ایک جملہ کی آڑ لیکر خدا کے پاس آپکی بخشش کیلئے حجت پیش کروں گا تو ابو جہل اور عبداللہ ابن ابی امیہ نے کہا کہ اے ابو طالب کیا تم ملت عبدالمطلب سے روگردانی کرو گے؟ تو ابو طالب نے کہا کہ میں واقعی ملت عبدالمطلب پر جان دوں گا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک آپکی مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ خدا مجھے منع نہ کر دے۔ چنانچہ یہ آیت اور آیت انک لاتہدی من احببت الآیہ نازل ہوئی۔ مختصر ابن کثیر ج۲ ص۱۷۳ از بخاری ومسلم ومسند احمد۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ الآیۃ ۱۱۴۔

شانِ نزول: عوفی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کے لئے استغفار کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالےٰ نے روک دیا آپ نے فرمایا کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کیا تھا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر اردو پ۱۱ ص۲۲۔

وما كان الله ليضل قوماً الآیۃ ۱۱۵۔

شانِ نزول: بعض صحابہ رضؓ کا یہ خیال ہوا کہ جو صحابہ اپنے مشرک باپ دادوں کیلئے ممانعت کے پہلے استغفار کرتے کرتے وفات پا گئے اللہ تعالیٰ نے ان سے مواخذہ فرمائے گا۔ تو اس خیال کی تردید کیلئے یہ آیت نازل فرمائی۔

تعلیقات جدیدہ علیٰ جلالین ص۱۶۷ از صاوی۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا الآیۃ ۱۱۸۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کعب بن مالک وہلال ابن امیہ اور مرارہ بن ربیع کے بارے میں اتری جنہوں نے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کی وجہ سے حضور ﷺ نے ان کی معاملہ وحی پر ملتوی رکھا اور تمام صحابہ کو ان سے بات چیت تک ممانعت فرما دی۔ جب چالیس دن گذرے تو آپ نے ان تینوں شخصوں کی بیویوں کو بھی ان سے الگ رہنے کا حکم دیا۔ اب یہ تینوں آدمی نہایت پریشان حالی میں رہتے تھے۔ جدھر جاتے ادھر کوئی ان کی طرف توجہ نہ کرتا جس سے بولتے بات نہ کرتا یہاں تک کہ جان سے عاری آگئی اور عالم تیرہ و تاریک نظر آنے لگا۔ جب پورے پچاس دن گذر گئے تو یہ آیت توبہ قبول ہونے کی بشارت میں اتری والتفصیل فی ابن کثیر۔ ابن کثیر اردو پ۱۱ ص۲۹ وغیرہ۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً الآیۃ ۱۲۲

شانِ نزول:۔ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے والوں پر جب سخت عتاب ہوئے۔ تو حضور ﷺ نے کوئی فوج کا دستہ کسی جانب روانہ کیا۔ تو سب مسلمان جانے کو تیار ہوئی اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ایک جماعت حضور ﷺ کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کرکے فرض کفایہ ادا کرو۔ جلالین ص۱۶۸۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ۔ الآیۃ ۱۱ سورۂ یونس۔

شانِ نزول:۔ یہ آیت نضر بن حارث وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے یہ دعا مانگی کہ الٰہی اگر یہ دین جسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے ہیں تیرے پاس سے آیا ہوا سچا ہے۔ تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے۔

تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۱۷۱ از صاوی۔

Scanned by CamScanner

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۔ الآیۃ ۱۵

شانِ نزول:۔ ولید بن مغیرہ اور دوسرے مشرک لوگ کہتے ہیں کہ اے محمد ؐ اگر تم کو ہمیں یہ قرآن شریف سنوانا ہے تو اس میں سے اس قسم کی آیتیں جن کے اندر ہمارے بتوں کی مذمت ہے بدل ڈالئے اور اس کہنے سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر خود حضور ہی کا بنایا ہوا یہ قرآن ہے تو ہماری خاطر سے اس میں ضرور کچھ رد بدل کر دیں گے اور اگر واقعی اللہ تعالیٰ ہی نے اس کو نازل فرمایا ہے۔ تو ہرگز آپ ایسا نہ کریں گے بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً الآیۃ ۲۱ **شانِ نزول**: اہل مکہ سات برس گرانی اور قحط سالی کے عذاب میں مبتلا رہے رحمت ربانی رافت رحمانی نے جوش مارا اور بارش برسائی قحط دور ہوتے ہی آیت قرآنیہ کا انکار اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مکر و فریب کرنے لگا ان کا حال بیان کرنے کو یہ آیت اُتری۔ (صاوی وغیرہ)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ الآیۃ ۴۸ **شانِ نزول**: جب آیت اِمَّا نُرِیَنَّکَ سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ تک اتریں تو کفار کہنے لگے کہ ہمیں یقین نہیں یہ وعدہ کب ہوگا۔ اگر عذاب جلد نازل کرو تو ہم ایمان لے آویں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ الآیۃ ۵۳

شانِ نزول: حیی بن اخطب یہودی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا یہ کلام جو تم پڑھتے ہو سچ ہے اور اس سے اس کمبخت یہودی کا مقصد استہزاء اور ٹھٹھا مذاق تھا نہ تلاش حق اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ الآیۃ ۵ سورہ ہود **شانِ نزول**: ابن عباس رض سے مروی ہے کہ لوگ کھلے آسمان کے سامنے بول و براز کرنے اور صحبت کرنے سے بچتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ابن کثیر اردو پ ۱۲ ص ۵ و بخاری۔

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

شانِ نزول:۔ زید بن اسلم رض سے مروی ہے کہ قبیلۂ اشعریین میں سے ابو موسیٰ اور ابو مالک اور ابو عامر وغیرہ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے تو جو کچھ توشہ اور کھانے پینے کا سامان ان کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ انہوں نے اپنا ایک آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس غرض کیلئے بھیجا کہ ان کے کھانے وغیرہ کا کچھ انتظام فرما دیں یہ شخص جب رسول کریم ؐ کے دروازہ پر پہنچا تو اندر سے آواز آئی کہ رسول کریم ؐ یہ آیت پڑھ رہے ہیں۔ وَمَا مِن دَابَّةٍ الآیۃ۔ اس شخص کو یہ آیت سن کر خیال آیا کہ جب اللہ نے سب جانداروں کا رزق اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ تو پھر ہم اشعری بھی اللہ کے نزدیک دوسرے جانوروں سے گئے گذرے ہیں وہ ضرور ہمیں بھی رزق دیں گے۔ یہ خیال کر کے وہیں سے واپس ہو گیا آنحضرت ؐ کو اپنا کچھ حال نہیں بتایا واپس جا کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ خوش ہو جاؤ۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد آ رہی ہے اس کے اشعری ساتھیوں نے اس کا یہ مطلب سمجھا کہ ان کے قاصد نے حسب قرارداد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت کا ذکر کیا ہے اور آپ نے انتظام کرنے کا وعدہ فرما لیا ہے وہ یہ سمجھ کر مطمئن بیٹھ گئے وہ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ دیکھا کہ دو آدمی ایک قصعہ گوشت اور روٹیوں سے بھرا ہوا اٹھائے لا رہے ہیں لانے والوں نے یہ کھانا اشعرین کو دے دیا انہوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر بھی بچ رہا تو ان لوگوں نے یہ مناسب سمجھا کہ باقی کھانا آنحضرت ؐ کے پاس بھیج دیں تاکہ اس کو آپ اپنی ضروریات میں صرف فرمادیں۔ پس انہوں نے دو آدمیوں کو کہا کہ یہ کھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دو اور کہہ دو کہ ہم نے ہماری حاجت

Scanned by CamScanner

پوری کی ہے۔ اس کے بعد یہ سب حضرات آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا بھیجا ہوا کھانا بہت زیادہ اور بہت نفیس و لذیذ تھا آپ ؐ نے فرمایا۔ مَا اَرْسَلْتُ اِلَیْکُمْ طَعَامًا تب انہوں نے پورا واقعہ عرض کیا کہ ہم نے اپنے فلاں آدمی کو آپ کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے یہ جواب دیا جس سے ہم نے سمجھا کہ آپ نے کھانا بھیجا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت ؐ نے فرمایا ذٰلِكَ شَیْئٌ رَزَقَکُمُوْهُ اللّٰهُ۔ قرطبی ج ۹ ص ۷ وغیرہ۔

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ الاٰیۃ ۱۵ **شانِ نزول:** حضرت انس رضؓ وغیرہ کا بیان ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں اتری ہے اور مجاہدؒ کہتے ہیں ریاکاروں کے بارے میں اتری ہے اور تفسیر صاوی میں ہے کہ یہ آیت منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی یہ وہ لوگ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غنیمتوں کے ارادہ سے جہاد میں جایا کرتے تھے۔ اور آخرت کے ثواب کی ذرہ برابر بھی امید نہیں کرتے تھے۔ (ابن کثیر اردو پ ۱۲ ص ۶ وغیرہ)

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ۔ الاٰیۃ ۱۱۴ **شانِ نزول:** ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضؓ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک عورت سودا لینے کیلئے آئی تھی افسوس کہ میں اسے کوٹھری میں لے جا کر اس سے بجز جماع کے اور ہر طرح لطف اندوز ہوا اب جو حکم خدا ہو وہ مجھ پر جاری کیا جائے آپ نے فرمایا شاید اس کا خاوند غیر حاضر ہوگا؟ اس نے کہا جی ہاں یہی بات تھی آپ نے فرمایا تم جاؤ حضرت صدیق اکبر رضؓ سے یہ مسئلہ پوچھو حضرت صدیق اکبر رضؓ نے بھی یہی سوال کیا پس آپ نے بھی حضرت عمر رضؓ کی طرح فرمایا۔ پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی حالت بیان کی آپ نے فرمایا شاید اسکا خاوند راہِ خدا میں گیا ہوا ہوگا۔ ؟ پس قرآن کریم کی یہ آیت اتری تو وہ کہنے لگا کیا یہ خاص میرے لئے ہی ہے؟ تو حضرت عمر رضؓ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا نہیں اس طرح صرف تیری ہی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوسکتیں بلکہ یہ سب لوگوں کیلئے عام ہے یہ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر رضؓ سچے ہیں (ابن کثیر اردو پ ۱۲ ص ۲۷)۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔ الاٰیۃ ۱ (سورۂ یوسف)۔

شانِ نزول: روح المعانی میں ہے کہ صحابہ رضؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمکو کوئی قصہ آپ سناتے تو بہت اچھا ہوتا اس پر سورۂ یوسف نازل ہوئی اور صاوی میں ہے کہ یہود نے یہ سوال کیا کہ ہم کو یعقوب علیہ السلام اور اوس کے ولد یوسف علیہ السلام کے شان کے متعلق سنائیے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور دوسرے روایت میں ہے کہ ایک زمانے تک قرآن کریم نازل ہوتا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضؓ کے سامنے تلاوت فرماتے رہے پھر انہوں نے کہا حضور ؐ کوئی واقعہ بھی بیان ہو جاتا تو اس پر یہ آیتیں اتریں۔ (ابن کثیر اردو پ ۱۲ ص ۱۰ وغیرہ)۔

وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ۔ سورۃ الرعد۔ الاٰیۃ ۶۔

شانِ نزول: نضر بن حارث وغیرہ ہنسی مذاق کے طور پر عذاب کی جلدی مچاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عذاب لانا ہے تو جلد نازل کرو اس وقت یہ آیت اتری دوسرے روایت میں ہے کہ مشرکین مکہ استہزاءً عذاب کو جلدی طلب کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (جلالین ص ۲۰۱ وغیرہ)

وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَاءُ۔ الاٰیۃ ۱۳

شانِ نزول: مجاہدؒ سے مروی ہے کہ ایک یہودی حضرت ؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدائے تعالیٰ تانبے کا ہے یا

Scanned by CamScanner

موتی کا یا یاقوت کا ابھی اس کا سوال پورا نہ ہوا تھا پس ایک بجلی آگری اور وہ تباہ ہوگیا اور یہ آیت اتری۔

(مختصر تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۷۱)

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ - الآیۃ ۱۹ **شانِ نزول:** یہ آیات کریمہ صفات جمیلہ کے ساتھ حمزہ رضؓ کے مدح اور اس پر خیر کی وعدہ میں اور صفات قبیحہ کے ساتھ ابوجہل کے ذم اور اس پر شر کے وعید میں نازل ہوئی لیکن عبرت عموم لفظ کا ہے نہ کہ خصوص سبب کا پس نتیجہ یہ نکلا کہ آیات وعدہ قیامت تک حمزہ رضؓ اور جو اس کے نشانہ قدم پر چلے انہوں کے بارے میں ہیں اور آیات وعید ابوجہل اور جو اس کے نشانہ قدم پر چلے انہوں کے بارے میں ہیں۔

(کمالین ج۲ پ۱۳ ص۵۸ و تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص۲۰۳ از صاوی)

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ - الآیۃ ۳۱۔

شانِ نزول: ابوسعید خدری رضؓ فرماتے ہیں کہ کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ یہاں کے پہاڑ یہاں سے ہٹوا دیں اور یہاں کی زمین زراعت کے قابل ہوجائے اور جس طرح سلیمان علیہ السلام زمین کی کھدائی ہوا سے کراتے تھے آپ بھی کرا دیجئے یا جس طرح حضرت عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کردیتے تھے آپ بھی کر دیجئے اس پر یہ آیت اتری۔ (ابن کثیر اردو پ۱۳ ص۳۱)

اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ - الآیۃ ۳۱

شانِ نزول: صحابہ رضؓ نے کفار کے ایمان لانے کی امید میں جب یہ چاہا کہ اچھا ہے اگر انکی فرمائش پوری کردی جائیں اور انہوں کے آرزو مطابق معجزہ دکھایا جائیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (جلالین ص۲۰۷)۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ (الآیۃ) ۳۹ **شانِ نزول:** - مجاہدؒ فرماتے ہیں جب اس سے پہلے کی آیت اتری " وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ " کہ کوئی رسول بغیر خدا کے فرمان کے کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا تو قریش کے کافروں نے کہا پھر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم بالکل بے بس ہیں کام سے تو فراغت حاصل ہوچکی ہے پس انہیں ڈرانے کیلئے یہ آیت اتری۔ (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۲۸۶)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ - الآیۃ ۴ سورۂ ابراھیم۔

شانِ نزول: کفار کہتے تھے کہ قرآن مجید تو محمدؐ کی زبان میں اترا ہے جس سے ہمارا یہ خیال ہے کہ خود بنا لائے ہیں اگر کسی دوسری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لے آتے اس کے جواب میں یہ آیت اتری۔ (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۲۸۶)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ - الآیۃ ۲۸۔

شانِ نزول: ابن جریر نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہ آیت بدر کے مقتولین بکہ کے بارے نازل ہوئی

(لباب النقول اردو ص۲۲۱)

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ - الآیۃ ۲۴ سورۃ الحجر۔

شانِ نزول: مروان بن حکم سے مروی ہے کہ بعض لوگ بوجہ عورتوں کے پچھلی صفوں میں رہا کرتے تھے پس یہ آیت اتری (مختصر ابن کثیر ج۳ ص۱۰)۔

Scanned by CamScanner

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ الْاٰیۃ ۴۵ **شانِ نزول :** ثعلبی نے سلمان فارسی رضؓ سے روایت کی ہے کہ جب اس نے اللہ تعالیٰ کا قول وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ سُنا تو مارے خوف اور دہشت کے تین دن بے شعوری کے عالم میں بھاگتا رہا۔ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپؐ نے اس سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! جب آیت وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ نازل ہوئی تو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ الخ نازل فرمائی۔

(لباب النقول اردو صـ ۲۲۳)

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ الآیۃ ۴۹ ۔ **شانِ نزول :** حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضؓ کے پاس آکر انہیں ہنستا ہوا دیکھکر فرمایا۔ جنت و دوزخ کی یاد کرو اس وقت یہ آیتیں اتریں۔ ابن ابی حاتم میں ہے آپ صلے اللہ علیہ وسلم بنو شیبہ کے دروازے سے صحابہ رضؓ کے پاس آکر کہتے ہیں میں تو تمہیں ہنستے ہوئے دیکھ رہا ہوں، یہ کہہ کر واپس چلے گئے اور حطیم کے پاس سے ہی الٹے پاؤں پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ ابھی میں جا ہی رہا تھا جو حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ جناب باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تو میرے بندوں کو نا امید کر رہا ہے؟ انہیں میرے غفور و رحیم ہونے کی اور میرے عذابوں کے المناک ہونے کی خبر دیدے۔ (ابن کثیر اردو پ ۱۴ صـ ۱۱)

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ الْاٰیۃ ۸۵ **شانِ نزول :** ایک دن قریش کے سات قافلے مال و اسباب لیکر مکہ معظمہ میں آئے ان کو دیکھ کر بعض صحابہ رضؓ نے کہا کہ اگر یہ مال ہمارے پاس ہوتا تو ہم خوب خیرات کرتے۔ اس وقت تسلی خاطر کیلئے یہ آیت اتری۔

اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ (الاٰیۃ ۱) سورۃ النحل۔

شانِ نزول : قریش مکہ آں حضرت کی دھمکیوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور آپ کی وعیدوں کو جھٹلاتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ اِنْ صَحَّ مَا تَقُوْلُوْنَ مِنْ مَجِیْ الْعَذَابِ فَالْاَصْنَامُ تَشْفَعُ لَنَا وَتُخَلِّصُنَا۔ اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(کمالین ج ۲ پ ۱۴ صـ ۴)

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ الْاٰیۃ ۲۴ **شانِ نزول :** یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ اس کے پاس تاریخ کی کتابیں تھیں اور یہ دعویٰ رکھتا تھا کہ میرا کلام اس کلام سے بہتر ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ (جلالین صـ ۲۱۶ وغیرہ)۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ الْاٰیۃ ۳۸ ۔

شانِ نزول : ایک مسلمان کا کافر پر کچھ قرض لازم تھا۔ ایک مرتبہ اسکے تقاضے کو جو آئے تو درمیان گفتگو میں یہ الفاظ زبان سے نکل گئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی ملاقات کا میں امیدوار ہوں اور بعد مرنے کے اس کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ اس پر وہ کافر بولا کہ کیا تو مر کر پھر زندہ ہو جانے کا قائل ہے۔ اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہ ہوگا جو مر گیا وہ دوبارہ ہرگز زندہ نہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا فِی اللّٰہِ (الاٰیۃ) ۴۱ **شانِ نزول :** یہ آیت ان اصحاب کے بارے میں نازل

Scanned by CamScanner

تھوئی جنہوں نے قریش کے مظالم سے تنگ آکر اپنا دین بچانے کی غرض سے گھر بار چھوڑ چھاڑ حبشہ جا کر بس گئے اور بعض نے کہا کہ یہ آیت ابو جندل بن سہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ (لباب النقول ص۲۲۶ اردو وغیرہ) ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ ۔الآیۃ ۶۲ **شانِ نزول :** کافر کہا کرتے تھے کہ اوّل تو مرنے کے بعد کوئی جئے گا نہیں اور اگر بالفرض زندہ ہوئے بھی تو ہم کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا رتبہ ملے گا اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا ۔ الآیۃ ۷۵ **شانِ نزول :** یہ آیت قریش کے ایک آدمی اور اس کے غلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ (لباب النقول اردو ص۲۲۶) ۔

رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ ۔ الآیۃ ۷۶ **شانِ نزول :** یہ آیت حضرت عثمان رضؓ اور ان کے ایک پڑوسی کافر کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام سے نفرت کرتا تھا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو صدقات دینے اور نیکی کے کاموں پر خرچ کرنے سے منع کرتا تھا۔ (لباب النقول اردو ص۲۲۶) ۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا ۔ الآیۃ ۸۳ **شانِ نزول :** مجاہد سے مروی ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سوال کیا آپ نے اس آیت کی تلاوت اس کے سامنے کی " کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رہنے سہنے کی جگہ کیلئے گھر اور مکانات دیئے اس نے کہا سچ ہے پھر آپ ؐ نے پڑھا کہ اس نے تمہیں چوپایوں کی کھالوں کے خیمے دیئے۔ اس نے کہا یہ بھی سچ ہے اسی طرح آپ ان آیتوں کو پڑھتے گئے اور وہ ہر نعمت کا اقرار کرتے رہے۔ آخر میں آپ نے پڑھا اس لئے کہ تم مسلمان اور مطیع ہو جاؤ اس وقت وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتری کہ اقرار کے بعد انکار کر کے کافر ہو جاتے ہیں (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۳۴۳ وغیرہ)

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ ۔ الآیۃ ۹۱ ۔

شانِ نزول : ابن جریرؒ بریدۃ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت نبیؐ کے ہاتھ میں بیعت کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ لوگ مسلمان ہونے کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اسلام پر بیعت کرتے تھے ۔ " (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۳۴۴) ۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔ الآیۃ ۹۵ ۔

شانِ نزول : ضعیف مسلمانوں کو قریش مکّہ مال و منال کے بڑے بڑے لالچ دکھاتے اور کہتے تھے کہ اگر پھر ہمارا دین قبول کرو تو ہم تم کو امیر بنا دیں اس پر اللہ جلّ شانہٗ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۔ الآیۃ ۱۰۱ **شانِ نزول :** جب کسی مصلحت یا اقتضائے وقت سے کوئی آیت منسوخ ہو کر دوسرا حکم نازل ہوتا تو مشرکین اہل مکہ کہتے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے مذاق کرتے ہیں، آج ایک کام کرنے کو کہتے ہیں ۔ اور کل اسکی ممانعت کر دیتے ہیں یہ تو جو چاہا اپنی طرف سے بنا کر لا سنایا ! اسکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ (تعلیقات جدیدۃ علیٰ جلالین ص۲۲۶ از صاوی) ۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۔ الآیۃ ۱۰۳ ۔

شانِ نزول : ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ مکّہ میں ایک لوہار تھا جسکا نام بلعام تھا ۔ یہ عجمی شخص تھا ۔ اسے حضور ؐ تعلیم دیتے تھے تو آپ ؐ کا اس کے پاس آنا جانا دیکھ کر قریش مشہور کرنے لگے کہ یہی شخص آپ کو کچھ سکھاتا ہے ۔ اور آپ ؐ اسے

Scanned by CamScanner

کلام اللہ کے نام سے اپنے حلقے میں سکھاتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۷ وغیرہ)

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ ۔ الآیۃ ۱۰۶ **شان نزول:** ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری ہے جب کہ آپ کو مشرکین نے عذاب کرنا شروع کیا۔ تاکہ آپ آنحضرت صلعم کے ساتھ کفری کریں پس بادل نخواستہ مجبوراً اور کرھاً آپ نے ان کی موافقت کی پھر نبی صلعم کے پاس آکر عذر بیان کرنے لگے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتری۔

(جمل ج ۲ ص ۵۹۹ ابن کثیر اردو ج ۱۴ ص ۶)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ۔ الآیۃ ۱۱۰۔

شان نزول: ابتداء میں حضرت صہیب عمار بن یاسر بلال و غیرھم صحابہ رضی اللہ عنہم کو قریش نے سخت سخت ایذائیں دئیں انکی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب)۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔ الآیۃ ۔ الیٰ واصبر وما صبرک الآیۃ

شان نزول: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد میں جب مشرکین لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ستر اکابر کی لاشیں سامنے آئیں جن میں آنحضرت صلعم کے عم محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے چونکہ مشرکین کو ان پر بڑا غیظ تھا اس لئے ان کو قتل کرنے کے بعد لاش پر اپنا غصہ اس طرح نکالا کہ انکی ناک کان اور دوسرے اعضاء کاٹے گئے پیٹ چاک کیا گیا رسول اللہ صلعم کو اس منظر سے سخت صدمہ پہنچا اور آپ صلعم نے فرمایا کہ میں حمزہ رضی اللہ عنہ کے بدلے میں مشرکین کے ستر آدمیوں کا اسی طرح مثلہ کروں گا جیسا کہ انھوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو کیا ہے۔ اس واقعہ میں یہ تین آیات نازل ہوئیں (ج ۱۰ قرطبی از دارقطنی وغیرہ)۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۔ الآیۃ ۱۵ ۔ سورۂ بنی اسرائیل ۔

شان نزول: ابن عبد البر نے بہ سند ضعیف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلعم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا تو آپ صلعم نے فرمایا کہ وہ اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے پھر پوچھا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ بڑے ہو کر وہ کیا کرتے۔ اس کے بعد جب اسلام مستحکم ہو گیا اور انہوں نے پوچھا تو آیت لَا تَزِرُ الخ نازل ہوئی اور آپ صلعم نے فرمایا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ (لباب النقول اردو ص ۲۳۰)۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ الآیۃ ۲۸۔

شان نزول: بنی مزینہ کے چند صحابہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری کے جانور طالب ہو کر آئے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری کا جانور نہیں ہے۔ انہوں نے آپ صلعم کے اس جواب کو آپ صلعم کی ناراضگی پر محمول کیا اور اسکے غم میں روتے ہوئے واپس چلے گئے اس پر یہ آیت اتری۔ (لباب النقول اردو ص ۲۳۱)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (الآیۃ)۔ **شان نزول:** زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ فقر کے سبب اور بعض عار کے سبب سے اپنے بیٹیوں کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(تعلیقات جدیدہ علی جلالین ۲۳۲ از صاوی)

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ ۔ الآیۃ ۴۵ **شان نزول:** مسند ابو یعلی موصلی میں ہے کہ سورۂ تبت یدا کے اترنے پر عوراء ام جمیل شور مچاتی۔ دھار دار پتھر ہاتھ میں لئے یہ کہتی ہوئی آئی کہ اس مذمم کو ہم نہیں مانیں کہ ہمیں اس کا دین ناپسند

Scanned by CamScanner

ہے۔ ہم اس کے فرمان کے مخالف ہیں۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کے پاس تھے کہنے لگے حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ آ رہی ہے اور آپ کو دیکھ لے گی آپ نے فرمایا بے فکر رہو یہ مجھے دیکھ نہیں سکتی اور آپ نے اس سے بچنے کیلئے تلاوت قرآن شروع کر دی۔ یہی آیت تلاوت فرمائی وہ آئی اور حضرت صدیق اکبرؓ سے پوچھنے لگی کہ میں نے سنا ہے تمہارے نبیؐ نے میری ہجو کی ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا نہیں رب کعبہ کی قسم تیری کوئی ہجو حضورؐ نے نہیں کی تب وہ یہ کہتی ہوئی لوٹی کہ تمام قریش جانتے ہیں کہ میں ان کے سردار کی لڑکی ہوں۔ (مختصر ابن کثیر ج۳ صفحہ ۳۸)

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ (الاٰیۃ) ۵۹، **شان نزول** :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کافروں نے آپ سے کہا کہ حضرت آپ سے پہلے کے انبیاء میں سے بعض کے تابع ہوا تھی۔ بعض مردوں کو جلاتے تھے وغیرہ اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم بھی آپ پر ایمان لائیں تو آپ اس صفا پہاڑ کو سونے کا کر دیجئے ہم آپ کی سچائی کے قائل ہو جائیں گے آپ پر وحی آئی کہ اگر آپ کی بھی یہی خواہش ہو تو میں اس پہاڑ کو ابھی سونے کا بنا دیتا ہوں لیکن یہ خیال رہے کہ اگر پھر بھی ایمان نہ لائے تو اب انہیں مہلت نہ ملے گی فی الفور عذاب آ جائے گا۔ اور تباہ کر دیئے جائیں گے اور اگر آپکو انہیں تاخیر دینی اور سوچنے کا موقع دینا منظور ہے تو میں ایسا کروں آپ نے فرمایا خدایا میں انہیں باقی رہنے میں ہی خوش ہوں مسند میں اتنا اور بھی ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ باقی کی اور پہاڑیاں یہاں سے کھسک جائیں تاکہ ہم یہاں کھیتی باڑی کر سکیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۔ابن کثیر اردو پ۱۵ صفحہ ۲۵) ۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ الاٰیۃ ۶۰

شان نزول :۔ شب معراج کی صبح کو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کا واقعہ بیان فرمایا تو کفار نے مذاق شروع کر دیا۔ پھر حضورؐ سے تصدیق کی غرض سے علامت اور نشانی طلب کی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کا پورا نقشہ کھینچ دکھایا اور ایک قافلے کا حال سنائے۔ اس پر ولید بن مغیرہ کہا کہ محمدؐ تو جادوگر ہے اس وقت یہ آیت اتری

(لباب النقول اردو صفحہ ۲۳۶)

وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ الاٰیۃ ۶۰ **شان نزول** : جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زقوم کا ذکر فرمایا تو آپؐ نے اس سے قریش کو ڈرایا۔ ابوجہل نے ان سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ یہ زقوم جس سے تمہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ڈراتے ہیں کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ مکھن شریف ہے اگر اس میں سے کچھ حصہ ہم کو میسر ہوا تو ہم اسے مزہ لے لے کر کھائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب النقول اردو صفحہ ۲۳۷) ۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ (الاٰیۃ ۸۰) **شان نزول** :۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ مکہ شریف میں تھے پھر آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا اور یہ آیت اتری۔

(مختصر ابن کثیر ج۳ صفحہ ۳۹۵ و ترمذی ج۲ صفحہ ۱۴۷)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ الاٰیۃ ۔ **شان نزول** : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

Scanned by CamScanner

یہودیوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روح کی بابت سوال کیا کہ اسے جسم کے ساتھ عذاب کیوں ہوتا ہے ؟ وہ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ چونکہ اس بارے میں کوئی آیت وحی آپ پر نہیں اتری تھی۔ آپ صؐ نے ان سے کچھ نہ فرمایا اسی وقت آپ کے پاس حضرت جبرئیل عؑ آئے اور یہ آیت اتری یہ سنکر یہودیوں نے کہا آپکو اسکی خبر کس نے دی ؟ آپ نے فرمایا جبرئیل عؑ خدا کی طرف سے یہ فرمان لائے وہ کہنے لگے وہ تو ہمارا دشمن ہے اس پر یہ آیت قل من کان عدوًا (الآیہ) نازل ہوئی۔

(ابن کثیر اردو پارہ ۱ صـ ۶۹)

قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن الآیۃ ۱۱۰ **شان نزول**: ایک مشرک نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سجدے کی حالت میں یا رحمٰن یا رحیم سن کر کہا کہ دیکھئے یہ موحد ہیں دو خداؤں کو پکارتے ہیں اس پر یہ آیت اُتری۔

(مختصر ابن کثیر ج ۲ صـ ۴۵۶)

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا الآیۃ ۱۱۰۔ **شان نزول**: ابن عباس رضؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صؐ جب قرآن شریف کو بلند آواز سے پڑھتے تو مشرکوں نے آپکو اور اللہ تعالیٰ کو اور جبرئیل عؑ کو گالی دیتے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مختصر ج ۲ صـ ۴۵۷ ابن کثیر از بخاری وغیرہ)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الی اٰخر السُّورۃ (سورۃ الکہف)

شان نزول: قریشیوں نے نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینے کے یہودی علماء کے پاس بھیجا کہ تم جاکر محمد صؐ کی بابت کل حالات ان سے بیان کرو ان کے پاس اگلے انبیاء عؑ کا علم ہے ان سے پوچھو ان کی آپ صؐ کی بابت کیا رائے ہے ؟ یہ دونوں مدینے گئے احبار مدینہ سے ملے حضور صؐ کے حالات و اوصاف بیان کئے آپ کی تعلیم کا ذکر کیا اور کہا کہ تم ذی علم ہو بتلاؤ ان کی نسبت کیا خیال ہے۔ ؟ انہوں نے کہا دیکھو ہم تمہیں ایک فیصلہ کن بات بتلاتے ہیں تم جاکر ان سے تین سوالات کرو۔ اگر جواب دے دیں تو ان کے سچے ہونے میں کچھ شک نہیں بے شک وہ خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ اور اگر وہ جواب نہ دے سکیں تو ان کے جھوٹا ہونے میں بھی کوئی شک نہیں پھر جو تم چاہو کرو ان سے پوچھو کہ اگلے زمانے میں جو نوجوان چلے گئے تھے ان کا واقعہ بیان کرو وہ ایک عجیب واقعہ ہے اور اس شخص کے حالات دریافت کرو جس نے تمام زمین کا گشت لگایا تھا۔ مشرق مغرب ہو آیا تھا۔ اور روح کی ماہیت دریافت کرو اگر بتلا دے تو اسے نبی مان کر اس کی اتباع کرو اور اگر نہ بتلا سکے تو وہ شخص جھوٹا ہے جو چاہو کرو یہ دونوں وہاں سے واپس آئے۔ اور قریشیوں سے کہا لو بھائی آخری اور انتہائی فیصلے کی بات انہوں نے بتلا دی ہے اب چلو حضرت سے سوالات کریں چنانچہ یہ سب آپکے پاس آئے اور تینوں سوالات کئے آپ نے فرمایا تم کل آؤ میں تمہیں جواب دوں گا لیکن انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ پندرہ دن گذر گئے نہ آپ پر وحی آئی نہ اللہ کی طرف سے ان باتوں کا جواب معلوم کرا گیا۔ اہل مکہ ہل ہل گئے اور کہنے لگے کہ لیجئے صاحب کل کا وعدہ تھا آج پندرھواں دن ہے لیکن وہ بتلا نہیں سکے اِدھر آپکو دُھرا غم ستانے لگا۔ ایک تو قریشیوں کو جواب نہ ملنے پر ان کی باتیں سننے کا دوسرا وحی کے بند ہو جانے کا پھر حضرت جبرئیل عؑ آئے سورۂ کہف نازل ہوئی اسی میں انشاء اللہ نہ کہنے پر آپ کو ڈانٹا گیا۔ ان نوجوانوں کا قصہ بیان کیا گیا۔ یعنی اصحاب کہف کا اور اس سیاح کا ذکر کیا گیا اور آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ میں روح کی بابت جواب دیا گیا (مختصر ابن کثیر صـ ۴۶۰ وغیرہ)

Scanned by CamScanner

القرآن الکریم

:- نصف ثانی :-

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ الآیۃ ۲۳ **شانِ نزول :** حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اہل مکہ اصحابِ کہف کے خبر سے سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ کل تم کو خبر دوں گا لیکن انشاء اللہ نہیں فرمایا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ جلالین ص۲۴۲ ۔

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ ۔ الآیۃ ۲۸ ۔ **شانِ نزول :** اشراف قریش نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ چھوٹے لوگوں کی مجلس میں نہ بیٹھا کریں جیسے بلالؓ ۔ عمار ۔ صہیب ۔ خباب ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ ، اور ہماری مجلسوں میں بیٹھا کریں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو انکی درخواست رد کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی ۔

(مختصر ج۲ ابن کثیر وغیرہ ۔)

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ الآیۃ ۳۲ **شانِ نزول :** ان آیتوں میں ایک واقعہ کے ذیل میں مال دنیا کا حقیر اور بے حقیقت ہونا بتلا کر اس کے منشاء پر رد کرنا ہے یعنی مالی غرور اور گھمنڈ ایک بیکار چیز ہے بعض کے نزدیک یہ واقعہ مکہ کے بنی مخزوم کے دو اشخاص ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد اور اسود بن اسود سے متعلق ہے ۔ ان میں سے پہلا مسلمان اور دوسرا بھائی کافر تھا اور بعض کے نزدیک عیینہ اور اس کے رفقاء اور حضرت سلمان رضؓ اور ان کے اصحاب کا ہے ۔ عیینہ اور سلمان رضؓ کو بنی اسرائیل کے دو بھائیوں سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ جن میں ایک دین برحق پر اور دوسرا غلط راہ پر تھا ۔ ان دونوں کے باپ نے مرنے کے وقت آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑیں جوان دونوں بھائیوں نے بانٹ لیں ۔ دنیا دار بھائی نے تو ایکہزار اشرفیوں کی زمین خریدلی لیکن دین دار بھائی کہنے لگا کہ اے اللہ میرے بھائی نے تو باغ خرید لیا ہے اور میں ایکہزار اشرفیاں تیری راہ میں نثار کر کے جنت کماتا ہوں ۔ پھر جب ایکہزار اشرفیوں میں دنیا دار بھائی نے مکان بنایا تو دین دار بھائی نے پھر کہا کہ میں ایک ہزار میں جنت کا مکان خریدتا ہوں پھر جب ایکہزار لٹا کر دنیا دار بھائی نے شادی رچائی تو دین دار بھائی نے ہزار اشرفیاں راہِ مولیٰ میں نچھاور کرتے ہوئے حور جنت کی توقع باندھی اسی طرح ایکہزار اشرفیوں سے دنیا دار بھائی نے اور سامانِ آرائش فراہم کیا مگر دیندار بھائی نے یہاں بھی سامان آخرت کی نیت سے ہزار اشرفیاں خیرات کیں خالی ہاتھ ایک روز راستہ میں امیر بھائی سے ملاقات ہوگئی جو نہایت شان وشوکت اور تزک واحتشام سے چل رہا تھا ۔ اس وقت ان دونوں بھائیوں میں تبادلہ خیالات ہوا ۔ فقال لصاحبہ اس گفتگو میں کافر بھائی نے تین باتیں کہی ہیں اور تینوں جہل ہیں یعنی انا اکثر منک مالا واعز نفرا اور ودخل جنتہ الخ اور ما اظن الساعۃ قائمۃ ولئن رددت الی ربی الخ (کمالین ج۲ پ۱۵ ص۱۱۳) ۔

مَا اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیۃ ۵۱ **شانِ نزول :** کفار کا عقیدہ تھا کہ جنات کو علم غیب ہے اسکی نفی میں یہ آیت نازل ہوئی ۔

Scanned by CamScanner

سورۃ الکہف: وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ الآیۃ ۸۳ **شانِ نزول**: ص___ میں گذرا۔

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا الآیۃ ۱۰۹ **شانِ نزول**: ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ قریش نے یہود سے کہا ہمکو کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس سے ہم محمد سے سوال کریں۔ پس یہود نے روح کے متعلق سوال کرنے کے لئے فرمایا پس قریش کے سوال کرنے پر آیت ویسئلونک عن الروح۔ الیٰ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا نازل ہوئی۔ اس پر یہود نے کہا ہمکو علم کثیر دی گئی۔ کیونکہ ہم کو تورات دی گئی اور جس شخص کو تورات دی گئی اسکو خیر کثیر دی گئی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اخرجہ الحاکم وغیرہ

(ترمذی جلد ۲ ص ۱۴۷)

فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ الآیۃ ۱۱۰ **شانِ نزول**: ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ بہت سے نیک کاموں میں باوجود مرضیٔ خدا کے تلاش کے میرا ارادہ یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگ میری نیکی دیکھیں تو میرے لئے کیا حکم ہے۔؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور یہ آیت اُتری (ابن کثیر اردو پ ۱۶ ص ۱۶)۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ۔ الآیۃ ۶۴ (سورۂ مریم)۔

شانِ نزول: ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت جبرئیل ؑ سے فرمایا آپ جتنا آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔؟ اس کے جواب میں یہ آیت اتری ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ ایکمرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے میں بہت تاخیر ہوگئی جس سے حضور غمگین ہوئے پھر جبرئیل ؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

(ج ۲ ترمذی ص ۱۵ و مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۵۹)

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ۔ الآیۃ ۷۷ **شانِ نزول**: حضرت خباب بن ارت فرماتے ہیں میں لوہار تھا اور میرا عاص بن وائل کے ذمے کچھ قرض تھا۔ میں اس سے تقاضا کرنے کو گیا۔ تو اس نے کہا میں تو تیرا قرض اسوقت تک ادا نہ کروں گا۔ جب تک کہ تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے نہ نکل جائے میں نے کہا میں تو یہ کفر اس وقت تک بھی نہیں کرسکتا کہ تو مرکر دوبارہ زندہ ہو اس کافر نے کہا بس تو پھر یہی رہی جب میں مرنے کے بعد زندہ ہوں گا تو ضرور مجھے میرا مال اور میری اولاد بھی ملیگی وہیں تیرا قرض بھی ادا کردوں گا۔ تو آجانا اس پر یہ آیت اُتری۔

(مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۶۳ ج ۲ و ترمذی ص ۱۵)

سورۂ طٰہٰ :۔ طٰهٰ ۝ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ۔ الآیۃ۔

شانِ نزول :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک پاؤں زمین پر ٹکاتے اور دوسرا اٹھا لیتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ضحاک سے مروی ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ نے قرآن شریف پر عمل کرنا شروع کردیا۔ تو مشرکین کہنے لگے کہ یہ لوگ تو اچھی خاصی مصیبت میں پڑ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۶۹)

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ۔ الآیۃ ۱۰۵۔ **شانِ نزول**: ابن جریج سے مروی ہے کہ قریش نے کہا اے محمد تیرے پروردگار قیامت کے دن ان پہاڑوں کو کیا کرے گا اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۹۳)

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ الآیۃ ۱۱۴۔ **شانِ نزول**: جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل ؑ قرآن لاتے تو اس خوف سے کہ کہیں وحی کا مضمون حفظ ہونے سے پہلے جبرئیل ؑ چلے نہ جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یاد کرنے

Scanned by CamScanner

کیلئے اپنے آپکو مشقت میں ڈال کر تھکا دیتے تھے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (لباب النقول اردو ص۲۵۰)

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ (الآیۃ) ۱۳۱ ۔

شانِ نزول : ابورافع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ضیافت کی اور رجب کے چاند تک کیلئے عاریۃً آٹا لینے کیلئے مجھے ایک یہودی کے پاس بھیجا اس نے کہا کہ رہن کے بغیر آٹا نہیں دوں گا ۔ میں نے واپس آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی یہ شرط سنائی تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں آسمانوں میں بھی امین ہوں اور زمین پر بھی ابورافع کہتے ہیں کہ میں ابھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی نہ ہوا تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی ۔

(لباب النقول اردو ص۲۰۴)

سورۃ الانبیاء :۔ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُم مِّن قَرْيَةٍ الآیۃ ۶ **شانِ نزول :** اہل مکہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ ؐ کہتے ہیں اگر وہ سچ ہے اور اگر آپ چاہتے ہوں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو ہمارے لئے کوہ صفا کو سونا بنا دیجئے اس پر جبرئیل ؑ نازل ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ؐ کی قوم کا مطالبہ پورا ہو سکتا ہے ۔ لیکن اس کے بعد بھی اگر وہ ایمان نہ لائے تو پھر انہیں مہلت نہ دی جائے گی ۔ اور اگر آپ چاہیں تو اپنی قوم کو مہلت دے دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (لباب النقول اردو ص۲۵۵) ۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۔ الآیۃ ۳۴ ۔ **شانِ نزول :** کفار کہا کرتے تھے کہ یہ شور و شر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھیلا رہے ہیں ان ہی تک محدود ہے ۔ جہاں انکو وفات ہوئی تو پھر کچھ نہیں امن و امان اور چین ہو جائے گا ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (بیضاوی)

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۔ الآیۃ ۳۶ **شانِ نزول :** نبی صلے اللہ علیہ وسلم، ابوجہل اور ابوسفیان کے قریب سے گذرے، جبکہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ۔ جب ابوجہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہنس پڑا ۔ اور ابوسفیان سے کہا کہ دیکھو ! یہ عبد مناف کا نبی ہے ! ابوسفیان غصے میں آگئے اور کہا کہ کیا تمہیں نبوت کے بنی عبد مناف میں ہونے پر اعتراض ہے ؟ نبی ؐ نے یہ مقالہ سنا تو ابوجہل کے پاس جا کر اسے عذاب الٰہی سے ڈرایا اور پھر فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اس وقت تک باز نہ آؤ گے جبتک کہ تم پر پہلی امتوں کی طرح عذاب نازل نہ ہوگا

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (لباب النقول اردو ص۲۰۶) ۔

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ الآیۃ ۱۰۱ ۔ **شانِ نزول :** ۔ جس وقت آیت إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ نازل فرما کر بت پرستوں کو متنبہ کیا کہ وہ بت جن کو تم اپنے ہاتھوں سے گھڑ کر پرستش کرنے لگے ۔ یہ سب تمہارے ساتھ جہنم کا ایندھن بنیں گے ۔ تو ابن زبعری نے کہا کہ سورج چاند اور ملائکہ اور عزیر کی بھی پرستش کی جاتی ہے پھر تو یہ سب بھی ہمارے معبودوں کے ساتھ آگ میں جھونکے جائیں گے اس پر یہ آیت ہوئی ۔ (جلالین وغیرہ) ۔

سورۃ الحج :۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ (الآیۃ ۳) ۔

شانِ نزول : ۔ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو کٹر کافر اور بڑا جھگڑالو تھا ۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتا اور قرآن شریف کو پہلے لوگوں کی قصے کہانیاں بتاتا اور حشر و نشر کا انکار کرتا تھا ۔ (لباب النقول اردو ص۲۵۶ و مدارک)

Scanned by CamScanner

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ - الآیۃ ۸ - **شان نزول :** یہ آیت ابوجہل مردود کے بارہ میں نازل ہوئی ۔ (اتقان فی علوم القرآن) ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى ۔ (الآیۃ ۔ ۱۱) **شان نزول :** ۔ بعض آدمی مدینے آکر اسلام قبول کر لیتے تھے اس کے بعد اگر اسکی بیوی لڑکا جنتی جس پر وہ فخر کر سکتا تو کہتا کہ یہ بہت اچھا دین ہے اور اگر وہ لڑکا نہ جنتی تو کہتا کہ یہ دین اسلام کی شامت ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (بخاری)

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا ۔ الآیۃ ۱۹ ۔ **شان نزول :** یہ آیت حضرت حمزہ رض اور عبیدہ اور حضرت علی رض بن ابی طالب و عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی ۔ (بخاری و مسلم)

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ الآیۃ ۲۵ **شان نزول :** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو دو آدمیوں کے ہمراہ جن میں سے ایک مہاجر تھا اور دوسرا انصاری، کسی کام پر بھیجا، وہ آپس میں خاندانی فضائل و مناقب بیان کرنے لگے اس پر عبداللہ بن انیس غصے میں آگیا اور انصاری کو قتل کر دیا ۔ اور مرتد ہو کر مکے کو بھاگ گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (لباب النقول اُردو ص ۲۰۸)

وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ الآیۃ ۲۷ **شان نزول :** حج کرنے والا سواری پر نہ آتے تھے تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرما کر ان کو اپنے ساتھ زاد و راہ لانے کی اجازت فرمائی اور ان کو سواری پر آنے کی اور خرید و فروخت کرنے کی رخصت فرمائی ۔ (لباب النقول اُردو ص ۲۰۹)

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ الآیۃ ۳۷

شان نزول : اہلِ جاہلیت بیت اللہ پر اونٹوں کے خون اور گوشت کا چڑھاوا چڑھاتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا چڑھاوا چڑھانے کے ہم زیادہ حق دار ہیں اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (لباب النقول اُردو ۲۵۹)

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ الآیۃ ۳۹ **شان نزول :** جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف سے ہجرت کی ابوبکر رض کے زبان سے نکلا کہ افسوس ان کفار نے خدا کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو وطن سے نکالا یقیناً یہ تباہ ہونگے تو یہ آیت نازل ہوئی ۔ (ترمذی وغیرہ ج ۲ ص ۱۵۱) ۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ الآیۃ ۴۱ **شان نزول :** ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ہمارے بارے میں اُتری ہے ۔ ہم بے سبب خارج از وطن کئے گئے تھے ۔ پھر ہمیں خدا نے سلطنت دی، ہم نے نماز و روزہ کی پابندی کی اچھے احکام دیئے اور برائی سے روک جاری کی پس یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں ہے (ابن کثیر جزء ۳ ص ۲۳۳) ۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الآیۃ ۵۸ **شان نزول :** چند صحابہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملکر جہاد کرتے ہیں وہ تو شہید ہو کر اعلیٰ مرتبے حاصل کرتے ہیں ۔ اور ہم زندہ واپس آتے ہیں ۔ اگر اپنی موت مر گئے اور کہیں شہید نہ ہوئے تو ہمارا کیا حال ہوگا ۔ تو اس وقت حق تعالٰی نے یہ دو آیتیں نازل فرما کر تسلی دیدی ۔

Scanned by CamScanner

وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ الآیۃ ۶۰ **شانِ نزول:** یہ آیت ایک سریہ کے بارے میں نازل ہوئی جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بھیجا ماہ محرم کی آخری دو راتیں باقی تھیں کہ وہ مشرکین پر جا پہنچے مشرکین نے ایک دوسرے سے کہا کہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم ماہ حرام میں لڑنا حرام سمجھتے ہیں۔ تم ان پر حملہ کردو اس پر صحابہ کرام نے انہیں قسم دیکر کہا کہ تم ہمیں ماہ حرام میں لڑنے پر مجبور نہ کرو لیکن مشرکین نے انکی ایک نہ مانی اس پر مسلمانوں نے بھی لڑائی شروع کردی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب النقول اُردو صـ ۲۶۱)۔

لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا الآیۃ ۶۷۔

شانِ نزول:۔ مشرکین دھوکہ میں ڈالنے کی غرض سے اہل اسلام سے کہتے تھے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور کو تو کھا لیتے ہو اور خود اللہ تعالیٰ کے ذبح کئے ہوئے یعنی مردار کو نہیں کھاتے حالانکہ تمہارے ذبح کیا ہوا سے اللہ تعالیٰ کا ذبح کیا ہوا کو کھانا زیادہ حق ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان کے قول کی تردید میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(قرطبی ج ۱۲ صـ ۹۳ وغیرہ)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ الآیۃ ۷۴۔ **شانِ نزول:** مالک بن صیف اور کعب بن اشرف نے دوسرے دوسرے یہود کے ساتھ ملکر کہا کہ اللہ پاک نے تمام عالم کو چھ روز میں پیدا کیا لیکن چونکہ تھک گیا تھا اس وجہ سے ساتویں بروز ہفتہ تھکن ماندگی اتری انکی جہالت کا اظہار کرنے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰھُمْ بِالْعَذَابِ الآیۃ ۷۶۔ **شانِ نزول:** جب اہل مکہ پر قحط سالی کی تکلیف انتہا کو پہونچ گئی اور مرداروں اور خون تک کھانے کی نوبت آگئی تب ابو سفیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے مدینہ طیبہ آئے پھر حاضر ہو کر عرض کی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم تو اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین کہتے ہو پھر تمہاری اس رحمت عامہ سے اہل مکہ کیوں محروم ہیں۔ تم اپنے بڑوں کو تلوار سے قتل کرتے اور چھوٹوں کو بھوک اور قحط کی آگ سے جلاتے ہو اس حال کی اظہار میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بیضاوی وغیرہ)۔

سورۃ المؤمنون:۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ الآیۃ ۲۔ **شانِ نزول:** صحابۂ کرام رضؓ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب اُردو صـ ۲۶۲)۔

فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ۔ الآیۃ ۱۴۔

شانِ نزول:۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے چار آیات میں اپنے رب سے موافقت کی ہے۔ جب آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ الخ نازل ہوئی تو میں نے کہا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین چنانچہ یہ آیت اسی طرح سے نازل ہوئی (ابن کثیر اُردو صـ ۱۸ پ و لباب اُردو صـ ۲۶۲)

مُسْتَکْبِرِیْنَ بِہٖ سٰمِرًا الآیۃ ۶۷۔ **شانِ نزول:** قریش طواف کعبہ کرنے کی بجائے اس کے اردگرد بیٹھ کر گپیں ہانکا کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب اردو صـ ۲۶۳)

وَلَقَدْ اَخَذْنٰھُمْ بِالْعَذَابِ (الآیۃ ۷۶) **شانِ نزول:** حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کی وجہ سے مکہ میں جب قحط سالی ہونے لگی تو ابو سفیان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر

Scanned by CamScanner

رشتہ داریوں کے واسطے سے کہتا ہوں کہ ہم اب تو لید اور خون کھانے لگیں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مختصر ابن کثیر جز۲ ص۵۷۱ از نسائی شریف)

سورۃ النور۔ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً۔ الآیۃ ۳ **شانِ نزول**: اصحاب نبیؐ میں سے ایک صحابی نے ام مہزول سے جو ایک حرام کار عورت تھی نکاح کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر جز ۳ ص۲۷۱)

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ الآیۃ ۶ **شانِ نزول**:۔ ہلال بن امیہ نے نبیؐ کے سامنے اپنی عورت پر زنا کا الزام لگایا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس کا ثبوت لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! جب کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو ملوث پائے تو کیا وہ اسکی ثبوت کیلئے گواہ ڈھونڈتا پھرے؟ لیکن رسول اللہؐ نے پھر یہی فرمایا کہ ثبوت یا تمہاری پیٹھ پر حد ہلال نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں سچا ہوں۔ میری پیٹھ کو حد سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ ضرور وحی نازل فرمائے گا۔ اس پر جبرئیل علیہ آیت کے ساتھ نازل ہوئے۔ (لباب اردو ص۲۶۶ از بخاری)

ABDUSSAMAD RASHIDI
(Saharanpur)

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ (الآیۃ ۱۱)

شانِ نزول:۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو آپؐ اپنی بیویوں پر قرعہ ڈالتے تھے قرعہ اندازی میں جس بیوی کا نام نکل آتا اسے آپؐ اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک غزوہ کے موقع پر آپؐ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو اس میں میرا نام نکل آیا چنانچہ میں آپؐ کے ساتھ روانہ ہوگئی۔ یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ اس لئے سفر کے دوران میں باپردہ سوار کرائی جاتی اور اتاری جاتی تھی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ سے فارغ ہوکر واپس لوٹے اور ہم مدینے کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات آپؐ نے علی الصباح کوچ کا حکم فرمایا۔ میں رفع حاجت کیلئے لشکر گاہ سے دور چلی گئی اور جب فارغ ہوکر واپس اپنی سواری کے پاس پہنچی اور اپنی چھاتی پر ہاتھ پھیرا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا یمنی خذف کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے کے لئے الٹے پاؤں واپس چلی گئی اور اسے تلاش کرنے میں مجھے دیر ہوگئی ادھر جن لوگوں کے ذمے مجھے اونٹ پر سوار کرانے کا کام تھا انہوں نے یہ سمجھ کر کہ میں ہودہ میں بیٹھ گئی ہوں میرا خالی ہودہ اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں گوشت اور دودھ کی کمی کی وجہ سے ہم عورتیں سادہ غذا کھاتی تھیں اور اس لئے ہلکی پھلکی تھیں اس لئے ہودہ اٹھانے والوں کو وزن سے یہ اندازہ نہ ہوسکا کہ میں ہودہ میں نہیں ہوں۔ لہٰذا وہ اونٹ لیکر چل دیئے جب مجھے ہار ملا اور واپس لشکر گاہ میں پہنچی تو قافلہ جاچکا تھا۔ وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ لہٰذا میں اس نیت سے اپنی جگہ پر بیٹھ گئی کہ جب وہ مجھے اپنے ساتھ نہ پائیں گے تو مجھے لے جانے کیلئے واپس آئیں گے۔ میں اسی انتظار میں بیٹھی تھی کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ اور میں وہیں سوگئی، صفوان بن معطل سلمی بھی لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے صبح کو اٹھ کر جب وہ لشکر کے پیچھے روانہ ہوئے تو انہیں ایک سوئے ہوئے انسان کی شبیہ نظر آئی اور جب قریب آکر مجھے دیکھا تو پہچان لیا۔ کیونکہ پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے وہ مجھے دیکھا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں استرجاع کی آواز سے جاگ اٹھی اور اپنی چادر سے

Scanned by CamScanner

منہ ڈھانپ لیا خدا کی قسم! نہ تو اس نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے استرجاع کے علاوہ اس کے منہ سے کوئی اور کلمہ سنا، بس اس نے
اپنے اونٹ کو بٹھا کر اسکے گھٹنے باندھ دیئے اور میں اس پر سوار ہوگئی اسکے بعد وہ اُونٹ کو کھینچتا ہوا پیدل چلتا رہا حتیٰ کہ دوپہر
کی چلچلاتی دھوپ میں جبکہ قافلہ ابھی ٹھہرا ہی تھا کہ ہم نے لشکر کو جالیا پس میرے بارے میں جس جس کا ہلاک ہونا تھا ہلاک
ہوا اور بہتان باندھنے والوں میں سے جو سب سے زیادہ سرگرم تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا جب ہم مدینے پہنچے تو میں
ایک مہینہ بیمار پڑی رہی لوگوں میں بہتان کے چرچے ہو رہے تھے مگر مجھے اس کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ حتیٰ کہ ایک دن جبکہ میں کمزور
ہو چکی تھی امّ مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کیلئے باہر کھلے میدان میں گئی اس زمانے میں گھروں کے ساتھ پاخانے بنانے کا رواج
نہ تھا اور ہم قضائے حاجت کیلئے گھروں سے باہر میدان میں نکل جاتی تھیں راستہ میں امّ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ گیا۔ اور
وہ گر پڑیں اس پر امّ مسطح نے کہا کہ خدا مسطح کا ستیاناس کرے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ تو تم نے بہت بُری
بات کہی ہے کیا تم اس شخص کو کوستی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک تھا؟ اس نے کہا کہ اے بیٹی! کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ کیا کہتا
پھرتا ہے۔ ؟ میں نے کہا کہ ایسی کیا بات ہے؟ اس پر اس نے اہل افک کی تمام باتیں مجھے بتائیں یہ سنکر میری بیماری اور بڑھ
گئی اس کے بعد جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے تو میں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماں باپ کے گھر جانیکی
اجازت مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ دراصل میں اپنے والدین سے اس بہتان کی تصدیق کرنا چاہتی
تھی چنانچہ میں ماں باپ کے گھر چلی گئی اور وہاں جاکر امی) ماں سے پوچھا کہ لوگوں میں یہ کیسی باتیں ہو رہی ہیں؟ اس نے
کہا کہ اے بیٹی! صبر کرو بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی خوبصورت عورت کے خلاف جس سے اس کا خاوند محبت کرتا ہو اور اسکی
سوکنیں بھی ہوں تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں میں نے کہا کہ سبحان اللہ! کیا لوگ بھی یہ باتیں کر رہے ہیں؟ پھر میں ساری رات
روتی رہی حتیٰ کہ روتے روتے صبح تک میرے آنسو خشک ہو گئے اور نیند اُچاٹ ہو گئی جب وحی کے نزول میں دیر ہو گئی
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو مشورہ کرنے کیلئے بلایا حضرت اسامہ نے
جسے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ کی پاکدامنی کا یقین تھا عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں اور
ہم ان میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں پاتے لیکن حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں آپ صلعم پر
کوئی تنگی تو نہیں رکھی اور عائشہ رضؓ کے علاوہ اور بھی بہت سے عورتیں موجود ہیں اور اگر آپ تحقیق کریں تو لونڈی سے
پوچھ لیں وہ آپ کو سچ بات بتادیگی اس پر آپ نے بریرہ کو بلا کر پوچھا کہ اے بریرۃ کیا تم نے عائشہ رضؓ میں کوئی شک میں
ڈالنے والی بات دیکھی ہے؟ بریرۃ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث
فرمایا ہے میں نے حضرت عائشہ رضؓ میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی جس کا میں ان پر الزام دھر سکوں سوائے اس کے کہ وہ کم سن
لڑکی ہیں آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر کھا جاتی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلعم کھڑے ہو گئے اور عبداللہ بن ابی کی
شکایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! مجھے اس شخص سے کون نجات دلائے گا جس نے میرے اہل کے بارے میں
ایذا پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم! میں اپنے بیوی میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں پاتا۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ اس روز آنسوؤں
کا ایک قطرہ بہائے بغیر میں سارا دن روتی رہی۔ پھر اگلی رات روتی رہی نہ میرے آنسو بہے اور نہ میری آنکھ لگی یہانتک کہ
میرے والدین گمان کرنے لگے کہ شاید روتے روتے میرا کلیجا پھٹ جائے گا۔ ایک روز میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور

Scanned by CamScanner

میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی میں نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی اور میرے پاس بیٹھ کر وہ بھی رونے لگی۔ اس اثناء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگئے اور سیدھے میرے پاس آکر بیٹھ گئے۔ اس وقت تہمت پر ایک مہینہ گذر چکا تھا۔ لیکن میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہوئی تھی آپ صلے اللہ علیہ وسلم تشہد پڑھا اور پھر فرمایا کہ اے عائشہ رض! تمہارے بارے میں مجھے یہ باتیں پہنچی ہیں اگر تم بے قصور ہو تو اللہ تعالیٰ خود تمہاری برأت فرما دے گا، اور اگر تم سے کوئی قصور سرزد ہو گیا ہے تو توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگو جب بندہ اپنے جرم کا اعتراف کر کے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب آپ صلے اللہ علیہ وسلم بات کر چکے تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیں لیکن انہوں نے کہا خدا کی قسم! میں تو نہیں جانتا کہ آپ ص کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں مگر اس نے بھی کہا کہ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا کہ میں کیا کہوں اگرچہ اس وقت میں ایک کم سن لڑکی تھی۔ لیکن میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں جانتی ہوں کہ ایک بات تمہاری کانوں میں پڑ گئی ہے اور وہ تمہارے دلوں میں بیٹھ گئی ہے حتیٰ کہ تم نے اسے سچ مان لیا ہے اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے بری ہوں تو تم میری بات کو سچ نہ مانو گے حالانکہ خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا اگر میں اس بات کا اعتراف کروں جس سے خدا جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو تم اسے سچ مان لوگے خدا کی قسم! اب میری اور تمہاری مثال اس کے سوا کوئی نہیں کہ حضرت یوسف ع کے باپ کی طرح کہوں کہ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ اس کے بعد میں پیچھے ہٹ کر اپنے بستر پر لیٹ گئی خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ابھی اٹھے بھی نہ تھے اور اہل خانہ میں سے بھی ابھی کوئی باہر نہ نکلا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی آپ ص پر اسی طرح کی شدت طاری ہو گئی جیسی کہ وحی نازل ہوتے وقت آپ پر طاری ہوتی تھی جب وحی نازل ——— ہو چکی تو پہلا کلمہ جو آپ ص نے فرمایا یہ تھا کہ اے عائشہ رض مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت فرما دی ہے میری ماں نے مجھ سے کہا کہ اٹھو اور رسول اللہ ص کا شکریہ ادا کرو لیکن میں نے کہا کہ میں ہرگز نہ اٹھوں گی اور نہ شکریہ ادا کروں گی سوائے اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کے جس نے میری بے گناہی نازل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیات نازل فرمائیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ جَاؤُا بِالْاِفْکِ دس آیات تک۔ (مختصر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸۴ ولباب اردو ص ۲۶۹)۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ ...

شان نزول :۔ حضرت ابو بکر رض جو قرابتداری اور مفلسی کی وجہ سے مسطح پر خرچ کرتے تھے کہا کہ خدا کی قسم عائشہ رض پر الزام لگانے کے بعد اب میں مسطح پر کوئی خرچ نہ کروں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب اردو ص ۲۷۶)

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا ۔ (الآیۃ ۲۷)۔

شان نزول :۔ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنے گھر میں کبھی ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ ایسی حالت میں کوئی مجھے دیکھے لیکن میرے گھر والے اسی حالت میں میرے پاس آجاتے ہیں اس کا میں کیا کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب اردو ص ۲۷۵)۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا ۔ (الآیۃ) ۲۹

Scanned by CamScanner

شانِ نزول :۔ جب استیذان فی البیوت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قریش کے تاجر کیا کریں جو مکہ اور مدینہ اور شام کے درمیان تجارتی سفر میں رہتے ہیں اور راستے میں ایسے مکانات ان کو معلوم ہیں جن میں کسی کی رہائش نہیں وہ کس طرح ان گھروں کے مالکوں سے اجازت مانگیں اور ان کو سلام کریں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(لباب اردو صہ۲۷۶)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ الآیۃ ۳۱ ۔ **شانِ نزول** :۔ اسماء بنت مرثدؓ کا مکان بنو حارثہ کے محلہ میں تھا۔ ان کے پاس عورتیں آتی تھیں اور دستور کے مطابق اپنے پیروں کے زیور اور سینے اور بال کھولے ہوئے آیا کرتی تھیں۔ حضرت اسماءؓ نے کہا یہ کیسی بُری بات ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں (ابن کثیر جز ۳ صہ۲۹۱)

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ الآیۃ ۳۱ **شانِ نزول** :۔ ایک عورت ایک ریوڑ لے کر روانہ ہوئی جب ایک قوم کے قریب سے اس کا گذر ہوا تو وہ زمین پر پاؤں مار مار کر چلنے لگی جس سے اس کی پازیبوں کی جھنکار سنائی دی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب النقول اردو صہ۲۷۷)۔

وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ الآیۃ ۳۳ ۔ **شانِ نزول** :۔ اصبح کہتے ہیں کہ میں میرے مولیٰ حویطب بن عبداللہ سے مکاتبت کی درخواست کی تو اس نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب النقول اردو صہ۲۷۷)

وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیٰتِکُمْ الآیۃ ۳۳ **شانِ نزول** :۔ عتبہ بن ربیعہ بن امیہ ظہورِ اسلام اور بعثت سید الانام سے پہلے پہلے سچے دین کا طالب اور گوشہ نشین عابد خلوت نشین راہب تارک الدنیا بن کر ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا۔ جب اسلام آچکا اور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تو اس ازلی بدنصیب نے توفیق اسلام نہ پائی اور ایمان قبول نہ کیا اس کے تمام اعمال برباد ہونے کے بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بعض نے کہا کہ یہ شیبہ بن شمس کے بارے نازل ہوئی۔ (قرطبی جز ۱۲ صہ۲۸۲ وغیرہ)۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَی الآیۃ ۴۸۔ **شانِ نزول** : بشر منافق کا ایک یہودی سے کسی حصۂ زمین پر جھگڑا ہوگیا۔ یہودی تو بولا کے چل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کا فیصلہ فرما دیں گے لیکن منافق کمبخت بولا کہ نہیں محمدؐ تو (معاذ اللہ) ہم پر ظلم کریں گے اس لئے میں وہاں نہیں جاؤنگا۔ اس لئے چلو کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرالیں اس پر یہ آیت اتری۔ (قرطبی جز ۱۲ صہ۲۹۳ و مدارک)۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ الآیۃ ۵۵۔

شانِ نزول :۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نزولِ وحی اور اعلانِ نبوت کے بعد دس سال مکہ مکرمہ میں رہے تو ہر وقت کفار و مشرکین کے خوف میں رہے پھر ہجرتِ مدینہ کا حکم ہوا تو یہاں بھی مشرکین کے حملوں سے ہر وقت کے خطرہ میں رہے کسی شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی ہم پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہم ہتھیار کھول کر امن و اطمینان کے ساتھ رہ سکیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئیں۔ (قرطبی جز ۱۲ صہ۲۹۷ وغیرہ)۔

صہ۳ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ الآیۃ :۔ شانِ نزول: عبداللہ بن ابی اپنی لونڈی کو جس کا نام مسیکہ تھا اس کی مرضی کے خلاف زنا پر مجبور کرتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر صہ۶۱۶ ج ۲)۔

Scanned by CamScanner

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ ۔ (الآیۃ ۵۸) ۔

شانِ نزول : اسماء بنت مرثد کا غلام ایسے وقت میں آجاتا تھا جس وقت آنا انکو ناگوار ہوتا تھا۔ انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (قرطبی ج ۱۲ صـ ۳۰۲ وغیرہ) ۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى ۔ الآیۃ ۶۱ **شانِ نزول :** جب کوئی آدمی کسی اندھے یا لنگڑے یا مریض کو لے کر اپنے باپ یا بھائی یا بہن یا چچی یا خالہ کے گھر جاتا تو یہ معذور اس کے ہمراہ جانے سے کتراتے تھے اور کہتے تھے کہ تم ہمیں دوسروں کے گھروں سے کھانا کھلانے کیلئے لے جاتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (ابن کثیر جز ۳ صـ ۳۱۲) ۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ۔ (الآیۃ ۶۱) ۔

شانِ نزول : ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت " یا یہا الّذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل نازل ہوئی تو صحابہ رضے آپس میں کہا کہ کھانے پینے کی چیزیں بھی مال ہیں تو ہمیں یہ بھی حلال نہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ کھائیں چنانچہ وہ اس سے بھی رُک گئے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (ابن کثیر جز ۳ صـ ۳۱۴) ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ (الآیۃ ۶۲) ۔

شانِ نزول : جنگ احزاب کے سال قریش نے ابوسفیان کی قیادت میں کوچ کیا تو مدینے کے قریب مجمع السیال پر اُترے اور غطفان روانہ ہوئے تو احد کے پاس بمقام نعمیٰ قیام کیا ۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی حفاظت کیلئے خندق کھودی جس میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس خود اور مسلمانوں نے ملکر کام کیا لیکن منافقین نے کمزوری دکھائی اور خندق کی کھدائی میں حصّہ نہ لیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر چوری چھپے گھروں کو کھسک جاتے تھے برعکس انکے جب کسی مسلمان کو گھر جانے کی ضرورت پڑتی جس کے لئے جانا ضروری ہوتا تو اجازت لے کر جاتا اور پھر حاجت پوری ہوتے ہی خود بخود واپس آکر جنگ میں شریک ہو جاتا انہیں مسلمانوں کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (قرطبی ج ۱۲ صـ ۳۲۱ ولباب اُردو صـ ۲۸۱) ۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ ۔ (الآیۃ ۶۳)

شانِ نزول : لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب بلاتے تو آپ کے نام یا کنیت سے معمولی طور پر جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس گستاخی سے منع فرمایا کہ نام نہ لو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہہ کر پکارو تاکہ آپکی بزرگی اور عزت وادب کا پاس رہے ۔ (ابن کثیر جز ۳ صـ ۳۱۶)

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ الآیۃ ۶۳ ۔

شانِ نزول : جمعہ وعید وغیرہ میں جب کسی مسلمان کو کوئی ضرورت پیش آتی تو رسول اللہ صـ سے اجازت لیکر جاتا اور اگر آپ خطبہ میں ہوتے تو انگلی کے اشارہ سے اجازت لے لیتا اور جب وہ مسلمان اجازت سے کسی جگہ جانے لگتا تو کوئی کوئی منافق بلا اجازت ساتھ میں کھسک جاتا کیونکہ منافقوں کو نماز اور خطبہ گراں معلوم ہوا کرتا تھا، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مراسیل ابی داؤد) ۔

Scanned by CamScanner

سورۃ الفرقان۔ تبارک الذی ان شاء ۔ الآیۃ ۱۰ ۔

شان نزول: نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا کہ اگر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین کی کنجیاں اور خزانے عطا کر دیتے ہیں اس کے بعد بھی آخرت میں آپ کیلئے ہمارے پاس کوئی کمی نہ ہوگی آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا میں کوئی چیز درکار نہیں بلکہ یہ سب کچھ میرے لئے آخرت کے واسطے جمع کر دیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۶۲۵)۔

وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انھم ۔ (الآیۃ ۲۰) ۔

شان نزول: جب مشرکین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فاقہ کشی کی طعنہ زنی کی اور کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (قرطبی ج۱۳ ص۱۲) ۔

ویوم یعض الظالم (الآیۃ ۲۷) ۔ **شان نزول:** ابی بن خلف نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اور عقبہ بن ابی معیط اس پر اسے برا بھلا کہتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مختصر ابن کثیر ج۲ از لباب ص۱۶۳) ۔

وقال الذین کفروا ۔ (الآیۃ ۳۲) ۔

شان نزول: مشرکین کہتے تھے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہیں جیسا کہ انکا گمان ہے تو پھر ان کا رب ان کو نزول وحی کا عذاب کیوں دیتا ہے؟ سارا قرآن یکبارگی کیوں نازل نہیں کر دیتا؟ ایک ایک اور دو دو آیتیں کیوں نازل کرتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب النقول اردو ص۲۸۳ از مختارہ) ۔

ارأیت من اتخذ الٰھہ ۔ (الآیۃ ۴۳) **شان نزول:** ۔ مشرک لوگ لکڑی پتھر اور مٹی کی پوجا کیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی لکڑی خوبصورت دیکھی یا کوئی مٹی یا پتھر عمدہ پایا تو فوراً اس کو لے لیا اور اس کا بت بنا کر پوجنا شروع کر دیا پہلا پرانا بت چھوڑ دیا ان لوگوں کی شناعت اور قباحت حال بیان کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (معالم)

والذین لا یدعون الآیۃ ۶۸ ۔ **شان نزول:** ۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا جرم کبیرہ گناہ ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد یہ ہے کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیگی پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے گناہ کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے طور پر یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۶۳۹) ۔

سورۃ شعراء ۔ **شان نزول:** جب قرآن جیسی بے مثل فصیح و بلیغ کتاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور اس پر بھی کفار عرب ایمان نہ لائے تو سرور عالمؐ جن کو اپنی قوم کے ایمان کا نہایت درجہ اشتیاق تھا سخت مغموم ہوئے تو تسلی کیلئے انبیاءؑ کے کچھ قصے سنانے کو یہ مقدس سورہ نازل ہوئی ۔ (معالم التنزیل) ۔

افرأیت ان متعناھم (الآیۃ ۲۰۵) ۔ **شان نزول:** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پریشانی کی حالت میں دیکھا گیا جب اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہ پریشانی ہو جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے بعد میری امت ہی میں سے میرے دشمن ہونگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ مسرور ہو گئے ۔ (لباب اردو ص۲۸۶) ۔

واخفض جناحک ۔ الآیۃ ۲۱۵

Scanned by CamScanner

شانِ نزول: جب آیت وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِینَ نازل ہوئی تو آپ ؐ نے اپنے اہل بیت اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے ابتدا کی یہ بات مسلمانوں پر دشوار گذری اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب ص۴۸۵ اردو از ابن جریر)

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الغَاوُنَ ۔ الآیۃ ۲۲۴ ۔

شانِ نزول: رسول اللہ ؐ کے عہد مبارک میں دو شاعر نے جن میں سے ایک انصاری تھا اور دوسرا کسی اور قوم سے تھا ایک دوسرے کی ہجوگوئی کی ان دونوں کے ساتھ اپنی اپنی قوم کے بہکے ہوئے بیوقوف افراد بھی تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (مختصر ابن کثیر ج۲ ص۶۶۳ وغیرہ)۔

اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا ۔ (الآیۃ پ۲۲۷)۔

شانِ نزول: جب آیت وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الغَاوُونَ الخ میں شاعروں کی بُرائی بیان فرمائی گئی تو حضرت حسان بن ثابت رضؓ و عبداللہ بن رواحہ و کعب بن مالک رضؓ نے رونے کی حالت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ؐ اللہ تعالیٰ تو یہ آیت نازل کرنے کے وقت بھی جانتے ہیں کہ ہم شعراء ہیں پس نبی ؐ نے آیتِ مذکورہ کی تلاوت کی (قرطبی ج۱۳ ص۱۵۳)۔

سورۂ قصص: ۔ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الحَقُّ ۔ (الآیۃ ۴۸) **شانِ نزول:** قریش کی ایک قوم نے یہودیوں کو کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو دعوای پیغمبری کا کرتا ہے یہ کیونکر ہے۔ یہودیوں نے توریت سے تعریف اور صفت اور شکل سب حضرت پیغمبر ؐ کی بیان کی اور کہا کہ اگر یہ سچ پیغمبر ہوتا تو حضرت موسیٰ ؑ ... کی طرح ان کے بھی معجزے ہوتے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(موضح القرآن ص۴۱۱)۔

وَلَقَد وَصَّلنَا لَهُم (الآیۃ ۵۱)۔ **شانِ نزول:** رفاعہ قرظی کہتے ہیں کہ یہ آیت دس آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جن میں سے ایک میں ہوں۔ (لباب النقول اردو ص۲۸۶ از طبرانی)۔

اَلَّذِینَ اٰتَینٰهُمُ الکِتٰبَ (الآیہ ۵۲)۔

شانِ نزول: یہ آیت اہل کتاب کے چند آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حق پر تھے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو وہ آپ ؐ پر بھی ایمان لے آئے ان میں سے عثمان رضؓ اور عبداللہ بن سلام رضؓ بھی ہیں۔

(قرطبی ج۱۳ ص۲۹۶ وغیرہ)

اِنَّکَ لَا تَهدِی مَن اَحبَبتَ ۔ الآیۃ ۵۶ ۔

شانِ نزول: جب ابو طالب کا وقت وفات نزدیک آیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے سند پکڑوں گا ان دونوں نے ابو طالب سے کہا۔ ہائیں کیا ابو طالب تو عبدالمطلب کے دین سے پھرا جاتا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تو بار بار وہی کلمہ ارشاد فرماتے تھے اور یہ دونوں وہی کہتے تھے یہاں تک کہ اخیر میں ابو طالب نے یہی کہہ دیا کہ میں تو عبدالمطلب ہی کے مذہب پر ہوں اور کلمۂ طیبہ نہ پڑھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہت رنج ہوا اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری شریف ثانی ص۷۰۲)۔

یہود نے پیغمبر علیہ السلام کے ۔ قریش نے توریت کا بھی علم نہ مانا اور کہا۔

Scanned by CamScanner

وَقَالُوْا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰی ۔ (الآیۃ ۵۷)۔

شانِ نزول: ۔ قریش کے چند آدمیوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر ہم آپکی پیروی کرلیں تو لوگ ہمیں اچک لیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب النقول اردو صـ۲۸۸)۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ (الآیۃ ۶۱) **شانِ نزول:** ۔ یہ آیت حضرت حمزہ رضؓ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی (قرطبی صـ۳۰۳ جلد ۱۳)

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۔ (الآیۃ ۶۸) ۔ **شانِ نزول:** ولید بن مغیرہ آنحضرتؐ پر وحی اور قرآن اترنے اور آپ کی نبوت کو مستعبد سمجھا تھا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (کمالین صـ۱۵ پ۲۰)۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ ۔ الآیہ ۸۵) **شانِ نزول:** جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکّہ سے روانہ ہو کر بمقام جحفہ پہنچے تو آپؐ کو مکے کی یاد ستانے لگی اسپر یہ آیت نازل فرمائی (مختصر ابن کثیر ج۳ صـ۲۰۶)۔

قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ ۔ (الآیہ ۸۵) ۔ **شانِ نزول:** ۔ کفار مکہ آپؐ کو انک لفی ضلال کہتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (کمالین صـ۹۵ جلد ۲)

سورۂ عنکبوت: الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ ۱ تا ۲۔

شانِ نزول: ۔ یہ آیت عمار بن یاسر کے متعلق نازل ہوئی جب انہیں مشرکوں نے اذیت ناک تکلیفیں دیں (کمالین صـ۱۰ پ۲۰)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ (الآیۃ ۸) ۔ **شانِ نزول:** ۔ امّ سعد نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کا حکم نہیں دیا ہے؟ خدا کی قسم! میں کھانا پینا چھوڑ دونگی۔ تا آنکہ مجھے موت آجائے یا تم کفر اختیار کرلو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ج۱۳ صـ۳۲۸ وغیرہ)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ (الآیہ ۱۰) **شانِ نزول:** ۔ یہ آیت ان لوگوں کی بارہ میں نازل ہوئی۔ جو صرف زبان سے ایمان لاتے تھے لیکن جب کسی قسم کی تکلیف پہونچتی تھی تو گھبرا کر استقامت سے ہٹ جاتے تھے۔ (قرطبی ج۱۳ صـ۳۳۰)۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ (الآیۃ ۴۵) ۔ **شانِ نزول:** ۔ ایک انصاری غلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔ لیکن کوئی گناہ ایسا نہیں تھا جس کے وہ مرتکب نہوں الغرض صورتحال سرور عالمؐ سے بیان کی گئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکو عنقریب اسکی نماز گناہوں سے روک دے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا چند ہی دن گذرے تھے کہ وہ تمام نامناسب حرکتوں سے تائب ہوگئے اور بڑے پرہیز گار صحابی ہوگئے۔ اس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ (الآیۃ ۵۱) ۔ **شانِ نزول:** مسلمانوں میں سے چند آدمی چند کتابیں اٹھا لائے جن میں انہوں نے یہودیوں سے سنی ہوئی کچھ باتیں لکھی ہوئی تھیں اس پر نبیؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کتنی گمراہ ہے جس کے افراد ان باتوں کو چھوڑ کر جو ان کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکی طرف لایا ہوں ان باتوں کو چھوڑ کر جو ان کا نبیؐ انکی طرف

Scanned by CamScanner

لایا ہوں۔ ان باتوں کی طرف جن کو دوسرے نبی دوسرے لوگوں کی طرف لایا ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(قرطبی ج ۱۳ صفحہ ۳۵۵ وغیرہ)

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ (الآیۃ ۵۶) ۔ **شان نزول :** ابتدائے اسلام میں بیچارے مسلمان اپنے کمزوری اور تعداد میں کم ہونیکے باعث کفار کے نرغہ میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور وہ انکو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مانع آتے تھے چنانچہ اسی ترا سی گھر تو حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے اور سرور عالم ﷺ معہ دوسرے اصحاب کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ لیکن بعض مسلمان تعلقات معاش وقلت زاد اور کمی استعداد کے باعث بدستور مکہ میں ٹھہرے رہے۔ اس وقت ترغیب دینے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ج ۱۳ صفحہ ۳۵۷ وغیرہ) ۔

اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ۔ الآیۃ ۵۹ **شان نزول :** پہلی آیت جو ہجرت کے بارے میں ترغیب دلانے کو نازل ہوئی تھی اسکو مسلمانان مکہ نے سنکر ہجرت کا پختہ ارادہ کرلیا لیکن طبیعت میں یہ خطرہ گذرا کہ وہاں مدینہ میں اسباب معاش مہیا نہ ہوئے تو کیسے گذر گی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ (الآیۃ ۶۰) **شان نزول :** ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہر سے باہر نکلا حتیٰ کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوگئے اور کھجوریں چن چن کر کھانے لگے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابن عمر! تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے اشتہا نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تو بھوک لگ رہی ہے۔ میں نے چار روز سے کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی مجھے ملا ہے حالانکہ اگر میں چاہوں اور اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو وہ مجھے قیصر وکسریٰ جیسے خزانے عطا فرما دے۔ اے ابن عمر! جب تم کسی قوم کو دیکھتے ہو جو اپنے لئے رزق جمع کر لیتی ہے لیکن پھر بھی ان کا یقین پختہ نہیں ہوتا تو تمہیں ان کا یہ فعل کیسے لگتا ہے؟ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! ابھی ہم ایک دوسرے سے جدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے خزانوں کا اذن نہیں دیا ہے۔ اور نہ خواہشات کی پیروی کرنے کا۔ میں نہ تو درھم ودینار جمع کرتا ہوں اور نہ کل کیلئے رزق جوڑ کر رکھتا ہوں (قرطبی ج ۱۳ صفحہ ۳۵۹) ۔

اَوَلَمْ یَرَوْا (الآیۃ ۶۷) **شان نزول :**۔ کفار نے کہا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ پر ایمان لانے میں ہمیں کوئی امر مانع نہیں سوائے اسکے کہ اگر ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو لوگ ہمیں اچک لیں گے۔ کیونکہ ہم تعداد میں اعراب کی نسبت بہت کم ہیں جونہی آپ ﷺ کے دین میں ہماری شمولیت کی خبر ان تک پہنچے گی وہ ہم کو اچک لیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب اردو) ۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا۔ الآیۃ ۶۹ **شان نزول :** جب آیت الٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ الخ اہل مکہ کے چند آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی ﷺ کے پاس جانے کے ارادہ سے نکلے تو مشرکین نے انہیں روک لیا اور وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ گئے۔ اسیران کے بھائیوں نے انہیں لکھا کہ تمہارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اس پر وہ دوبارہ نکل پڑے سو جس نے قتل ہونا تھا قتل ہوا اور جس نے بچنا تھا وہ بچ گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب اردو صفحہ ۲۹) ۔

سورۂ روم: الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ (الآیۃ ۱-۲) **شان نزول :** سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت

Scanned by CamScanner

میں سلطنت روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھی اور ملک فارس پر آتش پرستوں کا قبضہ تھا۔ خسرو پرویز فرمان روائے فارس نے اپنے دو بہادر سرداروں شہر یار اور فرخان ماتحتی میں ایک لشکر جرار روانہ کر کے روم پر حملہ کیا اور روم کے سرحدی چند شہر فتح کر لئے الغرض روم نے شکست کھائی تو روم کی اس مغلوبیت پر اہل مکہ کو مسلمانوں پر آوازے کسنے کا موقع مل گیا۔ اور مسلمانوں کو رومیوں کی شکست پر رنج ہوا اس لئے کہ رومی لوگ بھی اہل کتاب تھے اور اہل فارس کسی کتاب کے ماننے والے نہ تھے۔ اور بے دین مشرکین مکہ کے مانند تھے۔ کفار مکہ طعنے مارنے لگے اور ہنس ہنس کر کہنے لگے کہ مسلمانو یہ فارس کا روم پر جو غلبہ ہوا ہے تو اس میں ہمارے واسطے نیک فالی ہے۔ جس طرح اہل فارس آتش پرست روم یعنی نصاریٰ اہل کتاب پر غالب ہوئے ایسے ہی کسی دن ہم بت پرست تم قرآن والوں پر غالب آویں گے۔ اس وقت یہ آیت اتری۔ (روح المعانی ولباب اردو صفحہ ۲۹)

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَءُ الْخَلْقَ۔ (الآیۃ ۲۷)۔

شان نزول: کفار کو اس بات پر اچنبھا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مرے ہوئے مردوں کو پھر سے زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ (الآیۃ ۲۸)۔ **شان نزول:** کفار قریش ان الفاظ میں حج کے موسم میں تلبیہ کرتے تھے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۳)۔

سورۂ لقمان:۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي۔ (الآیۃ ۶)۔

شان نزول:۔ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے ایک مغنیہ خریدی اور جب کسی آدمی کے بارے میں اسے پتہ چلتا کہ وہ اسلام قبول کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اسے بلا کر گانے والی لونڈی کے پاس لے جاتا اور لونڈی سے کہتا کہ اسے کھلاؤ پلاؤ۔ اور گانے سناؤ پھر اس شخص سے کہتا کہ تم کو محمد جس نماز اور روزے کی طرف بلاتے ہیں یہ چیز اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ج ۱۴ ص ۵۲)۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ۔ (الآیۃ ۱۲)۔ **شان نزول:** حضرت لقمان کی نصیحتیں یہود میں زیادہ تر مشہور تھے۔ اہل عرب جب کسی معاملہ میں یہود کی طرف رجوع کرتے تھے تو ان ہی کی نصیحتیں بطور ضرب المثل بیان کی جاتی.. تھیں۔ اہل اسلام نے بھی چاہا کہ ان کی نصیحت معلوم کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائیں۔

وَإِنْ جَاهَدَاكَ۔ (الآیۃ ۱۵)۔

شان نزول: سعد بن ابی وقاص رضؓ جب مسلمان ہوئے تو انکی ماں نے قسم کھائی کہ نہ تو میں دھوپ سے اٹھوں گی اور نہ کھانا کھاؤں گی۔ جبتک کہ سعد اسلام کو ترک نہ کرے اس نے یہ سمجھا تھا کہ ماں کی اطاعت مسلمانوں کے وہاں بھی فرض ہے تو یہ ضرور اس ترکیب سے معاذ اللہ مرتد ہو جائے گا۔ لیکن سعد نے کہا کہ میں تو اب ہرگز کافر نہ ہوں گا۔ اس حالت میں اسے تین دن گذر گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر لگی تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۳ وغیرہ)۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ (الآیۃ ۲۷) **شان نزول:** اہل کتاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روح کی بابت پوچھا تو اللہ تعالےٰ نے آیت قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔ نازل فرمائی اس پر اہل کتاب

Scanned by CamScanner

نے کہا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں کہ ہم کو تھوڑا علم دیا گیا ہے ۔ حالانکہ ہم کو توریت دی گئی ہے جو سراپا حکمت ہے اور جسے حکمت سے نوازا گیا گویا اسے خیر کثیر دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (لباب النقول اردو صـ ۲۹۷ از ابن جریر) ۔

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ ۔ (الآیۃ ۳۴) ۔

شان نزول: ایک بدو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری عورت حاملہ ہے ۔ بتائیے کہ وہ کیا جنے گی ؟ اور ہمارا علاقہ قحط زدہ ہے ۔ بارش کب ہوگی ؟ اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ میں کب پیدا ہوا ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم بتائیں کہ میں کب مروں گا ؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (ابن کثیر ج۳ صـ ۴۷۱)

سورۂ سجدہ: ۔ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ الآیۃ ۱ ۔

شان نزول: ۔ وہ کفار قریش جو مکہ میں رہتے تھے ۔ ان گرد و نواح کے دیہاتی قصباتی آدمیوں سے جو مکہ میں آکر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت کچھ پوچھنے لگتے تھے اور تصدیق و تحقیق کی غرض سے یہ چاہا کرتے تھے کہ اصل بات معلوم ہو جائے یہ کہا کرتے تھے کہ کچھ بھی نہیں بس ایک کتاب ہے جسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے طرف سے بنا لائے ہیں اور اس کو کلام الٰہی اور آسمانی وحی کہہ کر لوگوں کو سناتے اور بہکاتے ہیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ الآیۃ ۱۶ ۔

شان نزول: ۔ حضرت بلال رضؓ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھا کرتے تھے اور اصحاب رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد عشاء تک نمازیں پڑھتے رہتے تھے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ج۳) ۔

اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا ۔ الآیۃ ۱۸

شان نزول: ۔ یہ آیت علی بن ابی طالب رضؓ اور عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی ۔

(مختصر ابن کثیر ج۳ صـ ۷۶)

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الآیۃ ۲۸ **شان نزول:** ایک روز مسلمانوں نے کہا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ہم کو مشرکوں پر فتح اور غلبہ فتح مرحمت فرمائے گا ۔ اور جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ جس میں ہم کو عیش و آرام حاصل ہوگا اس پر مشرک لوگ بولے کہ اچھا یہ بھی تو بتلاؤ کہ فتح ہوگی کب اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

سورۂ احزاب: ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ الآیۃ ۱ ۔

شان نزول: ۔ ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ وغیرہ اہل مکہ نے اپنے اموال میں سے ایک حصہ دینے کی پیشکش پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول سے رجوع فرمالینے کی دعوت دی اور ساتھ ہی آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خوف دلایا کہ اگر آپ ﷺ نے رجوع نہ کیا تو منافقین اور یہود آپ کو قتل کر دیں گے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

(حاشیہ مختصر ابن کثیر ج۳ صـ ۸۰ از لباب)

Scanned by CamScanner

ماجعل اللہ لرجل۔ الآیہ ۴۔ شان نزول :۔ قریش کے ایک شخص کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، وہ شخص کہتا تھا کہ میرے اندر دو دل ہیں میں ان دونوں کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عقل سے بہتر پاتا ہوں۔ لعنۃ اللہ علیہ (قرطبی ص۱۱۶ ج۱۴)

وماجعل ازواجکم۔ الآیہ ۴۔ شان نزول :۔ کوئی مرد اپنی بیوی سے اس طرح کہہ دے کہ تیری پشت میرے لئے میری ماں کی پشت کی جگہ ہے۔ اس کا نام ظہار ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ طلاق تھی اور یوں کہتے تھے کہ ایسا کہنے سے عورت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے اسکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ادعوھم لآبائھم۔ الآیہ ۵۔

شان نزول :۔ زید بن حارثہ رضؓ کو زید بن محمد ﷺ کے نام سے پکارتے تھے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی (بخاری ج۲)

یا ایھا الذین آمنوا۔ الآیۃ ۹۔ شان نزول :۔ ہجرت کے چوتھے سال کفار قریش کا ایک لشکر عظیم دس ہزار حبشی و بنی کنانہ اہل تہامہ لیکر جن کا حاکم ابوسفیان تھا اور غطفان دس ہزار نجدی لے کر جن پر عیینہ بن حصین افسر تھا اور ہوازن اور یہود بنی قریظہ و بنی نضیر مدینہ میں چڑھ آئے یہ دیکھ کر سردار عالم ﷺ نے حضرت سلمان رضؓ کے مشورہ سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اس وقت مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی الغرض ایک مہینہ تک دور ہی دور سے تیر اندازی ہوتی رہی آخرکار اللہ تعالےٰ کا آسمانی لشکر مدد کو آپہونچا اور کافروں پر ایک سخت آندھی آئی جس سے آگیں بجھ گئیں تمام خیمے اکھڑ گئے گھوڑے بدک کر بھاگ گئے اور تمام کافر پشیمان ہو کر شکست کھائے ہوئے بھاگ پڑے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (مدارک)

واذ یقول المنفقون الآیہ ۱۲ شان نزول :۔ جنگ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے خندق کی کھدائی کے لئے نشان لگا دیئے جب کھدائی لگی تو خندق میں ایک سفید رنگ کا گولائی دار سخت پتھر نمودار ہوا رسول اللہ ﷺ نے کدال لے کر اس پر چوٹ لگائی تو اس میں شگاف پڑ گیا اور اس میں سے شعلہ نکلا جس سے اطراف مدینہ کے پہاڑوں کے درمیان روشنی پھیل گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور ساتھ ہی مسلمانوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا پھر آپ ﷺ نے دوسری چوٹ لگائی تو شگاف اور بڑھ گیا اور پتھر سے ایک شعلہ نکلا جس سے مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان فضا روشن ہوگئی اسپر رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے پھر نعرۂ تکبیر لگایا جب آپ ﷺ نے تیسری چوٹ لگائی تو پتھر ٹوٹ گیا اور اس میں سے روشنی نکلی جس سے دونوں پہاڑوں کی درمیانی فضا روشن ہوگئی جب آپ ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جب پہلی چوٹ لگائی تو مجھے حیرہ کے محل اور کسریٰ کے خزانے دکھائی دیئے اور جبرئیل ؑ نے مجھے بتایا کہ میری امت اس پر فتح پائے گی پھر جب میں نے دوسری چوٹ لگائی تو مجھے ارض روم کے سرخ محل دکھائی دیئے اور جبرئیل ؑ نے مجھے خبر دی کہ ان کو بھی میری اُمت فتح کرے گی اسکے بعد جب میں نے تیسری ضرب لگائی تو مجھے صنعاء کے محل نظر آئے اور جبرئیل ؑ نے کہا کہ آپ ﷺ کی امت انکو بھی فتح کرے گی اس پر منافقین کہنے لگے کہ کیا تم کو تعجب نہیں ہوتا؟ وہ تم کو جھوٹے قصے سناتے ہیں اور تم کو طفل تسلیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں یثرب میں بیٹھ کر حیرہ کے محل اور کسریٰ کے مدائن دیکھتا ہوں اور یہ کہ تم انپر فتح پاؤ گے حالانکہ تم ڈر کے مارے خندق کھود کر رہے ہو اور تم میں لڑنے کی طاقت نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب النقول اردو ص۲۴۲)

قد یعلم اللہ المعوقین الآیہ ۱۸ شان نزول : ایک شخص اتفاق سے حضور ﷺ کے نزدیک سے واپس ہو کر اپنے بھائی کو دیکھا کہ روٹی اور شراب و کباب سامنے رکھے ہے وہ بولے کہ تم تو عیش و طرب میں ہو حالانکہ ہم نیزہ اور تلواروں کے درمیان ہیں تو اس نے جواب دیا کہ تم بھی یہیں رہ جاؤ محمد ﷺ کو تو ہمیشہ اس جھگڑے سے نجات نہیں ملتی یہ سن کر وہ غصہ میں بھرے ہوئے حاضر خدمت ہوئے تو یہ آیت پہلے ہی نازل ہو چکی تھی۔

(قرطبی ج۱۴ ص۱۵۲)

Scanned by CamScanner

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ (الآیۃ ۲۳) ۔ **شانِ نزول:۔** انس رضؓ کہتے ہیں کہ میرا چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شامل نہ تھا اس پر اسے سخت صدمہ ہوا اور اس نے کہا کہ پہلی ہی جنگ میں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل نہ ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صؐ کے ہمراہ لڑنے کیلئے مجھے کوئی اور جنگ دکھائی تو اللہ تعالےٰ دیکھے گا کہ میں کیا جوہر دکھاتا ہوں آخر اس نے جنگ احد پائی اور اس میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ جب اس کے جسم کو دیکھا گیا تو اس پر اسی سے کچھ اوپر ضربات اور نیزوں کے زخم پائے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (قرطبی ص۱۵۹ ج۱۴ از ترمذی ج۲ ص۱۵۶ وغیرہ)

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ (الآیۃ ۲۸) ۔

شانِ نزول:۔ جابر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ آئے اور رسول اللہ صؐ سے اندر جانے کی اجازت مانگی لیکن آپ صؐ نے انہیں اجازت نہ دی اس کے بعد حضرت عمر رضؓ آئے لیکن آپ صؐ نے انہیں بھی اجازت نہ دی پھر آپ صؐ نے دونوں کو اندر بلا یا وہ دونوں اندر گئے تو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہیں اور آپ صؐ کی ازواج مطہرات آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھی ہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے دل میں کہا کہ میں ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کروں گا شاید کہ آپ ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میری بیوی بنت زید مجھ سے خرچ کا تقاضا کرتی تو میں اسکی گردن مار دیتا۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صؐ کی داڑھیں دکھائی دیں پھر آپ صؐ نے فرمایا کہ یہ مجھ سے خرچ مانگتی ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عائشہ رضؓ کو اور حضرت عمر رضؓ حضرت حفصہ رضؓ کو مارنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ تم نبی صؐ سے وہ چیز مانگتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے ؟ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمائی تو آپ صؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے ابتدا فرمائی۔ آپ صؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ رضؓ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا۔ اپنے ماں باپ سے پوچھ کر جواب دینا حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے ؟ اس پر آپ صؐ نے آیت یا ایھا النبی قل لازواجک الخ تلاوت فرمائی حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ کیا میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی ماں باپ سے مشورہ کروں ۔ ؟ میں اللہ اور اس کے رسول صؐ کو اختیار کرتی ہوں۔

(نسائی شریف)

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (الآیۃ ۳۵) **شانِ نزول:** اُمّ عمارہ انصاریہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صؐ کے پاس آئی اور کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ ہر شئی مردوں کے بارے میں نازل ہوتی ہے عورتوں کی کسی بات کا ذکر نہیں ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

(قرطبی ص۱۸۵ ج۱۴ از ترمذی ص۱۵۷ ج۲) ۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ (الآیۃ ۳۶) ۔ **شانِ نزول:** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضؓ کو نکاح کا پیغام بھیجا آپ صؐ نے یہ پیغام زید کیلئے بھیجا تھا لیکن وہ سمجھیں کہ شاید آپ صؐ نے یہ پیغام اپنے لئے بھیجا ہے لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ آپ صؐ میرا نکاح زید سے کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے انکار کر دیا اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو وہ راضی ہو گئیں اور زید سے نکاح کرنا منظور کر لیا ۔ (قرطبی ج۱۴ ص۱۸۶) ۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ (الآیۃ ۳۷) ۔ **شانِ نزول:۔** جب حضرت زینب رضؓ حضرت زید رضؓ کے نکاح میں آگئیں تو باہم میاں بیوی میں موافقت نہ ہوئی حضرت زید رضؓ نے طلاق دینی چاہی اور حضور صؐ سے مشورہ کیا مگر حضور صؐ نے ان کو روک دیا، آخر جب کسی طرح موافقت نہ ہوئی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہو گیا کہ زید ضرور طلاق دیں گے تو قلب مبارک میں آیا کہ اگر زید

Scanned by CamScanner

نے طلاق دیدی تو پھر زینب رض کی دلجوئی اس کے بغیر نہ ہوگی کہ وہ میرے نکاح میں آ دیں مگر اس کے ساتھ ہی منافقوں کی بدگوئی کا اندیشہ تھا۔ کہ یوں کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا غرض زید رض نے زینب رض کو طلاق دیدی اور سیّد عالم ص نے اپنے نکاح کیلئے پیغام بھیجا تو حضرت زینب رض خوشی کے مارے پھولی نہ سمائیں اور اسی وقت دو رکعت شکرانہ کی ادا کیں اور عرض کیا کہ یا اللہ تیرا حبیب صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر میں اس کا قابل ہوں تو اس رشتہ کو منعقد کر دے چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت ص کا نکاح زینب رض سے کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی۔ علّامہ آلوسی روح المعانی میں امام زین العابدین علی بن الحسین رض روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ زید رض کی طلاق کے بعد زینب رض سے آپ ص خود نکاح کریں (وحی کا یہ مضمون قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ بھی آپ ص پر وحی نازل ہوتی تھی۔

(روح المعانی وبیضاوی)

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ۔ (الآیۃ ۴۰)۔ **شانِ نزول:** جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رض سے نکاح کیا تو لوگ کہنے لگے کہ آپ ص نے اپنے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ترمذی ص۱۵۱ ج۲)

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ۔ الآیۃ ۴۳۔ **شانِ نزول:** جب آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو مہاجرین اور انصار نے کہیں کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ تو صرف آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے خاص ہے اور ہمارے لئے اس میں کوئی خیر نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ج۱۴ ص۱۹۸)۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (الآیۃ ۴۷) **شانِ نزول:** جب آیت لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (فتح ۲) نازل ہوئی۔ تو مؤمنوں میں سے بعض نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کو یہ تو معلوم ہوا کہ آپ ص کے ساتھ کیا ہوگا۔ ہم کو یہ بتلائیے کہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ (فتح: ۵) اور یہ آیت نازل فرمائیں۔ (لباب اردو ص۲۱۱)۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا (الآیۃ ۵۰)۔

شانِ نزول: امّ ہانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے عذر کیا اور آپ ص نے میرا عذر قبول فرما لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ام ہانی کہتی ہیں کہ میں نے آپ ص کے ہمراہ ہجرت نہ کی تھی۔ اس لئے میں آپ کے لئے حلال نہ ہوئی (ترمذی ص۱۵۵ ج۲)

وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً (الآیۃ ۵۰) **شانِ نزول:**۔ امّ شریک عزیّہ بنت جابر بن حکیم دوسیہ نے جو نہایت خوبصورت عورت تھی اپنا نفس رسول اللہ ص کو ہبہ کیا تو آپ ص نے قبول فرما لیا اس پر حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ جب کوئی عورت کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے تو اس میں خیر نہیں ہوتی امّ شریک نے کہا کہ بس میں وہی ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے مؤمنہ کے نام سے موسوم کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب اردو ص۲۱۳)۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ (الآیۃ ۵۱) **شانِ نزول:** حضرت عائشہ رض کہا کرتی تھیں کہ کیا عورتوں کو اپنا نفس ہبہ کرتے میں شرم نہیں آتی؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت عائشہ رض نے کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی

Scanned by CamScanner

آرزو جلد پوری کر دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

لا یحل لک النساء (الآیۃ ۵۲) ۔ **شان نزول**: جب آیت تخییر یایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا الخ میں امہات المؤمنین کو اختیار دیا گیا کہ یا دنیا کو اختیار کرو یا اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو تو سب نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی کو اختیار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مختصر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۰۱ وغیرہ)۔

یایھا الذین امنوا لا تدخلوا۔ (الآیۃ ۵۳)۔

شان نزول: انس رض کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے زینب بنت جحش رض سے نکاح کیا تو آپ نے ولیمہ کی دعوت دی۔ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے باتیں کرتے رہے اس پر آپ ﷺ نے ایسا انداز اختیار کیا کہ جیسے آپ ﷺ اٹھنے کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن لوگ پھر بھی نہ اٹھے آخر آپ ﷺ خود اٹھ کر چلے گئے اور لوگوں میں سے بھی جس نے اٹھنا تھا اٹھ کر چلا گیا لیکن تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے جب یہ تین آدمی بھی اٹھ کر چلے گئے تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی اور آپ ﷺ واپس تشریف لا کر اپنے گھر میں داخل ہو گئے میں بھی اندر جانے کیلئے آگے بڑھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (بخاری ومسلم)۔

وما کان لکم (الآیۃ ۵۳) **شان نزول**: یہ آیت ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ ﷺ کی کسی بیوی سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ (لباب اردو ص ۳۱۶)۔

ان الذین یؤذون الآیۃ ۵۷ ۔ **شان نزول**: یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے ۔۔۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اس وقت طعنہ زنی کی جب آپ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے لیے مخصوص فرمایا۔ (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۳۸)۔

یایھا النبی قل (الآیۃ ۵۹) **شان نزول**: زمانہ رسالت میں بستی کے اندر پاخانے نہ ہونے کے باعث نبی ﷺ کی بیویاں قضاء حاجت کیلئے باہر نکلتی تھیں۔ اور منافقین راستے میں انہیں چھیڑتے تھے۔ جب ازواج مطہرات نے اس کی شکایت کی اور منافقین سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم تو لونڈیوں کو چھیڑتے ہیں اس پر یہ آیت اتری۔

(لباب النقول اردو ص ۳۱۵)

لئن لم ینتہ المنفقون (الآیۃ ۶۰) ۔ **شان نزول**: منافقوں میں مسلمانوں کو ایذا رسانی کا مرض ایک تو شہوت پرستی سے ظاہر ہوتا تھا جس کا علاج پردہ کے پہلے حکم سے ہوا اور دوسری ایذا رسانی اس طرح تھی کہ ہمیشہ جھوٹی خبریں اڑاتے رہتے تھے کہ فلاں قوم مدینہ پر حملہ کیا چاہتی ہے اور فلاں غنیم چڑھائی کا سامان کر رہا ہے۔ اسی طرح جب کوئی لشکر مسلمانوں کا کسی قبیلہ پر حملہ کیلئے بھیجا جاتا تو افواہیں اڑا دیا کرتے تھے کہ وہ لوگ مار ڈالے گئے اور ایسی ایسی شکست انکو پیش آئی اس قسم کی آزار پہنچانے والی خبروں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کو روزانہ پریشانی کا سامنا رہتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص ۲۴۵ ج ۱۴ وخازن)۔

Scanned by CamScanner

سورۂ سبا :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ (الآیۃ)۔

شانِ نزول :۔ ابوسفیان بن حرب اموی نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی پھر کہا کہ قیامت جسکے آنے کا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بار بار ذکر کرتے ہیں ہرگز بھی نہ ہوگی کیونکہ جن اجزا میں زندگی کا ہونا بیان کیا جاتا ہے ان کا پتہ اور نشان بھی نہ رہے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وکمال کا اظہار کرنے والی دو آیتیں بطور تمہید بیان فرما کر اپنے حبیب ؐ کو تعلیم دی کہ تم اپنے پروردگار عالم الغیب کی قسم کھا کر کہہ دو کہ قیامت ضرور بالضرور پیش آنی ہے۔ لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ (الآیہ ۱۵)۔

شانِ نزول : فروہ بن مسیک غطفانی رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اور کہا کہ یا نبی اللہ ؐ! جاہلیت میں قوم سبا ایک عظیم قوم کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ اسلام سے پھر نہ جائیں تو کیا میں ان سے جنگ چھیڑ دوں آپ ؐ نے فرمایا کہ مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب اُردو ص۳۱۹)۔

وَمَا اَرْسَلْنَا۔ (الآیۃ ۳۴)۔ **شانِ نزول :** دو شخص کاروبار میں شریک تھے ان میں سے ایک شراکت ختم کرکے ملک شام کو چلا گیا اور دوسرا باقی رہ گیا۔ جب نبی ؐ مبعوث ہوئے تو اس شام والے شخص نے اپنے ساتھی کو خط لکھ کر آنحضرت ؐ کا حال پوچھا اس نے لکھ بھیجا کہ قریش کے چند رذیلوں اور مسکینوں کے سوا ان پر کوئی ایمان نہیں لایا اس پر وہ تجارت چھوڑ کر اپنے ساتھی کے پاس آ گیا اور اُسے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو وہ شخص بعض کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ چنانچہ جب وہ نبی ؐ کے پاس آیا تو پوچھا کہ آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں ؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ فلاں فلاں امر کی طرف اس شخص نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ ؐ نے پوچھا کہ تم کو یہ کیسے معلوم ہوا ؟ اس نے جواب دیا کہ جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوا ہے اسکی پیروی مسکینوں اور ادنیٰ لوگوں نے کی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ رسول اللہ ؐ نے اسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق فرما دی ہے۔ (مختصر ابن کثیر ج۳ ص۱۳۳)۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ (الآیۃ ۳۵) ۔ **شانِ نزول :** کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد مسلمانوں کی نسبت زیادہ دیا ہے یہ دلیل ہے اسکی کہ ہم اللہ تعالےٰ کے نزدیک مکرّم اور معزز ہیں ورنہ اگر ہم سے یا ہمارے عقائد سے اللہ تعالےٰ ناراض ہوتا تو مالدار اور صاحبِ اولاد کیوں بناتا اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (مدارک التنزیل)

وقد کفروا بہ من الآیۃ ۵۳ ۔

شانِ نزول : مشرکین مکہ نے ایک دفعہ کہا کہ اوّل تو قیامت ہوگی نہیں اور اگر ہوگی بھی تو ہم کو عذاب نہ ہوگا اسلئے کہ جس طرح ہم دنیا میں باوقعت ہیں ایسے ہی ہم وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور باعزت ہوں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مدارک)۔

سورۂ فاطر :۔ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ (الآیۃ ۸)۔

شانِ نزول :۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی ؐ نے دعا مانگی کہ یا اللہ عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام میں سے کسی ایک کے ساتھ اپنے دین کو مضبوطی بخش چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر رضؓ کو ہدایت دی اور ابوجہل کو گمراہی میں پڑا رہنے دیا۔ انہیں دو کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (لباب اُردو ص۳۲۰)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ (الآیۃ ۲۹) **شانِ نزول :** حصین بن حرث بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی کے

Scanned by CamScanner

بارے میں نازل ہوئی۔ (لباب اردو صـ۳۲۱)

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ (الآیہ ۳۵) ۔

ایک شخص نے نبی صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا یہ نیند جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں جنت میں بھی ہوگی؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نیند مثل موت کے ہے اور جنت میں موت نہ ہوگی اس شخص نے پوچھا کر جنتیوں کی راحت کا وہاں کیا سامان ہوگا ؟ آپ صلعم نے فرمایا کہ وہاں تھکاوٹ نہ ہوگی جو کچھ بھی وہ کریں گے اس میں راحت ہوگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (بحوالۂ بالا) ۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ (الآیۃ ۴۲) ۔

شانِ نزول: قریش کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے ہم میں سے کوئی نبی مبعوث فرمایا تو تمام امتوں میں سے کوئی امت بھی اپنے خالق کی ہم سے زیادہ فرمانبردار نہ ہوگی اور نہ اپنے نبی کے قول پر ہم سے زیادہ کان لگانے والی ہوگی اور نہ ہم سے زیادہ پابند کتاب ہوگی اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اور وَإِنْ كَانُوا الخ (صافّات ۱۶۷ - ۱۶۸) اور وَلَوْ أَنَّا أَنزَلْنَا الخ (انعام ۱۰۷) نازل فرمائیں (بحوالۂ بالا) ۔

سورہ یٰسٓ :- يسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (الآیۃ ۱)

شانِ نزول: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں قرأت بالجہر فرماتے تھے۔ اس پر قریش اتنے جز بز ہوئے کہ آپ صلعم پر ہاتھ اٹھانے کیلئے آمادہ ہو گئے لیکن اس کے ہاتھ اٹھتے ہی انکی گردنوں سے چمٹ گئے اور آنکھوں سے ایسے اندھے ہوئے کہ انہیں کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ اس پر وہ آپ صلعم کے پاس آئے اور خدا کا واسطہ دے کر رحم کی اپیل کی آپ صلعم نے اُن کے لئے دعا مانگی تو وہ چنگے بھلے ہو گئے راوی حدیث کہتے ہیں کہ اس کے باوجود ان میں سے کوئی آدمی بھی ایمان نہ لایا انہیں کے بارے میں ابتدائے سورہ سے دس آیت تک نازل ہوئیں۔ رواہ ابو نعیم فی دلائلہ (لباب اردو صـ۳۲۲) ۔

إِنَّا جَعَلْنَا فِي ۔ الآیۃ ۸ **شانِ نزول:** ایک روز ابو جہل نے کہا کہ اگر میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کہیں دیکھا تو اس کے ساتھ یہ سلوک کروں گا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک نازل فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ کہتے تھے کہ یہ ہیں محمد صلعم لیکن ابو جہل کو آپ صلعم نظر نہ آتے تھے اور وہ پوچھتا تھا کہ کہاں ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

(مختصر ابن کثیر ج ۳ صـ۱۰۶)

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي ۔ الآیۃ ۱۲ **شانِ نزول:** بنو سلمہ مدینے کے ایک گوشے میں رہتے تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں اسی دوران میں یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلعم نے فرمایا کہ تمہارے آثار لکھے جا رہے ہیں۔ اس لئے سکونت تبدیل نہ کرو۔ (ترمذی ج ۲ صـ۱۶۱)

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ ۔ (الآیۃ ۷۷ تا ۸۳) ۔ **شانِ نزول:** عاص بن وائل آنحضرت صلعم کی خدمت میں ایک بوسیدہ ہڈی کو چورا چورا کرکے کہنے لگا کہ کیا اسی کو اللہ دوبارہ جلائے گا ؟ فرمایا ہاں اور تو مریگا پھر دوبارہ زندہ کرکے جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (کمالین صـ۳۷۵ ازحاکم)

سورۃ الصّٰفّٰت :- إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا ۔ (الآیۃ ۳۵) ۔

Scanned by CamScanner

شانِ نزول :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کی وفات کے وقت جب کلمۂ توحید کی تلقین و دعوت فرمائی تو قریش کا مجمع بھی وہاں تھا۔ آپ ص نے فرمایا قولوا لا الٰہ الا اللہ تملکوا بھا العرب وتدین علم بھا العجم مگر قریش یہ کہتے ہوئے رد کردیا "اءنا لتارکوا الٰھتنا لشاعر او مجنون اس پر یہ آیت نازل ہوئی (کمالین پ ۲۳)

انھا شجرۃ تخرج (الاٰیۃ ۶۴) - **شانِ نزول** :- ابن زبعریٰ نے ایکمرتبہ کہا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو زقوم سے ڈرایا کرتے ہیں۔ حالانکہ زقوم تو لغت بربر اور ابریقہ میں مسکہ اور چھوارے کو کہتے ہیں اور اس بات کی تصدیق کے لئے اس نے اپنے گروہ کو بلایا اور سب کو اپنے مکان پر لے گیا اور وہاں پہونچ کر اپنی حبش لونڈی سے کہا یا جاریۃ زقمینا یعنی ہائے لونڈی ہم کو زقوم کھلاؤ۔ چنانچہ وہ فوراً چھوارے اور مسکہ لے آئی یہ دکھا کر بولا کہ دیکھو اگر ہم دوزخ میں بھیج دیئے گئے تو وہاں یہ نعمتیں ملیں گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ مراد نہیں بلکہ قریش جس کو زقوم کہتے ہیں وہ مراد ہے جو نہایت بدمزہ درخت ہے اور جہنم کی تہ میں لگا ہوا ہے۔ (روح المعانی پ وغیرہ) -

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ (الاٰیۃ ۱۵۸) -

شانِ نزول : یہ آیت قریش کے تین قبیلوں سلیم، خزاعہ، اور جہنیہ کے بارے میں نازل ہوئی ص ۳۲۵ لباب اردو) -

وَلَقَدْ عَلِمَتْ - الاٰیۃ ۱۵۸ - **شانِ نزول** :- قریش ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے حضرت ابوبکر رض نے ان سے پوچھا کہ ان کی مائیں کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ سردار جنوں کی بیٹیاں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مختصر ابن کثیر ج ۳ وغیرہ) -

وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ - (الاٰیۃ ۱۶۵) - **شانِ نزول** : لوگ نماز میں متفرق ہو کر کھڑے ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمایا۔ پس نبی ص نے انکو صف باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ (قرطبی ص ۱۳۸ 15/7) -

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ (الاٰیۃ ۱۷۶) - **شانِ نزول** :- کفار نے آنحضرت ص سے کہا کہ جس عذاب سے آپ ص ہمیں ڈراتے ہیں اسے ہم پر فوراً لے آئیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی - (لباب اردو ص ۳۲۶) -

سورۂ صٓ :- صٓ - وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ (الاٰیۃ ۱) -

شانِ نزول :- ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش بیمار پرسی کیلئے ان کے پاس گئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکی عیادت کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ قریش نے ان سے آپ ص کی شکایت کی اس پر انہوں نے پوچھا کہ اے بھتیجے! تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ آپ ص نے فرمایا کہ بس ایک کلمہ جس سے سارا عرب ان کا مطیع و فرمانبردار ہو جائے گا۔ اور عجم ان کو خراج دے گا بس ایک ہی کلمہ ابوطالب نے پوچھا کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ قریش نے کہا کہ بس ایک ہی خدا؟ یہ تو ایک نہایت ہی عجیب بات ہے انہوں کے بارے میں یہ آیت بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ تک نازل ہوئیں۔

(ترمذی ص ۱۶۱ ج ۲ ونسائی وغیرہ)

وَقَالُوْا رَبَّنَا الاٰیۃ ۱۶ - **شانِ نزول** : جب سورۂ حاقہ میں " فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ " الخ نازل ہوئی کہ اہلِ ایمان کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں اور دوزخیوں کو ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو کافروں نے مسخری کی کہ ہمیں تو ہمارا نامۂ اعمال بھی دیدو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن عباس رض کہتے ہیں کہ اس آیت میں قسط سے مراد کتاب ہے۔ (خازن) -

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ (الآیۃ ۲۸)

شانِ نزول: کفار نے مسلمانوں سے کہا کہ اول تو قیامت کا وجود ہی نہ ہوگا۔ اور اگر بالفرض اس کا وقوع ہوا بھی تو ہم کو تم سے پہلے یا تمہارے برابر ساتھ ہی ساتھ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی جانب سے عطائیں ہونگی۔ انکی تردید کے لئے یہ آیتیں اتریں۔

سورۂ زمر:۔ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوا (الآیۃ ۳)۔

شانِ نزول: یہ آیت تین قبیلوں بنی عامر بنی کنانہ اور بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو جنوں کی عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ملائکہ اللہ تعالےٰ کی بیٹیاں ہیں اور یہ کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ تک ہماری رسائی کرادیں۔ (لباب اردو ص۳۴۳)۔

سورۂ زمر:۔ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ۔۔۔ ! (الآیۃ ۸)۔

شانِ نزول: یہ آیت عتبہ بن ربیعہ اور حذیفہ بن ربیعہ کے بارہ میں اتری اور بقول بعض ہر کافر کے بارہ میں (معالم التنزیل)۔ "

اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ (الآیۃ ۹) **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عثمان بن عفان رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (مختصر ابن کثیر ص۲۱۳ ج۳ وغیرہ)

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ الآیۃ ۱۰۔ **شانِ نزول:** جب ابو طالب کے انتقال کے بعد مکہ معظمہ کی ریاست کار بار حضرت عباس رضؓ پر آپڑا تو یہ اپنے علم اور بردباری کے سبب سرورِ عالم اور ضعیف مسلمانوں کو کفار کی ایذا رسانی سے نہ بچاسکے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ (الآیۃ ۱۱ **شانِ نزول:** کفار مکہ نے حضور سے کہا کہ اے محمد تم کو کیا ہوگیا کہ ایک ایسے نئے دین اور آئین کی ترویج کے درپے ہو رہے ہو جو ہمارے طریقہ کے خلاف ہے آخر دیکھو تو تمہارے قوم کے سمجھدار لوگ بھی لات وغیرہ کی سامنے جھکتے اور انکی پوجا کرتے ہیں۔ تم ہماری مخالفت کیوں کر تے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (معالم)۔

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الآیۃ ۱۷۔

شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں چند لوگ جیسے حضرت زید بن عمرو بن نفیل رضؓ اور ابوذر غفاری رضؓ اور سلمان فارسی رضؓ کفر و شرک سے بیزار ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہو چکے تھے۔ ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔
(قرطبی ص۲۴۴ ج۱۵ وغیرہ)

فَبَشِّرْ عِبَادِ (الآیۃ ۱۷ تا ۱۸)۔

شانِ نزول: جب آیت لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ (حجر ۴۴) نازل ہوئی تو انصار میں سے ایک آدمی نبی صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ میرے پاس سات غلام تھے۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک دروازے کے بدلے آزاد کردیا۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب اردو ص۳۴۹)

اَللّٰہُ نَزَّلَ (الآیۃ ۲۳) **شانِ نزول:** نبی پر قرآن نازل ہوا تو ایک مدت تک آپ لوگوں میں اسکی تلاوت فرماتے رہے ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ کوئی واقعہ بیان فرمائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب اردو ص۳۵۰)

Scanned by CamScanner

وَیُخَوِّفُوْنَکَ۔ (الآیۃ ۳۶) ۔ شانِ نزول: کفار نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے معبودوں کو گالیاں دینا چھوڑ دیں ورنہ ہم ان سے آپ ﷺ کی شکایت کریں گے اور وہ آپ ﷺ کو مخبوط الحواس بنا دیں گے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔
(مختصر ص۲۲۱ ابن کثیر ج۴ از لباب)

وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ (الآیۃ ۴۵)۔
شانِ نزول: یہ آیت نبی ﷺ کی کعبہ کے قریب سورۂ نجم کی تلاوت کے موقعہ پر نازل ہوئی۔ جب کہ کفار اس سورت میں اپنے معبودوں کے ذکر پر خوش ہو رہے تھے۔ (لباب اردو ص۳۴)۔
قُلْ یٰعِبَادِیَ (الآیۃ ۵۳) ۔ شانِ نزول: ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ جو شخص اسلام قبول کر لینے اور اسے پہچان لینے کے بعد مرتد ہو جائے اسکی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لے آئے تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بعض نے کہا کہ یہ آیت حمزہؓ کا قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی۔
(قرطبی ص۲۶۸ ج۱۵ وغیرہ)

قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ۔ الآیۃ ۶۴۔ شانِ نزول: مشرکوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہوں کے معبودوں کی عبادت کی طرف بلائیں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (مختصر ص۲۲۸ ابن کثیر ج۳)۔
وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ۔ الآیۃ ۶۷۔ شانِ نزول۔ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے ابو القاسم۔ آپ ﷺ اس بارے میں کیا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس (انگلی) پر اور زمینوں کو اس پر اور پانی کو اس پر اور پہاڑوں کو اس پر رکھے گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترمذی ص۱۶۱ ج۲)۔
سورۂ مؤمن:۔ مَا یُجَادِلُ فِیْ الآیۃ ۴۔ شانِ نزول: حرث بن قیس سہمی کے بارے میں نازل ہوئی۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ یہ مستہزئین میں سے ایک تھا اور سہمی کے جگہ سلمی لکھتے ہیں۔ (روح پ ولباب اردو ص۳۳۵)۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ (الآیۃ ۵۶)۔
شانِ نزول:۔ یہ آیت دجّال کی آمد کیلئے یہودیوں کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی۔ (لباب اردو ۳۳۶)۔
قُلْ اِنِّیْ نُھِیْتُ۔ الآیۃ ۶۶ شانِ نزول: ولید بن مغیرۃ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جو کچھ آپ ﷺ فرماتے ہیں اس سے رجوع کر لیجئے آپ ﷺ پر لازم ہے کہ اپنے آباء واجداد کے دین پر چلیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (بحوالۂ بالا)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الآیۃ ۷۸۔ شانِ نزول:۔ کفار مکہ کو ایمان لانا تو مقصود تھا نہیں لیکن اپنی ہٹ دھرمی کے باعث حضور ﷺ سے طرح طرح کے معجزے طلب کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو پھر فضا* جاری کرو اور ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جاؤ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (معالم)۔

سورۂ حٰمٓ سجدہ:۔ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ۔ الآیۃ ۲۲۔

شانِ نزول:۔ بیت اللہ کے قریب تین آدمیوں نے مباحثہ کیا ان میں سے دو قریشی اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا۔ ایک نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں

* باغات غیب سے ظاہر کر دو اور چشمے نکال کر۔

Scanned by CamScanner

تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا تیسرے نے کہا کہ اگر وہ ہماری اونچی آواز کو سنتا ہے تو پھر وہ ہماری پست آواز کو بھی سن لے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترمذی ص۱۶۲ ج۲ وغیرہ)۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (الآیۃ ۲۶)۔

شانِ نزول:۔ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جب محمد ﷺ قرآن شریف پڑھا کریں تو اس وقت کسی نہ کسی طرح ان کو پریشان کیا کرو۔ چنانچہ جب حضور ﷺ قرآن شریف کی تلاوت فرمایا کرتے تو کافر آپ کے پاس آ کر سیٹیاں بجاتے بلند آواز سے اشعار پڑھتے اور بکواس کیا کرتے تھے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (معالم)۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ۔ (الآیۃ ۳۳)۔

شانِ نزول: یہ آیت مؤذنوں کے بارے میں نازل ہوئی اور بعض نے کہا کہ ہر مومن کے بارے میں ہے۔

(قرطبی ص۳۶۰ ج۱۵)

فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ۔ الآیۃ ۳۴۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جو پہلے حضور ﷺ کو ایذا پہنچاتے تھے پھر اسلام قبول فرما کر اسلام کے دوست بن گیا۔ (قرطبی ص۳۶۲ ج۱۵)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ۔ الآیۃ ۴۰۔ **شانِ نزول:**۔ یہ آیت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۳۶۶ ج۱۵)۔

(قرطبی ص۳۶۶ ج۱۵)

لَوْلَا فُصِّلَتْ۔ الآیۃ ۴۴۔ **شانِ نزول:** قریش کہتے تھے کہ یہ قرآن کیوں نہ عجمی اور عربی زبان میں نازل ہوا تو اس کے بعض آیات عجمی ہوتے اور بعض عربی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۳۶۹ جلد ۱۵)۔

سورۃ الشوریٰ:۔ وَالَّذِیْنَ یُحَاجُّوْنَ (الآیۃ ۱۶)۔

شانِ نزول: جب آیت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے مکہ میں رہنے والے مسلمانوں سے کہا کہ جب اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہو گئے ہیں تو تم کیوں ہمارے درمیان رہ رہے ہو؟ تم بھی یہاں سے چلے جاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب اردو)

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ۔ الآیۃ ۲۷۔ **شانِ نزول:**۔ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم جو ہر وقت علم دین سیکھنے میں مشغول رہتے تھے۔ نہ کھانے کی خبر تھی نہ پینے کی ایک مرتبہ بشریت کے تقاضے سے وسعت رزق کی تمنا کی تو انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(قرطبی ص۲۷ ج۱۶)۔

وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ (الآیۃ ۵۱)۔ **شانِ نزول:** یہود نے حضور ﷺ کو کہا کہ اگر تم نبی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیوں روبرو بات چیت نہیں کرتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے روبرو بات چیت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہرگز اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا بلکہ پردہ کے آڑ میں تکلم کی اسکی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ص۵۳ ج۱۶)۔

سورۃ زخرف:۔ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ۔ الآیۃ ۱۹۔

شانِ نزول:۔ منافقین کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات میں مصاہرت کی رشتہ کیا تو اس سے ملائکہ پیدا ہوئے

(لباب اردو ص۳۴)

اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ: شانِ نزول: کافروں نے ... حضور ﷺ سے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو ہمیں خبر دیجیے کہ قیامت کب ہوگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ قرطبی ص۳۷۱ ج۱۵۔

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ۔ الآیۃ ۳۱ شانِ نزول۔ ولید بن مغیرہ نے کہا کہ اگر محمدؐ جو کچھ کہتے ہیں حق ہوتا تو یہ قرآن شریف مجھ پر یا مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (بحوالہ بالا)۔

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ۔ (الآیۃ ۳۶) ۔ شانِ نزول: قریش نے کہا کہ اصحابِ محمدؐ میں سے ہر ایک پر ایک ایک آدمی مسلط کر دو جو ان سے بحث کرے۔ قریش نے حضرت ابوبکرؓ کے لئے حضرت طلحہؓ کو جو اس وقت تک کفر پر تھے مقرر کیا۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے حضرت ابوبکرؓ نے ان سے پوچھا کہ تم مجھے کس کی طرف بلاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ لات وعزیٰ کی طرف آپ نے پوچھا کہ لات کیا ہے؟ طلحہؓ نے کہا کہ لات ہمارا رب ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ عزیٰ کیا ہے؟ طلحہؓ نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ انکی ماں کون ہے؟ اس پر طلحہؓ لاجواب ہوگئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس شخص کو جواب دو لیکن ان سے بھی کوئی جواب نہ بن پڑا اور خاموش رہے۔ اس پر طلحہؓ نے کہا کہ اے ابوبکرؓ اٹھیئے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔ اور حضرت محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (بحوالہ بالا)۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ (الآیۃ ۵۷) ۔ شانِ نزول:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا کہ اے معشر قریش، اللہ تعالیٰ کے سوا جسکی بھی عبادت کی جائے اس میں بھلائی نہیں۔ انہوں نے کہا کیا آپؐ کے خیال میں عیسٰی علیہ السلام اللہ کے نبی اور صالح بندے نہ تھے؟ اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے خیال کیا ان کو تو اللہ کے سوا عبادت کی گئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۳)۔

اَمْ یَحْسَبُوْنَ۔ (الآیۃ ۸۰) ۔ **شانِ نزول:**۔ یہ آیت تین شخص کے بارے میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان کھڑے تھے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ اور دوسرے نے کہا کہ اگر زور سے کہیں تو سنتا ہے اور جب آہستہ کہیں تو نہیں سنتا اور تیسرے نے کہا کہ اگر وہ ہماری اونچی آواز کو سنتا ہے تو پھر وہ ہماری پست آواز کو بھی سن لے گا۔ (قرطبی ص ۱۱۹ ج ۱۶)۔

سورۂ دخان:۔ فَارْتَقِبْ یَوْمَ الآیۃ ۱۰ و ۱۵ و ۱۶۔

شانِ نزول: قریش نے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپؐ نے ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کے مانند قحط سالی مسلط کرنے کی بددعا کی چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے اور بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال ہوا کہ کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے فضا دخان کے مانند نظر آتی اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ پھر اسی دوران میں کوئی شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مضر کے حق میں بارش کی دعا فرمائیے کیونکہ وہ ہلاک ہوگئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا مضر کے لئے دعا کروں؟ تحقیق کہ تو بڑا ہی دلیر ہے۔ چنانچہ آپؐ بارش کیلئے دعا مانگی تو بارش ہوگئی اس پر آیت اِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ (دخان ۱۵) نازل ہوئی پھر جب وہ لوگ آسودہ حال ہوگئے تو حالت اولی پر لوٹ آئے۔ یعنی نافرمانی کرنے لگے۔ اس پر اللہ تعالے نے آیت یَوْمَ نَبْطِشُ الخ (دخان ۱۶) نازل فرمائی (قرطبی ص ۱۳۰ ج ۱۶ از بخاری)۔

اِنَّ شَجَرَۃَ الزَّقُّوْمِ۔ الآیۃ ۴۳۔ شانِ نزول:۔ ابوجہل کھجوریں اور ملائی لے آتا اور کہتا کہ لوکھاؤ اسے یہی وہ زقوم ہے جس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے وعدہ کرتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب ص ۲۴۴ اردو)۔

ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ۔ (الآیۃ ۴۹) ۔ شانِ نزول:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوجہل سے مل کر اسے فرمایا کہ

Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کا قول" اولی لک فاولی (قیامہ ۳۴-۳۵) سناؤں۔
پس ابو جہل نے اپنے ہاتھ سے حضورؐ کا کپڑا کھینچا اور کہا کہ تم اور تمہارا صاحب میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور تم تو جانتے ہو کہ میں
اہل بطحا کی حفاظت کرتا ہوں اور میں عزیز اور کریم ہوں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بدر کے دن ذلت و رسوائی کی موت مارا
اور ابانتہ اس آیت کو نازل فرمائی۔ (مختصر ابن کثیر ج۳ ص۵۰۸)۔

سورۂ جاثیہ :- قل للذین الآیۃ ۱۴:- شان نزول :- قریش میں سے ایک رجل حضرت عمرؓ کو گالی دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدلہ لینے کا ارادہ کیا چونکہ اس وقت جہاد کا حکم نہ تھا۔ اس لئے درگذر کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۱۶۱ ج۱۶)۔

ولا تتبع اھواء الذین۔ الآیۃ ۱۸۔ شان نزول : جب قریش نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اباؤ اجداد کے دین کی طرف بلایا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص۱۶۴ ج۱۶)۔

ام حسب الذین۔ الآیۃ ۲۱۔ شان نزول :- مشرکین میں سے ایک قوم کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے یہ کہتے کہ ہمیں آخرت میں بھی مال و اسباب دیا جائے گا۔ (قرطبی ۱۶۴ جلد ۱۶ ص۱۶۵)۔

افرأیت من الآیۃ ۲۳۔ شان نزول : یہ آیت حارث بن قیس السہمی کے بارے میں نازل ہوئی جو مستہزئین میں سے ایک تھے اور اپنے نفس جس کو چاہتے اسکو پوجتے تھے۔ (قرطبی ۱۶ ج۱۶)۔

وقالوا ماھی الآیۃ ۲۴ شان نزول :- اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ہم کو دھر یعنی مرور زمانہ ہلاک کرتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ۱۷ ج۱۶)

سورۂ احقاف :- قل ارأیتم (الآیۃ ۱۰)۔

شان نزول : عوف بن مالک اشجعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہودیوں کی عید کے دن میرے ہمراہ ان کے کنیسہ میں تشریف لے گئے تو انہوں نے برا محسوس کیا آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اگر تم میں سے دس آدمی بھی یہ شہادت دیدیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اس کا رسول ہوں تو اس آسمان کے نیچے جتنے بھی یہودی آباد ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا بوجھ ہلکا کردے گا لیکن وہ سب خاموش رہے اور ان میں سے کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے ایک آدمی موجود ہے اس نے یہودیوں سے پوچھا کہ اے گروہ یہود! تم مجھ کو کیسا آدمی جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم میں تم جیسا کوئی عالم کتاب نہیں ہے۔ اور تم سے پہلے تمہارے باپ اور تمہارے باپ سے پہلے تمہارے دادا جیسا کوئی عالم کتاب نہ تھا اس نے کہا کہ پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق تم توریت میں لکھا پاتے ہو۔ انہوں نے اسکی بات کو رد کردیا اور کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور اس میں شر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)

شھد شاھد۔ الآیۃ ۱۰۔ شان نزول*:- مشرکین قریش کہتے تھے کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں جس دین کی طرف بلاتے ہیں اگر وہ حق ہوتا تو بلالؓ و صہیبؓ و عمارؓ اور فلاں فلاں اسلام قبول کرنے میں ہم پر سبقت نہ کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ۱۹ ج۱۶)۔

*- یہ آیت عبداللہ بن سلام کے بارے میں نازل ہوئی (بخاری و مسلم) وقال الذین۔ الآیۃ۔ شان نزول :-

دَبِّ اَوْزِعْنِی۔ الآیۃ ۱۵۔ شانِ نزول :۔ علیؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر صدیق رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ مہاجرین میں سے صرف ابوبکر رضؓ کے والدین اسلام قبول فرمایا۔ (قرطبی ۱۹۴ ج ۱۶)۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ۔ الآیۃ ۲۹۔ شانِ نزول :۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادیٔ نخلہ میں قرآن کریم تلاوت فرمارہے تھے اور اس وقت وہاں سے جنوں کا گذر ہوا جب ان کے کانوں میں قرآن شریف کی آواز پڑی تو ایک دوسرے سے کہا خاموش ہوجاؤ اور اس کلام کو سنو اور وہ تعداد میں نو تھے۔ ان میں سے ایک کا نام زوبعہ تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (مختصر ابن کثیر ۳۳۲ ج ۳)۔

سورۂ محمدؐ: اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا الآیۃ ۱۔

شانِ نزول :۔ یہ آیت بارہ شخصوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے بدر کے دن لوگوں کو کھانا کھلایا تاکہ نمک حلال بن کر لوگ مسلمانوں کے خلاف جہاد کریں۔ جن میں سے ابوجہل حارث بن ہشام، عتبہ، شیبہ وغیرہ تھے۔ (قرطبی ۲۲۳ ج ۱۶)۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ الآیۃ ۲۔ شانِ نزول :۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ (قرطبی ۲۲۳ ج ۱۶)۔

وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا۔ الآیۃ ۴۔ شانِ نزول : جنگ احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب شعب میں تھے اور مسلمان زخموں اور قتل سے چور تھے۔ اس دوران میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس وقت مشرکوں نے نعرہ لگارہے تھے کہ اُعْلُ ہُبَلْ اور مسلمان پکارتے تھے۔ اَللہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ اور مشرکوں نے کہا کہ یہ دن " یوم بدر کے بدلہ میں ہے اور لڑائی دونوں میں برابر ہے تو نبی صؐ نے مسلمانوں کو کہا تم کہو کہ برابر نہیں بلکہ ہمارے شہداء کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک رزق دی جاتی ہیں۔ اور تمہارے مقتولوں کو آگ میں عذاب دیئے جاتے ہیں۔ اس کے جواب میں مشرکوں نے کہا کہ ہمارا عزّیٰ ہے۔ اور تمہارا کوئی عزّیٰ نہیں اس پر مسلمانوں نے فرمایا کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ (قرطبی ۲۳۱ ج ۱۶)۔

وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ۔ الآیۃ ۱۳۔ شانِ نزول :۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے غار کی طرف نکلا تو مکہ کی طرف التفات کرکے فرمایا اے مکہ تو مجھ کو اللہ تعالےٰ کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر تیرے اہل مشرکین مجھ کو گھر سے بے گھر نہ کرتے تو میں کبھی تجھ سے نہ نکلتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ج ۱۶ صد ۲۳۵)۔

وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ الآیۃ ۱۶۔ شانِ نزول :۔ مومن و منافق سب اکٹھا ہوکر حضور صؐ کے پاس جمع ہوکر ارشادات سنتے تھے۔ مومن تو آپ صؐ کی باتیں کان لگاکر سنتے تھے۔ لیکن منافق بے پرواہی اور بے توجہی سے سنتے تھے۔ پس جب لوگ آپ صؐ کی مجلس سے نکل کر باہر آتے تو منافقوں نے مسلمانوں سے پوچھتے کہ حضور صؐ ابھی کیا فرمارہے تھے ؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ الآیۃ ۳۲۔ شانِ نزول : ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور صؐ کے مخالف بن کر لوگوں کو مال دیتے اور کھانا کھلاتے تھے تاکہ وہ بھی آپ صؐ کی مخالفت کریں (جلالین)۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ۔ الآیۃ ۳۳۔ شانِ نزول : اصحاب رسول اللہ صؐ یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کے ساتھ کوئی بھی گناہ کا کام نقصان دہ نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور لوگ ڈرنے لگے کہ کہیں گناہ کبیرہ ہمارے نیک اعمال کو بھی باطل نہ کردے۔

(قرطبی ج ۱۶ صد ۲۵۵)

Scanned by CamScanner

سورۂ فتح: شانِ نزول :۔ یہ سورہ اوّل سے آخر تک مکے اور مدینہ کے درمیان حدیبیہ کے شان میں نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ کے واقعہ کتب تواریخ میں مذکور ہے۔ (قرطبی ص۲۶۰ ج۱۶) ۔

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ الآیۃ ۵ ۔

شانِ نزول :۔ حدیبیہ سے واپسی پر جب حضورؐ پر آیت لیغفر لک اللہ ما تقدّم من ذنبک و ما تأخر (فتح ۲) نازل ہوئی اس پر نبیؐ نے فرمایا ۔ ۔ ۔ کہ مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے ۔ جو مجھے زمین پر موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے پھر حضورؐ نے ان پر یہ آیت تلاوت فرمائی ۔ تو لوگوں نے کہا کہ مبارک ہو یا رسول اللہ البتہ آپ ؐ کو اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ آخرت میں آپؐ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا لیکن ہمارا کیا انجام ہوگا اس پر یہ آیت فوراً عظیماً تک نازل ہوئی (ترمذی ص۱۶۲ ج۲) ۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى : الآیۃ ۱۷ ۔ شانِ نزول :۔ جب آیت وان تتولوا کما تولیتم من قبل الخ (فتح ۱۶) نازل ہوئی ۔ تو کچھ معذور لوگ جو صحابہ کرام میں تھے ان کو فکر ہوئی کہ ہم تو شرکتِ جہاد کے قابل نہیں کہیں ہم بھی اس وعید میں شامل نہ ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص۲۷۳ ج۱۶)

لَقَدْ رَضِيَ اللهُ ۔ الآیۃ ۱۸ ۔ شانِ نزول :۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ہم دوپہر کو آرام کر رہے تھے کہ رسول اللہؐ کے منادی کرنے والے نے پکارا۔ البیعۃ ۔ البیعۃ اے لوگو بیعت کرنے کیلئے آؤ روح القدس کا نزول ہوا اس پر ہم رسول اللہؐ کے پاس جو ایک جھاؤ کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے گئے اور بیعت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب) ۔

وَهُوَ الَّذِىْ ۔ الآیۃ ۲۴ ۔ شانِ نزول ۔ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہؐ اور صحابہ کرام پر حملہ کرنے کے لئے اسی ۸۰ مسلح آدمی تنعیم پہاڑ سے اُتر آئے لیکن انہیں گرفتار کر لئے گئے پھر آپؐ نے انہیں رہا کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ترمذی ص۱۶۷ ج۲)

وَلَوْلَا رِجَالٌ الآیۃ ۲۵ ۔ شانِ نزول ۔ جنید بن سبیع کہتے ہیں کہ میں ابتدائی اول حصہ جبکہ میں کافر تھا رسول اللہؐ کے خلاف ملک میں حصہ لیا اور انکے آخر حصہ میں جب کہ میں مسلمان ہو گیا تھا آپؐ کے ہمراہ لڑا ہم سات مرد اور دو عورتیں تھے ہمارے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(مختصر ابن کثیر)

لَقَدْ صَدَقَ ۔ الآیۃ ۲۷ ۔ شانِ نزول :۔ حدیبیہ میں نبیؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ اور آپؐ کے اصحابؓ مکے میں پورے امن و امان کے ساتھ داخل ہوں گے اور اپنے سر منڈوائیں گے ۔ اور بال ترشوائیں گے لیکن جب قربانی کے جانور حدیبیہ ہی میں ذبح کر دیئے گئے تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کا خواب کہاں ہے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب) ۔

سورۂ حجرات: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ الآیۃ ۱ ۔ شانِ نزول :۔ چند لوگوں نے جناب رسول اللہؐ کے قربانی کرنے سے پہلے عید الاضحیٰ کو قربانی کرلیں تو اس آیت نازل فرماکر ذبح کو اعادہ کرنے کے لئے حکم دیا ۔ (قرطبی ج۱۶ ص۳۰۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا ۔ الآیۃ ۲ ۔

شانِ نزول :۔ لوگ رسول اللہؐ سے باتیں کرتے وقت بلند آواز سے بولتے تھے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (لباب)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ ۔ الآیۃ ۳ شانِ نزول :۔ جب آیت لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ نازل ہوئی ۔ تو قیس

Scanned by CamScanner

بن شماس نے راستے پر کھڑے ہو کر رونا شروع کر دیا۔ اس کے پاس سے عاصم بن عدی بن عجلان گزرے تو پوچھا کیوں روتے ہو؟ قیس نے کہا کہ میں اس آیت کی وجہ سے روتا ہوں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ میرے ہی بارے نازل نہ ہوئی ہو۔ اور کہیں یہ نافرمانی مجھی سے نہ سرزد ہوئی ہو عاصم نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کہہ دیا آپ ﷺ نے قیس کو بلا کر فرمایا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ نیک زندگی بسر کرو شہادت کی موت پاؤ اور جنت میں داخل ہو۔ قیس نے کہا کہ میں راضی ہوں اور آئندہ کبھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے بلند آواز سے نہ بولوں گا اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ۔ (الآیۃ ۴)۔

شانِ نزول :۔ قبیلۂ بنو تمیم کے لوگ جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اس وقت دوپہر کے وقت تھے آپ ﷺ کسی حجرہ میں آرام فرما رہے تھے یہ لوگ اعراب آدابِ معاشرت سے ناواقف تھے۔ انہوں نے حجرات کے باہر ہی سے پکارنا شروع کر دیا۔ "اُخْرُجْ اِلَيْنَا يَا مُحَمَّدْ"۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف ص ۱۰۲ ج ۸ از مظہری)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا۔ (الآیۃ ۶)۔

شانِ نزول :۔ رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا چونکہ ولید اور بنی مصطلق میں پہلے زمانۂ جاہلیت سے کچھ رنجش اور عداوت چلی آتی تھی۔ اس لئے ولید جب پہونچے تو بنی مصطلق ان کو حضرت کا قاصد سمجھ کر استقبال کیلئے شہر سے باہر آئے ولید پہلی عداوت کی بناء پر بدگمانی کر کے واپس آ گئے اور مدینہ میں مشہور کر دیا کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور مجھ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے میں جان بچا کر بھاگا اس پر حضور ﷺ کو غصہ آیا کہ اتنے میں بنی مصطلق کے کچھ لوگ آئے اور سارا قصہ عرض کیا حضور ﷺ نے تحقیق حال کے لئے خالد بن ولید کو خفیہ بھیجا تب انہوں نے آ کر ان کی تصدیق کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص ۳۱۱ ج ۱۶ وغیرہ)

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الآیۃ ۹۔ شانِ نزول :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہو کر عبداللہ بن اُبی کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ مجھ سے دور رہو۔ تمہارے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ ایک انصاری نے اسے کہا کہ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کے گدھے کی بو تم سے بہت اچھا اور طیب ہے اس پر عبداللہ اور* انہوں نے چھڑیوں، ہاتھوں، اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارا انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری و مسلم)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ الآیۃ ۱۱۔

شانِ نزول :۔ وفد بنی تمیم نے فقراء صحابہ مثل عمار رضؓ و خباب رضؓ و ابن فہیرہ رضؓ و بلال رضؓ و صہیب رضؓ و سلیمان و سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضؓ وغیرہم کے ساتھ ان کی رثاثت حال دیکھ کر ٹھٹھا کی ان میں سے جو مسلمان ہوئیں انہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص ۳۲۵ ج ۱۶)۔

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ۔ الآیۃ ۱۱۔ شانِ نزول :۔ حضرت عائشہ رضؓ ام سلمہ رضؓ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہی کہ اے اللہ کے نبی ﷺ یہ پست قد ہیں تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص ۳۲۶ ج ۱۶)۔

---

* انصاری دونوں کی طرف غضبناک ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور۔

Scanned by CamScanner

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ (الآیۃ ۱۲)

شانِ نزول : یہ آیت دو شخصوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے اپنے ساتھی کی غیبت کی واقعہ یہ ہے۔ کہ حضورؐ جب کہیں سفر کرتے تو محتاج کو دو تونگر کے ساتھ ملا دیتے تاکہ وہ انہوں کا خدمت کرے۔ چنانچہ سلمان رضؓ کو بھی دو شخص کے ساتھ ملادی ایک دن اتفاقاً حضرت سلمان رضؓ گھر میں پہلے آگئی اور نیند غالب آکر وہ سو پڑے۔ ان دونوں کے لئے کوئی کھانے کی چیز بھی تیار نہیں کی۔ ان دونوں شخص نے گھر میں آکر کھانا اور سالن کچھ بھی نہیں پاکر سلمان رضؓ کو کہا کہ حضورؐ کے پاس گیا حضورؐ نے اس کو کہا کہ اسامہ بن زید کے پاس جاکر کہو کہ اگر اس کے پاس بچا ہوا کھانا رہے تجھے دے دینا ——— اور اسامہ رضؓ حضورؐ کے خازن تھے۔ پس سلمان رضؓ نے اس کے پاس گیا۔ اسامہ رضؓ نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں تو وہ جاکر ان دونوں کو خبر دیا ان دونوں نے کہا ان کے پاس تھا لیکن وہ بخیل ہے پھر ان دونوں نے سلمان رضؓ کو صحابہ رضؓ کے ایک طائفہ کے پاس بھیجی وہاں بھی کوئی چیز نہیں پایا تو ان دونوں نے کہا کہ اگر سلمان رضؓ کو بئر سمیحہ کے پاس بھی بھیجا جاوے تو بھی اس کا پانی نہیں رہے گا۔ پھر دونوں نے تجسس کرنے کے لئے اسامہ کے پاس چلا تو ان دونوں کو حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا کیا بات میں تمہارے منہ میں تازہ گوشت دیکھتا ہوں ان دونوں نے جواب دیا اے اللہ کے نبیؐ قسم بخدا ہم آج کے دن کوئی گوشت وغیرہ نہیں کھایا۔ حضورؐ نے فرمایا تم دونوں نے سلمان و اسامہ رضؓ کے گوشت کھایا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص۳۳۲ ج۱۶)

۴۴ ۔ ہمارے لئے سالن طلب کرو تو حضورؐ کے پاس ۔

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ الآیۃ ۱۳ ۔ شانِ نزول :۔ رسول اللہؐ نے بنی بیاضہ کو حکم فرمایا کہ ابو ھند کو اپنی قوم میں کسی عورت سے نکاح کرا دو۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے کہا بھلا ہم اپنی بیٹی اپنے ایک آزاد کئے ہوئے غلام کو کیونکر دے سکتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ص۳۴۰ ج۱۶)

قَالَتِ الْأَعْرَابُ ۔ (الآیۃ ۱۴) ۔ شانِ نزول :۔ یہ آیت قبیلۂ بنی اسد بن خزیمہ کے گنواروں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے قحط سالی میں حضورؐ کے پاس آکر اسلام ظاہر کیا حالانکہ وہ حقیقۃً مؤمنین میں سے نہیں تھیں اور انہوں نے مدینہ کے راستوں کو ناپاکیاں سے فساد کر دیا اور سامان کے بھاؤں کو گراں کر دیا۔ اور وہ حضورؐ سے کہتے تھے کر دیکھئے ہم بوجھوں اور اہل و عیال سمیت آپ کے پاس آپڑے۔ اور احسان جتلاتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ لڑائی نہیں کی جیسا کہ فلاں قوم نے لڑائی کیا لہٰذا ہمیں زیادہ صدقہ سمجھئے انہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ——— (قرطبی ص۳۴۸ ج۱۶)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ (الآیۃ ۱۷) ۔ شانِ نزول :۔ بنو اسد نے رسول اللہؐ کے پاس آکر کہا یا رسول اللہ ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ عرب کے لوگ قتال کی اور ہم بغیر قتال ایمان لے آیا۔ حضورؐ نے فرمایا بیشک انہوں کا سمجھ کم ہے اور شیطان انہوں کے زبان پر چلتے ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ص۳۶۹ ابن کثیر ج۳)

سورۂ قٓ : قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ الآیہ ۱

شانِ نزول :۔ کفار کو قیامت کا ہونا اور مرنے کے بعد حساب و کتاب کیلئے دوبارہ زندہ ہونا بڑا تعجب انگیز معاملہ معلوم ہوتا تھا اور کہتے تھے۔ کہ محمدؐ کی باتیں بھی عجیب اچھنبے کی باتیں ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری روحیں ان اجسام میں

کیسے لوٹائی جائیں گی حالانکہ وہ اجسام گل سڑ گئے ہوں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا۔ الآیہ ۳۸ ۔ شانِ نزول :۔ مدینہ کے یہود کی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جنہوں نے یہ گمان کئے کہ اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ان میں سے پہلا اتوار کے دن اور آخر جمعہ کے دن ہے اور ہفتہ یعنی سنیچر کے دن استراحت کی انہوں کے تکذیب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ۲۴ ج ۱۷)۔

فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ۔ الآیہ ۴۵۔ شانِ نزول :۔ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ؐ کاش آپ ؐ ہم کو کوئی ڈر سناتے تو یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ۲۸ ج ۱۷)۔

سورۃ الذّاریات :۔ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ الآیۃ ۱۹۔

شانِ نزول :۔ رسول اللہ ؐ ایک سریہ پر لشکر روانہ فرمایا جب وہ مال غنیمت لے کر واپس آئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ۳۸ ج ۱۷)۔

وَذَکِّرْ فَاِنَّ۔ الآیۃ ۵۵۔ شانِ نزول :۔ علی رضؓ کہتے ہیں کہ جب آیت فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ نازل ہوئی تو ہم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جسے ہلاکت کا یقین نہ ہو گیا ہو کیونکہ نبی ؐ کو ہم سے رُخ پھیر لینے کا حکم ہو گیا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)۔

سورۃ طور :۔ فَذَکِّرْ فَمَآ اَنْتَ الآیۃ ۲۹۔

شانِ نزول :۔ جب حق تعالیٰ کا سچا دین اسلام روز افزوں ترقی کرتا گیا تو مشرکین عرب حاجیوں کے آنیکی سڑکوں پر بیٹھ کر راہ گیروں سے کہنے لگے کہ یہ شخص جو مکہ میں نبوت کا دعویدار ہے کاہن یا مجنون ہے تاکہ وہ نووارد آدمی حضور ؐ کے کہنے میں نہ آجائیں حضور ؐ کو ان ناشائستہ حرکتوں پر رنج اور غم ہوتا تھا اس پر حق تعالیٰ نے تسلی خاطر کے لئے یہ آیت نازل فرمائی (معالم)۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ۔ الآیۃ ۳۰۔ شانِ نزول : قریش جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مشورہ کرنے کیلئے دارالندوۃ میں جمع ہوئے۔ تو ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ اسے بیڑیاں پہنا کر قید خانے میں ڈال دو۔ اور پھر زمانے کی گردش کا انتظار کرو حتیٰ کہ یہ زہیر اور نابغہ کی طرح ہلاک ہو جائے یہ تو انہیں جیسا ایک شاعر ہی تو ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہوں کے قول کو نازل فرمائی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۱۵)۔

سورۃ نجم :۔ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی۔ الآیۃ ۱۔

شانِ نزول :۔ جب حضور ؐ پر جبرئیل ؑ کے ذریعہ سے وحی آنا شروع ہوئی اور آپ نے خلعت رسالت زیب تن کر کے علی الاعلان نبوت کا دعویٰ فرمایا۔ تو کفار قریش حسد کے مارے طعن کرنے لگے کہ افسوس محمد ؐ اپنے باپ دادا کے دین سے برگشتہ ہو کر گمراہ بن گیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔

هُوَ اَعْلَمُ۔ الآیۃ ۳۲ شانِ نزول :۔ جب یہودیوں کا کوئی چھوٹا بچہ مر جاتا تو یہود کہتے کہ یہ صدیق ہے۔ یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ ؐ نے فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچے کو جب ماں کے پیٹ میں نسمہ کی صورت میں پیدا کرتا ہے اس وقت ہی وہ شقی یا سعید ہوتا ہے۔ اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ۱۱۰ ج ۱۷)۔

Scanned by CamScanner

اَفَرَأَيتَ الَّذِی۔ الآیۃ ۳۳ تا ۳۹۔

شانِ نزول :۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ پر روانہ ہوئے تو ایک شخص نے آپ ؐ کے پاس آکر سواری کا جانور مانگا لیکن آپ ؐ کے پاس اسکو دینے کے لئے کوئی سواری کا جانور موجود نہ تھا۔ پھر وہ اپنے ایک دوست سے ملا اور اس سے کہا کہ مجھے سواری کیلئے کوئی شئی دو اس نے کہا کہ میں تمہیں اپنا نوجوان اونٹ اس شرط پر دیتا ہوں کہ اس کے بدلے میں تم میرے گناہوں کا بوجھ اٹھالو اس پر اللہ تعالےٰ یہ آیات نازل فرمائیں۔ (لباب)۔

وَاَنتُم سَامِدُونَ۔ الآیۃ ۶۱ جب رسول اللہ ؐ نماز پڑھتے تو لوگ آپ ؐ کے قریب سے متکبرانہ گذر جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب)۔

سورۂ قمر :۔ اِقتَرَبَتِ السَّاعَۃ۔ الآیۃ ۱۔

شانِ نزول :۔ اہل مکہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو مکہ میں چاند دو مرتبہ پھٹا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (ترمذی ج ۲ ص ۱۶۲)۔

ام یقولون الآیۃ ۴۴ و ۴۵۔ شانِ نزول :۔ جنگ بدر کے دن مشرکین نے کہا تھا کہ ہم ایک زبردست جماعت ہیں اور مقابلہ کی پوری طاقت رکھتے ہیں۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (لباب)۔

یَومَ یُسحَبُونَ الآیۃ ۴۸ و ۴۹۔

شانِ نزول :۔ مشرکین قریش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قدر کے بارے میں مخاصمہ کرنے لگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۴۷ از مسلم)

سورۂ الرَّحمٰن :۔ الرَّحمٰن۔ الآیۃ ۱ و ۲۔

شانِ نزول :۔ کافر بولے کہ رحمٰن کون ہے ہم رحمٰن کو نہیں جانتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۵۲)۔

ولمن خاف مقام الآیۃ ۴۶۔ شانِ نزول :۔ ایک دن حضرت ابوبکر رضؓ نے قیامت، میزان، جنت اور دوزخ کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ کاش میں اس سبزہ زار میں سے ہری گھاس ہوتا اور کوئی جانور آکر مجھے چر لیتا اے کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)۔

سورۂ الواقعۃ :۔ وَاَصحَابُ الیَمِینِ الآیۃ ۲۷۔

شانِ نزول :۔ ایکبار مسلمانوں نے طائف کی ایک وادی پر نظر کی تو بیری کے درخت نے انکو تعجب میں ڈال دی کہنے لگے اے کاش ہمارے لئے بھی ایسا ہی ملجاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۰۸)۔

ثُلَّۃٌ مِنَ الاَوَّلِینَ۔ الآیۃ ۳۹۔

شانِ نزول :۔ جب سورۂ اِذَا وَقَعَتِ الوَاقِعَۃ نازل ہوئی اور اس میں ثُلَّۃٌ مِنَ الاَوَّلِینَ وَقَلِیلٌ مِنَ الآخِرِینَ کا ذکر ہوا تو حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا اگلے لوگوں میں سے زیادہ اور ہم میں سے کم؟ اس پر ایک سال کی خاموشی کے بعد آخر سورت میں آیت ثُلَّۃٌ مِنَ الاَوَّلِینَ وَثُلَّۃٌ مِنَ الآخِرِینَ نازل ہوئی تو رسول اللہ ؐ نے حضرت عمر رضؓ کو بلاکر فرمایا کہ اے عمر رضؓ سنو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ہے کہ ثُلَّۃٌ مِنَ الاَوَّلِینَ وَثُلَّۃٌ مِنَ الآخِرِینَ۔ (لباب)۔

Scanned by CamScanner

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰاقِعِ النُّجُومِ۔ الآیۃ ۷۵ تا ۸۲۔

شانِ نزول :۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بارش ہوئی تو آپ ؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتے ہیں لیکن بعض دوسرے لوگ کفرانِ نعمت کرتے ہیں اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے لیکن بعض لوگوں نے کہا کہ اس بارش سے فلاں ستارے کی تصدیق ہوگئی اس پر آیات وَلَآ اُقْسِمُ الخ تا وتجعلون رزقکم الخ نازل ہوئیں (مسلم)۔

سورۃ الحدید : اٰمِنُوا بِاللّٰہِ الآیۃ ۷۔

شانِ نزول :۔ غزوۂ تبوک میں چونکہ سفر دور دراز کا تھا۔ اور سامانِ جہاد اہلِ اسلام کے پاس کم اور اسی باعث سے اس غزوہ کا نام غزوۂ عسرت بھی ہے۔ اس لئے اس جہاد میں متمول اہلِ اسلام کو چندہ دینے کی ترغیب اور نادار کم بضاعت برادران اسلام کی اعانت کرنے کی حکم میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ۔ الآیۃ ۱۰۔ شانِ نزول : یہ آیت حضرت ابوبکر رضؓ کے شان میں نازل ہوئی۔ کیونکہ آپ سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کئے (قرطبی ص۲۴۰ ج ۱۷)۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ۔ الآیۃ ۱۶۔

شانِ نزول :۔ صحابۂ کرام جب مدینہ میں آرام وعیش میں رہنے لگے تو ہنسی اور مذاق زیادہ کرنے لگے تو آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۲۴۹ ج ۱۷)۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ الآیۃ ۲۸۔ شانِ نزول :۔ جب آیت اولٰئک یُؤْتَوْنَ اَجْرَھُمْ مَّرَّتَیْنِ الخ۔ القصص ع ۶۔ نازل ہوئی تو اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لائے تھے وہ صحابۂ کرام رضؓ پر فخر کرنے لگے کہ ہمارا اجر دوگنا ہیں تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ابن کثیر ص۳۱۷ ج ۴ و قرطبی ص۲۶۶ ج ۱۷)۔

لِئَلَّا یَعْلَمَ الآیۃ ۲۹۔ شانِ نزول :۔ اہلِ کتاب نے مسلمانوں کے ساتھ حسد کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۲۶۸ ج ۱۷)

سورۂ مجادلۃ :۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ الآیۃ ۱

شانِ نزول :۔ اسلام سے پہلے ظہار کو مرد اور عورت کے درمیان ہمیشہ کیلئے جدائی اور تفریق سمجھتے تھے ایک دفعہ خولہ بنت ثعلبہ حضور ؐ کے پاس اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی کہ یارسول اللہ ؐ میرا شوہر نے میری جوانی لوٹ لی اور اس سے میرے بچے ہوگئے لیکن اب جب کہ میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور بچے جننے کے قابل نہیں رہی تو اس نے مجھ سے ظہار کر لیا ہے اسکے بعد وہ خدا سے فریاد کرنے لگی کہ اے اللہ میرا تو ہی وارث ہے۔ تیری فریاد تو ہی سنے گا اسی وقت جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیات لے کر اتری۔ (مختصر ابن کثیر ج ۳ ولباب)۔

اَلَمْ تَرَ الآیۃ ۸ شانِ نزول :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان موادعت تھی جب صحابۂ کرام رضؓ میں سے کوئی شخص ان کے قریب سے گذرتا تو وہ آپس میں سرگوشیاں اور کانا پھوسی کرتے جس سے وہ سمجھتا کہ یہود اسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس پر حضور ؐ نے ان کو سرگوشیاں کرنے سے منع فرمایا لیکن پھر بھی وہ باز نہ آئے۔ اس پر اللہ تعالےٰ

Scanned by CamScanner

نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ﷺ)

وَإِذَا جَاءُوكَ - الآیۃ ۸ - شانِ نزول: یہود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کے بجائے السّام علیکم کہتے تھے اور پھر اپنے دل میں کہتے تھے کہ ہمارے اس فعل پر اللہ تعالےٰ ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ الآیۃ ۱۰ - شانِ نزول: منافقین آپس میں سرگوشیاں کرتے تھے اور مومنوں کو اس پر غصہ آتا تھا اور وہ اسے بہت برا سمجھتے تھے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا - الآیۃ ۱۱ - شانِ نزول: لوگ رسول اللہ ؐ کے مجلس میں بیٹھے ہوئے جگہ گھیر لیتے تھے اور جب بعد میں کوئی لوگ آتے تو اس کے لئے جگہ بھی نہ چھوڑتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین آمنوا ۱۱۔

شانِ نزول: مسلمانوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تخلیہ میں بکثرت مسائل پوچھتے تھے جس سے آپ ؐ کو مشقت ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضور ؐ کے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ص۳۰۲ ج ۱۷)

أَأَشْفَقْتُمْ الآیۃ ۱۳ - شانِ نزول: جب آیت إِذَا نَاجَيْتُمُ الخ مجادلہ نازل ہونے سے بہت سے لوگوں کو حکم شرعی نہیں جان سکتے تھے اور اس آیت سے جو کچھ مقصد تھا وہ حاصل ہو ہی چکا تھا۔ اسی لئے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۳۰۳ ج ۱۷ و مختصر ابن کثیر ج ۳)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الآیۃ ۱۴ - شانِ نزول: عبد اللہ بن ابی اور عبد اللہ بن نبتل کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ص۳۰۴ ج ۱۷)۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ - (الآیۃ ۱۸) - شانِ نزول: حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے کے سمٹتے ہوئے سائے میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تمہارے پاس ایک آدمی آئے گا جو تمہاری طرف شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا جب وہ آئے تو تم اس سے کوئی بات نہ کرنا اتنے میں ایک گربہ چشم کانا آدمی آگیا آپ ؐ اُسے بلا کر پوچھا کہ تم اور تمہارے اصحاب ہمیں گالیاں کیوں دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ ذرا مہلت دیجئے میں ان سب کو بلا لاتا ہوں چنانچہ وہ جا کر انہیں بلا لایا وہ آکر قسمیں کھانے لگے کہ ہم نے آپ ؐ کے خلاف نہ کوئی بات کہی ہے اور نہ کوئی کام کیا ہے۔ اسی پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا الآیۃ ۲۲ شانِ نزول: یہ آیت ابو عبیدہ ابن الجراح کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب اس نے جنگ بدر یا احد میں اپنے باپ عبد اللہ بن الجراح کو قتل کر دیا۔ (قرطبی ص۳۰۷ ج ۱۷)۔

سورۃ حشر: سَبَّحَ لِلَّهِ - الآیۃ ۱

شانِ نزول: مدینہ کے نواح میں ایک قوم بنی نضیر نام کی آباد تھی۔ مسلمانوں سے انکی صلح تھی لیکن وہ لوگ بیٹھ پیچھے کافروں سے سازش رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ؐ کو چکی گرا کر مار ڈالنے کا بھی ارادہ کیا تھا جب آپ ؐ ان کا محاصرہ کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو اس شرط پر حضور ؐ کے حوالے کر دیا کہ وہ جس قدر مال ایک اونٹ پر لاد کر لے جاسکیں گے لے جائیں گے لیکن ہتھیار ساتھ نہ لے جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی (بخاری)

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ الآیۃ ۵ - شانِ نزول: حضور ؐ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جو وادی بویرہ میں تھے کاٹ دیئے یا جلا دیئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (بخاری ص) -

Scanned by CamScanner

والذین تبوأ - الآیۃ ۹ -

شانِ نزول :- انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری زمینوں کو ہم میں اور مہاجرین میں برابر تقسیم فرما دیجئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم باغبانی کرو اور پھل میں سے انکو حصہ تقسیم کر دو اور تمہاری زمینیں بدستور تمہاری ملکیت رہیں انصار نے کہا کہ ہم راضی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب) -

ویؤثرون علی انفسھم الآیۃ ۹ -

شانِ نزول : ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں فاقہ زدہ ہوں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو ازواج مطہرات کے نزدیک بھیجدیا لیکن ان کے پاس اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہ تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ایسا کوئی شخص ہے جو آج رات اسکی مہمانداری کرے اور اللہ اس پر رحمتیں نازل فرمائے ؟ ایک انصاری نے اٹھ کر کہا کہ میں یا رسول اللہ ﷺ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے - اس کی مہمانداری کرو - بیوی نے جواب دیا کہ میرے پاس تو بجز بچوں کے خوراک کے اور کچھ بھی نہیں اس نے کہا کہ عشاء کے وقت بچوں کو سلا دینا اور چراغ بجھا دینا ہم دونوں آج رات فاقہ کریں گے - صبح کو جب وہ شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صتے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فلاں اور فلانہ پر متعجب ہوا یا فرمایا کہ ہنسا (یعنی اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی سے راضی ہوا اور ان پر رحمتیں نازل فرمائیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (بخاری)

الم تر الی الآیۃ ۱۱ -

شانِ نزول :- بنی قریظہ میں سے چند آدمیوں نے اسلام قبول کر لیا ان میں بعض منافق تھے وہ بنی نضیر سے کہتے تھے کہ اگر تم نے مسلمانوں کے خلاف لڑو تو ہم تمہارے ساتھ شریک ہو کر لڑائی کریں گے انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (لباب) - ۱

سورۃ الممتحنہ :- یایھا الذین امنوا - الآیۃ -

شانِ نزول :- علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر رضؓ اور مقداد رضؓ کو روانہ کر کے فرمایا کہ روضۂ خاخ کے پاس تمہیں ایک ہودج نشین عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے - اس سے وہ خط لے آؤ ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب ہم روضۂ خاخ تک پہنچے تو وہاں ایک کجاوہ نشین عورت موجود تھی ہم نے اس سے کہا کہ خط ہمارے حوالے کر دو اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا کہ تم خود ہی وہ خط نکال کر ہمارے حوالے کر دو ورنہ ہم تمہیں برہنہ کر کے تمہاری تلاشی لیں گے - اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکال کر ہمیں دے دیا اور ہم اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے بعض لوگوں کے نام تھا اور اس میں نبی ﷺ کے بعض امور کی خبر تھی - آپ ﷺ حاطب سے پوچھا کہ یہ کیا ہے حاطب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں میں مکہ میں قریش کے سہارے رہ رہا تھا - اور میں ان کے قبیلے کا فرد نہیں ہوں مہاجرین جو یہاں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے - ان کے قرابت اور رشتہ دار وہاں موجود ہیں - جو ان کے اہل وعیال اور اموال کی حفاظت کر سکتے ہیں - چونکہ اہل مکہ سے میری قرابت داری نہیں ہے - اس لئے میں نے سوچا کہ میں ان پر کوئی احسان کر دوں - جس سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں - میں نے یہ کام نہ تو کفر کی بناء پر کیا ہے اور نہ ارتداد کی نیت سے اور نہ ہی میں کفر پر راضی ہوں - اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

Scanned by CamScanner

فرمایا کہ اس نے سچ کہا اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری ومسلم)۔

لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ - الآیۃ ۸ شانِ نزول :- اسماء بنت ابی بکرؓ کی ماں، جو مشرکہ تھی اس کے ساتھ ملنے کیلئے مدینے آئی تو اس نے حضورؐ سے پوچھا کہ میں اپنی ماں سے صلۂ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری)۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ الآیۃ ۱۰ - شانِ نزول :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن کفار قریش سے معاہدہ کیا تو چند مومن عورتیں آئیں اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (بخاری ومسلم)

وَلَا تُمْسِکُوْا - الآیۃ ۱۰ شانِ نزول :- حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ لیکن انکی بیوی مشرکین کے ساتھ رہی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب)۔

وَاِنْ فَاتَکُمْ الآیۃ ۱۱ - شانِ نزول :- یہ آیت امّ الحکم بنت سفیان کے بارے میں نازل ہوئی اس نے مرتد ہو کر ایک ثقفی کے ساتھ شادی کرلی قریش میں اس کے سوا اور کوئی عورت مرتد نہیں ہوئی (لباب)۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ الآیۃ ۱۲ - شانِ نزول : فتح مکہ کے دن جب عورتیں بیعتِ اسلام کے لئے حاضرِ خدمت بابرکت ہوئیں تو ان کو بیعت کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ - الآیۃ ۱۳ شانِ نزول :- عبداللہ بن عمر اور زید بن حرث یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)۔

سورۃ الصّف : سَبَّحَ لِلّٰہِ الآیۃ ۱ تا ۳ -

شانِ نزول :- صحابۂ کرام رضؓ میں سے چند آدمی باتیں کر رہے تھے کہ اگر ہم کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل پسند ہے تو ہم وہی عمل کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی (ترمذی ص۱۶۹ ج۲)۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا - الآیۃ ۸ - شانِ نزول :- ایک مرتبہ چالیس دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے میں توقف ہوا تو کعب بن اشرف نے یہود سے کہا اے معاشر یہود خوشخبری لو۔ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کے نور کو بجھا دیا ہے۔ اور دین اسلام کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ آپؐ کو یہ بات بہت ہی ناگوار گذرا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ج۱۸ ص۸۵)۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - الآیۃ ۱۰ -

شانِ نزول :- جب لوگوں نے کہا کہ کاش ہم کو معلوم ہوتا کہ کونسا عمل افضل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیکن انہوں نے جہاد کرنے سے گریز کیا اس پر اللہ تعالےٰ نے آیت۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ صف ۲ نازل فرمائی (لباب)۔

سورۃ جمعہ : قُلْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ - الآیۃ ۶ -

شانِ نزول :- اہل کتاب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات جتلاتے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی (معالم)

Scanned by CamScanner

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً - الآیۃ ۱۱ شانِ نزول :۔ حضور جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطاب فرما رہے تھے اتنا میں ایک تجارتی قافلہ آگیا لوگ اٹھ کر اس قافلے کی طرف چلے گئے صرف بارہ آدمی آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس باقی رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی ۱۰۹/۱۸ ج از مسلم)

سورۃ المنٰفقون :۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ الآیۃ ۱۔

شانِ نزول :۔ زید بن ارقم رضہ کہتے ہیں کہ میں نے میرے چچا کے ساتھ تھا تو عبداللہ بن اُبی کو اپنے آدمیوں سے یہ کہتے سُنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر خرچ کرنا بند کردو حتیٰ کہ یہ چلتے بنیں اور جب ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں ڈال دی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوا بھیجا تو وہ قسمیں کھا کر کہنے لگے کہ ہم نے تو یہ بات نہیں کی اس پر آپ صنے ان کو سچ ٹھہرایا اور مجھے جھٹلا دیا۔ اس پر میں ایسا دل گرفتہ ہوا کہ آج تک ایسا کبھی نہ ہوا تھا اور غم وافسوس کے مارے میں گھر میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ واقعہ غزوۂ بنی مصطلق کے دوران کا ہے جو اس وقت پیش آیا۔ جب غزوہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عمرؓ کے غلام جہجاہ بن مسعود غفاری اور بنی خزرج کے ایک حلیف سنان بن وبر یا سنان بن تمیم جہنی کے درمیان جانوروں کو پانی پلانے پر جھگڑا ہو گیا تھا۔ (بخاری وغیرہ)۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ الآیۃ ۵۔

شانِ نزول :۔ واقعۂ مذکورہ کے بعد عبداللہ بن اُبی کو کہا گیا کہ تمہارے بارے میں سخت آیات نازل ہوئی تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ تاکہ آپ صتمہاری بخشش کی خاطر دعا فرمائیں گے۔ اس پر وہ سر جھٹکنے لگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (حوالۂ بالا)۔

سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ الآیۃ ۶ شانِ نزول :۔ جب آیت اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ الخ توبہ ۸۰ نازل ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ستر سے زیادہ مرتبہ دعا مانگوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

سورۂ تغابن :۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ الآیۃ ۱۴۔

شانِ نزول :۔ یہ آیت اہل مکہ میں سے ان افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام لانے کے بعد ان کے بیوی بچوں نے ان کو مدینے جانے سے روک لیا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جب وہ نبی صکے پاس آئے تو دیکھا کہ جو لوگ پہلے مدینے آئے تھے دین کا بہت سا علم حاصل کر چکے ہیں اس پر انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ۱۴۲/۱۸ ج از ترمذی ۱۶۵/۲ ج)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ - الآیۃ ۱۶ شانِ نزول :۔ جب آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران ۱۰۲) نازل ہوئی۔ تو لوگوں پر دشوار ہو گیا یہاں تک کہ وہ لوگ اس قدر قیام کرتے کہ ایڑی کے اوپر کا پٹھا پھول جاتیں۔ اور پیشانیوں پھوڑے والا ہو جاتے اس پر اللہ تعالیٰ نے تخفیفاً یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ۱۴۵/۱۸ ج)۔

سورۂ طلاق :- یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ الاٰیۃ - ۱

شانِ نزول :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضؓ کو طلاق دیدی تو وہ اپنے اہل کو چلی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی - (قرطبی ص۱۴۷ ج ۱۸) -

وَمَنْ یَّتَّقِ اللہ - الاٰیۃ ۲ شانِ نزول : عوف بن مالک اشجعی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے لڑکے سالم کو دشمنوں نے گرفتار کر لیا ہے - اور اس کی ماں بے صبر ہو رہی ہے - آپؐ نے فرمایا اللہ کو ڈرو اور صبر کرو - اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا بکثرت ورد کیا کرو عہ تو اس کی عورت نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سے درست فرمایا ہے - چنانچہ وہ دونوں بکثرت حوقلہ (یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ) کا ورد کرنے لگے - آخر ایک دن دشمن ان کے لڑکے سے غافل ہوگیا اور وہ ان کا ریوڑ ہانک کر اپنے باپ کے پاس پہنچ گیا اور اس ریوڑ میں چار ہزار بکری تھے - اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص۱۶۰ ج ۱۸) -

عہ جب وہ گھر میں لوٹ کر اپنے عورت سے کہا کہ حضورؐ نے ہم دونوں کو بکثرت لاحول ولا قوۃ الا باللہ ورد کرنے کا حکم فرمایا ہے - ۱۲ -

وَاللَّائِیْ یَئِسْنَ الاٰیۃ ۴ شانِ نزول :- جب آیت وَالْمُطَلَّقَاتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْءٍ (بقرہ) میں حیض والی عورتوں کی عدت کا بیان ہوئی تو خلاد بن نعمان نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن عورتوں کو چھوٹی عمر یا بڑی عمر ہونے کے سبب یا حمل کے باعث حیض نہیں آتا تو انکی عدت کس قدر ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی - (قرطبی ص۱۶۲ ج ۱۸)

سورۂ تحریم :- یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ الاٰیۃ ۱ -

شانِ نزول :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم معمول تھا کہ بعد عصر بیویوں کے پاس تشریف لائے اور حال پرسی کرتے اکثر تبہ آپؐ حضرت زینب رضؓ کے پاس حسب معمول زیادہ ٹھیرے اور شہد نوش فرمایا اس پر عائشہ رضؓ کو رشک آیا تو اس نے حفصہ رضؓ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضورؐ تشریف لاویں تو وہ یوں کہے کہ آپ سے مغافیر کا بو پاتا ہوں آپ نے مغافیر نوش فرمایا؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا - آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے - اس کے پاس آپؐ نے کھا کر فرمایا کہ میں آئندہ کبھی شہد نہیں پیوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی -

(قرطبی ص۱۷۷ جلد ۱۸)

عَسٰی رَبُّہٗ الاٰیۃ ۵ - شانِ نزول :- عمر رضؓ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ کی بیویوں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایکا کر لیا تو میں نے ان سے کہا کچھ عجب نہیں کہ آپؐ تم سب کو طلاقیں دے دیں اور آپؐ کا رب آپؐ کو تم سے بہتر بیویاں عطا کردے - اس پر اللہ تعالےٰ نے میرے انہیں الفاظ میں یہ آیت نازل فرمائی (بخاری) -

سورۂ ملک : وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ الاٰیۃ ۱۳

شانِ نزول :- مشرکوں نے بعض وقت حضورؐ کو گالیاں دیتے تھے تو جبرئیلؑ بذریعہ وحی آپؐ کو اس سے مطلع فرمادیتے اس پر انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ تم اب سے بات چپکے چپکے کہنی چاہیئے - تاکہ محمدؐ کا رب نہ سن سکے اسپر یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ص۲۱۴ ج ۱۸) -

سورۂ نٓ (القلم) وما انت بنعمۃ ربک بمجنون الاٰیۃ ۲ -

شانِ نزول :- مشرکین حضورؐ کو (نعوذ باللہ) مجنون اور شیطان کہتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے انہوں کی تکذیب میں یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ج ۱۸ ص۲۲۵)

Scanned by CamScanner

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ الآیۃ ۴

شانِ نزول :۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اخلاقِ حسنہ کا مالک کوئی نہ تھا۔ صحابۂ کرام اور اہل بیت میں سے جو کوئی بھی آپؐ کو پکارتے آپؐ جواب میں لبیک کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ص۲۲۷ ج۱۸ ولباب)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ الآیۃ ۱۰۔

شانِ نزول : اخنس بن شریق کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص۲۳۱ ج۱۸)۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ الآیۃ ۱۷۔ شانِ نزول : جنگ بدر کے موقعہ پر ابو جہل نے کہا کہ مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر رسیوں سے جکڑ دینا اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

سورۃ الحاقہ : وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ الآیۃ ۱۲

شانِ نزول : حضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب رکھوں دور نہ رہنے دوں اور یہ کہ میں تمہیں علم سکھاؤں جسے تم یاد رکھو اور اسے یاد رکھنا تمہارا حق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ روایت درجۂ صحیح کی نہیں (لباب)

سورۃ المعارج :۔ سَاَلَ سَآئِلٌ الآیۃ ۱ شانِ نزول :۔ نضر بن حرث کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اس نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ اگر یہ جو رسول اللہؐ لائے ہیں حق ہے اور تیری ہی جانب سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے (النسائی)۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ الآیۃ ۲۔

شانِ نزول :۔ جب آیت سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ یہ عذاب کس پر نازل ہوگا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ الآیۃ ۳۶۔

شانِ نزول :۔ یہ آیت منافقین کے ان گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو دین اسلام سے استہزاء کرتے اور سرورِ عالمؐ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ لیکن آپؐ پر ایمان نہیں لاتے (قرطبی ص۲۹۲ ج۱۸)۔

سورۂ جن :۔ قُلْ اُوْحِیَ الآیۃ ۱۔

شانِ نزول :۔ حضورؐ صحابۂ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ بازار عکاظ کو تشریف لے گئے اس وقت شیاطین کو آسمانی چیزوں کی سُن گُن لینے سے شہابیوں کے ذریعہ روک دیا گیا تھا۔ لہذا انہوں نے اپنی قوم سے جا کر کہا کہ زمین پر ضرور کوئی ایسا واقعہ رونما ہوا ہے کہ جس کی وجہ سے ہم کو آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے۔ جنوں کی قوم نے کہا کہ مشارق و مغارب میں پھیل جاؤ اور اس کا کھوج لگاؤ کہ ایسا کونسا واقعہ رونما ہوا ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ٹولہ جو تہامہ کی طرف سفر کے ارادہ کرنے والا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلمؐ کے قریب سے گذرا آپؐ اس وقت کھجور کے ایک درخت کے پاس صحابۂ کرام کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ قرآن کی آواز جنوں کے کانوں میں پڑی تو وہ اسے غور سے سنتے رہے اور پھر کہا کہ ضرور یہی وہ حادثہ ہے جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے اس پر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہا کہ

Scanned by CamScanner

ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت اور جنوں کا قول نازل فرمایا۔ (بخاری و ترمذی)

وَاَنَّہٗ کَانَ الآیۃ ۶

شانِ نزول:۔ کردم بن ابی السائب اپنے باپ کے ساتھ کسی کام سے مدینے کو گیا۔ تو ایک راعی غنم کے پاس رات گذری جب آدھی رات ہوئی ایک بھیڑیا آکر ایک بکری کا بچہ پکڑ لی اسپر راعی نے کہا کہ اے عامر وادی میں تیرے جار ہوں تب ایک منادی نے آواز دی اے سرحان اسے چھوڑ دو چنانچہ بکری کا بچہ تیز دوڑتے ہوا آگئی اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (درمنثور ج ۱۹)

وَاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا۔ الآیۃ ۱۶ شانِ نزول: یہ آیت کفار قریش کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب سات سال سے بارش نہ ہوئی تھی (لباب)۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ۔ الآیۃ ۱۸۔ شانِ نزول: جنوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم کیوں کر مسجد میں آئیں حالانکہ ہم آپؐ سے دور ہوں اور کس طرح ہم نماز میں شریک ہوحالانکہ ہم آپ سے دور ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ص ۵۵۹ جلد ۳)۔

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الآیۃ ۲۲۔ شانِ نزول:۔ جنوں کے ایک سردار جس کے کئی مرید تھے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپؐ میری پناہ میں آئیں اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب)

سورۃ المزمل:۔ یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ الآیۃ ۱

شانِ نزول:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نازل ہونا بہت گراں گذرتا تھا۔ بہت مرتبہ سخت سردی کے موسم میں آپ پسینہ پسینہ ہوجاتے تھے۔ چہرہ کا رنگ فق پڑجاتا تھا۔ شروع شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت ڈر لگتا تھا۔ پہلی بار جب وحی ہوئی تھی تو حضورؐ اللہ کے ڈر کے مارے چادر اوڑھ کر لیٹ گئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کو ان پیارے الفاظ سے تعبیر فرمایا۔ (بیضاوی)۔

سورۃ المدثر:۔ یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔ الآیۃ ۱۔

شانِ نزول:۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے غار حراء میں ایک مہینہ گوشہ نشینی کی جب میں مدت پوری کر چکا اور نیچے وادی میں اترا تو مجھے پکارا گیا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا جب میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ موجود ہے۔ جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ چنانچہ میں گھر میں آکر کہا مجھے اڑھاؤ مجھے اڑھاؤ۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (بخاری)۔

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ الآیۃ ۱۱۔

شانِ نزول:۔ ولید بن مغیرہ مخزومی حضورؐ کے پاس آیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے قرآن سنایا یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس کا دل نرم ہوگیا ہے لیکن جب ابوجہل بن ہشام تک یہ بات پہنچی تو اس نے کہا کہ اے چچا آپکی قوم کا خیال ہے کہ کچھ مال جمع کر کے آپؐ کو تاکہ آپ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر محمدؐ کے پاس نہ جائیں۔ ولید جواب دیا کہ قریش جلتے ہیں کہ میں ان میں سے کسی سے بھی مال و دولت میں کم نہیں ہوں۔ ابوجہل نے کہا کہ اچھا قوم کے نام پر کوئی ایسا خبر

Scanned by CamScanner

بھیجے جس سے معلوم ہو کہ آپ اس نئے.. دین... سے متنفر ہیں ولید نے کہا کہ میں کیا کہلا بھیجوں ؟ قسم بخدا تم میں سے کوئی فرد بھی مجھ سے زیادہ شعر سمجھنے والا نہیں ہے میں شعر کے اقسام رجز قصیدہ وغیرہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں اور نہ ہی تم میں سے کوئی جنات کے اشعار کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ قسم بخدا جو کچھ وہ محمدؐ کہتا ہے وہ ان میں سے کسی کے بھی مشابہ و مماثل نہیں قسم بخدا اس کے کلام میں حلاوت و مرغوبیت ہے اور وہ سراسر حسین و روشن کلام ہیں اس کے بالمقابل تمام اقوال ہیچ ہیں ابوجہل نے کہا کہ آپ کی قوم اس وقت تک آپ سے راضی نہ ہوگی۔ جبتک کہ آپ اس شخص کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات نہ کہیں اس پر اس نے کہا کہ اچھا مجھے سوچنے کی مہلت دو پھر کہا کہ یہ جادوگر ہے جو اپنے جادو کے زور سے دوسروں کو مسحور کر دیتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مختصر ابن کثیر ص۵۷ ج۳

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ۔ الآیۃ ۳۰

شانِ نزول :۔ یہودیوں کے ایک گروہ نے اصحابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے کسی صحابی سے جہنم کے نگرانوں کی بابت پوچھا تو وہ کہا کہ اللہ و رسولہ اعلم پھر وہ واپس آکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اسی وقت آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی (مختصر ابن کثیر ص۵۸ ج۳)۔

وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ الآیۃ ۳۱

شانِ نزول :۔ ایک دن ابوجہل نے کہا کہ اے قریش کی جماعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ کی فوج کی عدد جو تمہیں آگ میں جھونکے گی صرف انیس ۱۹ ہیں ادھر تمہاری تعداد تمام قوموں سے زیادہ ہے کیا تمہارا سو آدمی بھی اس کے ایک آدمی سے عاجز آجائیگا ؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ۔ الآیۃ ۵۲ شانِ نزول :۔ کفار نے کہا کہ اگر محمد سچے ہیں تو صبحدم ہم میں سے ہر ایک کے سرہانے ایک ایک صحیفہ پایا جائے جس میں ہمارے لئے دوزخ کی آگ سے نجات ملنے کی ضمانت دی گئی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)۔

سورۂ قیامہ :۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ۔ الآیۃ ۱۶۔

شانِ نزول :۔ جب حضورؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم اسے یاد کرنے کیلئے زبان کو حرکت دیتے تھے یعنی دہراتے تھے تاکہ حفظ ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (بخاری)۔

اَوْلٰى لَكَ الآیۃ ۳۴-۳۵

شانِ نزول :۔ جب آیت عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (مدثر ۳۰) نازل ہوئی تو ابوجہل نے قریش سے کہا کہ دوزخ کے صرف انیس کارکن ہیں اور تمہاری تعداد کثیر ہے کیا تم اتنے گئے گذرے ہو کہ تم میں سے دس دس آدمی بھی دوزخ کے ایک ایک کارکن کیلئے کافی نہ ہونگے اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ ابوجہل کے پاس جاکر فرمایئے کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۔ یعنی تیری کم بختی آنے والی ہے اور پھر سن لے کہ تیری کمبختی بس آنے ہی والی ہے۔ (لباب)۔

سورۃ الدھر (الانسان) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ - الآیۃ ۸

شانِ نزول :- یہ آیت حضرت ابوالدحداح رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی جو روزہ تھے اور افطار کے وقت چار روٹیوں میں سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو بھوکا دیکھ کر ایک ایک روٹی انکو دے دی اور صرف ایک روٹی پر مع اپنے اہل وعیال کے گذارا کیا۔ (خازن)۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الآیۃ ۲۰ - شانِ نزول :- ایک دن حضرت عمرؓ نبیؐ کے خدمت میں آکر دیکھتے ہیں کہ آپؐ کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی بوریہ پر سو رہے تھے اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر بوریہ کے دھاری پڑے ہوئے تھے تو یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ رو پڑے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ایک طرف تو میں کسریٰ اور اس کے ملک کو اور ہرمز اور اس کے ملک کو اور حبشہ کے والی اور اس کے ملک کو دیکھتا ہوں اور ادھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور کھجوروں کی بوریہ پر سو رہے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ الآیۃ ۲۴ شانِ نزول :- ابوجہل نے کہا کہ اگر میں محمدؐ کو نماز پڑھتے دیکھا تو اسکے گردن روند ڈالوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)

سورۂ مرسلات : وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ الآیۃ ۴۸

شانِ نزول :- یہ آیت قوم ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی جب وہ لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا آپؐ نے فرمایا نماز پڑھو اور نماز کی تعلیم فرمائی انہوں نے کہا کہ ہم رکوع نہ کریں گے کیونکہ اس میں ہمارے لئے شرم ہے اس لئے کہ آدمی سیدھا پیدا کیا گیا ہے اور جب وہ جھکے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے گائے یا بیل ہوتا ہے۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو (تفسیر عزیزی ص۳۵ وغیرہ)

سورۂ نبأ :- عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ - الآیۃ ۱ -

شانِ نزول :- جب حضورؐ مبعوث ہوئے تو لوگ ایک دوسرے سے قیامت کے بارے سوال کرتے تھے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (لباب)۔

سورۂ نازعات :- قَالُوْا تِلْكَ اِذًا الآیۃ ۱۲

شانِ نزول :- جب آیت اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ (نازعات ۱۰) نازل ہوئی تو کفار قریش کہنے لگے کہ مرنے کے بعد اگر ہم پھر سے زندہ ہو گئے تو ضرور ہم گھاٹے میں رہیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ الآیۃ ۴۲ تا ۴۴ -

شانِ نزول :- لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے تھے یہانتک کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں لوگوں نے سوال کرنا چھوڑ دیا۔ (لباب)

سورۂ عبس :- عَبَسَ وَتَوَلّٰى الآیۃ ۱ تا ۲ -

Scanned by CamScanner

شانِ نزول :۔ یہ آیت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آکر فرمایا یا رسول اللہ مجھے ہدایت فرمائیں اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرکین میں سے چند بڑے آدمی بیٹھے تھے چنانچہ آپ نے انکی طرف التفات نہ فرمایا بلکہ مشرکین کی طرف متوجہ رہے اور ان سے فرماتے رہے کہ کیا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں تم کوئی خرابی پاتے ہو ؟ وہ کہتے کہ نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

(قرطبی ص۲۱۲ جلد ۱۹ از ترمذی ص۱۶۷ جلد ۲)

قُتِلَ الْاِنْسَانُ ۔ الآیہ ۔ شانِ نزول :۔ یہ آیت عتبہ بن ابی لہب کے بارے میں نازل ہوئی ۔ وہ ایمان لانے کے بعد جب والنجم الخ نازل ہوئی تو وہ مرتد ہوگیا ۔ اور کہا کہ ہم پورے قرآن کے ساتھ سوائے النجم کے ایمان لایا ہوں ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قرطبی ۲۱۷ ج ۱۹) ۔

سورۂ تکویر :۔ وَمَا تَشَاؤُنَ ۔ الآیۃ ۲۹ ۔

شانِ نزول :۔ جب آیت لِمَن شَاءَ مِنكُم اَن یَستَقِیم (تکویر ۲۸) نازل ہوئی ۔ تو ابو جہل نے کہا کہ یہ امر ہمارے چاہنے پر موقوف ہے ۔ اگر ہم چاہیں تو راہِ راست پر چلیں اور اگر نہ چاہیں تو نہ چلیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

(قرطبی ص۲۴۳ جلد ۱۹)

سورۂ انفطار :۔ یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ ۔ الآیۃ ۶ ۔ شانِ نزول : یہ آیت ابوالاشدّ بن کلدہ الجمحیؓ کے بارے میں نازل ہوئی ۔ (قرطبی ص۲۴۵ ج ۱۹) ۔

سورۂ مطففین :۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الآیۃ ۱ ۔

شانِ نزول :۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے ۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (نسائی وابن ماجہ)

سورۂ بروج :۔ مکۂ معظمہ میں جب آفتابِ نبوت جلوہ گر ہو کر صدیوں کے ظلمات دور ہونے شروع ہوئے تو یہ بات قریشِ مکہ کو ناگوار معلوم ہوئے ۔ کیونکہ یہ ان کے مالوف و مانوس دستور کے خلاف تھا اس لئے انہوں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا شروع کیا اور جو غریب غربا مسلمان ہوئے تھے ان پر بھی آفت برپا کر رکھی تھی مار پیٹ گالی گلوچ کے سوا دھوپ میں باندھ کر ڈال دینے اور پھر اوپر سے کوڑے برسانے اور پیٹ میں نیزہ گھونپ دینے اور عورتوں کو ذلیل و ننگے کر دینے کو اپنے مذہب کی حمایت سمجھتے تھے ۔ چنانچہ غریب مسلمان آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر شکایت کرتے تھے اور آپ اُن کو تسلّی دیتے تھے کہ صبر کرو تھوڑی ہی مدت میں ان کا زور گھٹا جائے گا ۔ یہ سن کر کفار اور بھی مسخرہ پن کرتے تھے اس لئے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو تسلّی دینے کیلئے پورا سورہ نازل فرمائی (تفسیر عزیزی ۱۱۶ وغیرہ)

سورۂ طارق :۔ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ ۔ الآیۃ ۵ ۔

شانِ نزول :۔ یہ آیت ابوالاشدؓ کے بارے میں نازل ہوئی وہ چمڑے پر کھڑا ہو کر کہتا تھا کہ اے جماعت قریش جو شخص مجھے اس چمڑے پر سے ہٹا دے اس کے لئے فلاں فلاں چیز انعام ہے ۔ اور یہ کہتا تھا کہ محمدؐ کا خیال ہے کہ دوزخ پر انیس ۱۹ نگران ہیں ۔ دس کو تو میں اکیلا کافی ہوں ۔ باقی نو کیلئے تم میری مدد کرنا (لباب) ۔

Scanned by CamScanner

سورۂ اعلیٰ : سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ - الآیۃ ۶
شانِ نزول :- جب جبرئیلؑ وحی لے کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو جبرئیلؑ آخر آیت سے فارغ نہوتے ہی آپ وحی کے الفاظ کو اول سے دہراتے تھے۔ تاکہ بھول نہ جائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی ص۱۸ ج ۲۰)۔
سورۃ الغاشیۃ :- اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الآیۃ ۱۷۔
شانِ نزول :- جب اللہ تعالیٰ نے جنّت کی چیزوں کی خوبیاں بیان کیں تو گمراہ لوگوں کو اس پر اچنبا ہوا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔
سورۃ الفجر :- یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ - الآیۃ ۲۷۔
شانِ نزول :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ خرید کر بخشش کی دعا مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائے گا۔ اس پر حضرت عثمان رضؓ نے اس کوئیں کو خرید لیا آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس کوئیں کو مفاد عامّہ کے لئے وقف کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت حضرت عثمان رضؓ کے بارے میں نازل فرمائی۔
(قرطبی ص۵۸ ج ۲۰ وغیرہ)

سورۂ لیل :- وَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی - الآیۃ ۵ تا آخر سورۃ
شانِ نزول :- حضرت ابوبکر رضؓ کے والد ابو قحافہ نے حضرت ابوبکر رضؓ سے کہا کہ اے بیٹا میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ کمزوروں کو آزاد کراتے ہو۔ کیا ہی اچھا ہو تا کہ تم قوی لوگوں کو آزاد کراتے جو تمہاری روک بنیں اور جو تمہیں دشمنوں سے بچائیں حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اے میرے باپ مجھے اس چیز کی تمنّا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (مختصر ابن کثیر ص۶۴۶ ج ۳ وغیرہ)۔
سورۂ الضحیٰ :- وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی - الآیۃ ۱ تا ۳ -
شانِ نزول :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں نماز تہجّد کیلئے کھڑے نہ ہوئے اس پر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی (یہ عورت ابولہب کی بیوی عورا بنت حرب تھی جو ابوسفیان کی بہن اور حمالۃ الحطب تھی)۔ اور کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ تیرے شیطان نے تجھے چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ دو یا تین راتیں اسے تیرے پاس نہ دیکھا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (قرطبی ص۹۲ ج ۲۰ از بخاری)۔
وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۴ -
شانِ نزول :- حضورؐ نے فرمایا کہ میرے بعد میری اُمّت پر مفتوح ہونے والے املاک مجھے دکھائے گئے۔ اس پر مجھ کو خوشی ہوئی تو جبرئیلؑ نے یہ آیت لیکر اتری (قرطبی ص۹۵ ج ۲۰)۔
سورۂ الم نشرح :- اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ - الآیۃ -
شانِ نزول :- جب مشرکوں نے مسلمانوں پر فاقہ کشی کی طعنہ زنی کی تو یہ سورت نازل ہوئی (لباب)۔
سورۂ والتّین :- ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ - الآیۃ ۵
شانِ نزول :- ابن عباس رضؓ اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ چند نفر تھے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے

Scanned by CamScanner

عہد میں ارذل العمر کو پہنچ گئے تھے اور ان کی عقلیں زائل ہو گئی تھیں جب ان کے بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی معذوری پر فرمایا کہ انہیں ان اعمال کا اجر ملے گا۔ جو عقل زائل ہونے سے پہلے انہوں نے کئے ہوں گے (لباب)

سورۂ علق :۔ کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ الآیۃ ۶

شان نزول :۔ ابوجہل نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا تمہارے سامنے محمدؐ زمین پر چہرہ ٹکاتا ہے؟ کہا گیا کہ ہاں اس پر ابوجہل نے کہا کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو اس کی گردن روند ڈالوں گا۔ اور اس کا چہرہ خاک پر رگڑ دوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (لباب)۔

اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۔ الآیۃ ۹ تا ۱۶۔

شان نزول :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اور آپؐ کو نماز پڑھنے سے روکا اس پر اللہ تعالیٰ نے اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى تا کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ نازل فرمائیں (لباب)۔

فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ ۔ الآیۃ ۱۷ ۱۸۔

شان نزول :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اور کہا کہ کیا میں نے تمہیں اس کام سے نہیں روکا؟ اس پر نبیؐ نے اسے جھڑک دیا ابوجہل نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میرے پاس افرادی قوت ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں (ترمذی ص۱۷۰ ج۲)۔

سورۂ قدر :۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۱ تا ۳

شان نزول :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جو فی سبیل اللہ لڑنے کے لئے ایک ہزار مہینے ہتھیار بند رہا اس پر مسلمانوں کو تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں (قرطبی ص۱۳۳ ج۲)۔

سورۃ البیّنہ :۔ (سورۂ لم یکن) شان نزول :۔ حضورؐ کے نبوت سے پہلے یہود اور نصاریٰ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ کاش نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم آئیں تو ہم سب سے پہلے ان پر ایمان لائیں مگر جب آپؐ تشریف لائے تو ان میں سے چند اشخاص کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ان کا حال بیان کرنے کو یہ سورت نازل ہوئی۔

(معالم وغیرہ)

سورۂ زلزال :۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا الآیۃ ۷ تا ۸۔

شان نزول :۔ جب آیت ویطعمون الطعام علی حبہ (دھر) نازل ہوئی۔ تو مسلمان سمجھنے لگے کہ نہ تو تھوڑے عمل کا کوئی ثواب ہے اور نہ معمولی گناہ پر کوئی مواخذہ مثلاً جھوٹ بولنا، ایک نظر دیکھ لینا یا چغلخوری وغیرہ پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کی وعید کبیرہ گناہوں پر دی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں (لباب)۔

سورۂ تکاثر :۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ الآیۃ ۱

شان نزول :۔ یہ سورۃ انصار کے دو قبیلوں بنی حارثہ اور بنی الحرث کے بارے میں نازل ہوئی، دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے سے اپنی اپنی قوم کی بڑائیوں اور اور کثرت مال پر مفاخرت کی ان میں سے ہر ایک قبیلہ دوسرے

Scanned by CamScanner

کہتا کہ تم میں فلاں فلاں طرح کے آدمی ہیں اور اس کے جواب میں دوسرا قبیلہ بھی اسی طرح سے کہتا پہلے تو انہوں نے اپنے زندہ آدمیوں کی برائیاں بیان کیں اور پھر کہا کہ چلو قبرستان جا کر اہل قبور کی برائیاں بیان کرتے ہیں وہاں ایک فریق کہتا کہ تم میں یعنی تمہارے اہل قبور میں فلاں فلاں طرح کے آدمی ہیں اور دوسرا فریق بھی اسی طرح سے ان کو جواب دیتا اس پر اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ الخ (لباب)۔

سورۃ العصر:۔ سورۂ عصر: شان نزول:۔ کلاہ بن اسید زمانۂ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھتے تھے آخر ابوبکرؓ ایمان لانے کے بعد ایک مرتبہ آکر کہنے لگا کہ اے ابوبکرؓ تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ تجارت کو مندا کر دیا۔ اور ترقی چھوڑ بیٹھے کس دھن میں پھنس بیٹھے کہ دین بھی کھویا اور دنیا بھی کھوئی پورے خسارہ میں آگئے حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اے بیوقوف جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا غلام بنتا ہے وہ نقصان میں نہیں ہے نقصان میں تو صرف وہی ہے جس نے آخرت کی فکر نہ کی اور دنیا کی ترقی ہی کو اپنا مقصد بنایا اور اسی میں اپنا سارا وقت کھپا تا رہا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ کی تصدیق میں اللہ تعالےٰ نے یہ پوری سورۃ نازل فرمائی (تفسیر عزیزی عم ۲۴۲)۔

سورۃ الھُمَزَۃ:۔ شان نزول:۔ امیہ بن خلف جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن وتشنیع کرتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورت نازل فرمائی (لباب)۔

سورۂ ماعون:۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الآیۃ ۴۔

شان نزول:۔ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی مومنوں کے سامنے وہ دکھا دے کی نماز پڑھ لیتے تھے لیکن علیحدگی میں وہ نماز نہ پڑھتے تھے۔ اور ضرورت کی چیزیں دینے سے بھی انکار کرتے تھے (لباب)۔

سورۂ کوثر:۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ الآیۃ ۳۔

شان نزول:۔ کعب بن اشرف جو یہود کے عالم تھے۔ جب مکے آیا تو قریش نے اس سے کہا کہ تم تو یہودیوں کے سردار ہو کیا تم اپنی قوم سے کٹے ہوئے اس بے یار و مددگار شخص کو دیکھتے ہو جو اپنے آپ کو ہم سے اچھا سمجھتا ہے؟ حالانکہ ہم اہل حجیج ہیں اہل سقایہ ہیں اور اہل سوانہ ہیں کعبؓ نے کہا کہ تم اس سے اچھے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لباب)۔

سورۂ کافرون:۔ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ (الآیہ)

شان نزول:۔ کفار قریش نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ پسند فرمائیں تو ایک سال آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے معبودوں کی عبادت کریں اور ایک سال ہم آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے معبود کی عبادت کریں۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔ (مختصر ابن کثیر ج ۳ ص ۶۸۵)۔

سورۂ نصر: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ الآیۃ۔

شان نزول: فتح مکہ کے سال جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے تو آپ نے خالد بن ولید کو شہر کے زیریں علاقہ میں بھیج دیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قریش سے مقابلہ کیا اور ان کی صفیں توڑ دیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے انہیں شکست سے دوچار کیا تو خالد کے حکم سے ان کے ہتھیار اتروا ڈالے گئے اس پر انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورۃ نازل فرمائی۔ (لباب)۔

سورۂ مسدّ :۔ (سورۂ لہب) :۔ تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ الآیۃ ۔

شانِ نزول :۔ ایک دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور ندا فرمائی کہ وَاصَبَاحَاہْ یعنی ہائے صبح کا خطرہ اس پر قریش جمع ہوگئے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اگر میں تم سے کہوں کہ صبح یا شام تم پر دشمن حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ مانوگے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ ایک سخت عذاب آنے والا ہے ۔ اس پر ابولہب نے کہا کہ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ؟ یعنی ستیاناس ہو تیرا کیا تونے ہمیں اسی لئے جمع کیا ہے ۔؟ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی ۔

دوسرے روایت میں ہے کہ ابولہب کی بیوی آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے پر کانٹے بچھا دیتی تھی ۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی (بخاری وغیرہ) ۔

سورۂ اخلاص : شانِ نزول : مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہمیں اپنے رب کا نسب نامہ بتائیے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورہ نازل فرمائی (ترمذی ج۲ ص۱۶۷) ۔

سورتین المعوذتین :۔ (الفلق والناس) ۔ شانِ نزول :۔ ایکمرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوگئے آپ صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے ۔ آپ ﷺ کے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک آپ کے سرہانے کی طرف کھڑا ہوگیا اور دوسرا پائنتی کی طرف پائنتی والے فرشتے نے سرہانے والے فرشتے سے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے ؟ اس نے کہا کہ آپ ﷺ مطبوب ہیں ۔ اس نے کہا کہ طب کیا شئی ہوتی ہے ؟ اس نے کہا کہ طب سحر ہے ۔ پوچھا کہ سحر کس نے کیا ہے ؟ جواب دیا لبید بن اعصم یہودی نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے ؟ جواب دیا کہ آل فلاں کے کنویں میں ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے اور اب اس کی تجویز یہ ہے کہ کنویں پر جاکر اس کا پانی نکال دیا جائے اور پتھر کے نیچے سے خوشے کا غلاف باہر کرکے اسے جلا ڈالا جائے جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کو چند آدمیوں کے ساتھ بھیجا وہ کنویں پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کنویں کا پانی حنائی رنگ کا ہے ۔ انہوں نے کنویں سے پانی نکال دیا اور پتھر کو اٹھا کر خوشے کا غلاف باہر کرلیا جب انہوں نے اسے جلایا تو اس میں ایک تانت تھی جس میں گیارہ گانٹھیں پڑی ہوئی تھیں اس پر یہ دونوں سورتیں معوذتین نازل ہوئیں آپ ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ ایک ایک گانٹھ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ گیارہ آیات کی تلاوت مکمل ہونے پر تانت کی گیارہ گانٹھیں کھل گئیں (مختصر ابن کثیر از بخاری ولباب از بیہقی) ۔

والحمد للہ علی التمام وصلے اللہ علی سیدنا محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والسلام ۔

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner

ہر قسم کی درسی غیر درسی، بنگلہ، اردو، عربی، نیز قرآن مجید۔ معریٰ۔ مترجم بکفایت

ملنے کا پتہ

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

کاتب: اسعد اللہ مشرقی ڈھاکہ ۹۱ء

ناشر: تھانوی لائبریری چوک بازار ڈھاکہ

Scanned by CamScanner